محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت عظمیٰ

Supreme Blessing

محمد انور حیات محمد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت عظمیٰ

Supreme Blessing

محمد انور حیات محمد

DATA ENTERED

بلیسنگ پبلیشرز، لالہ زار، لاہور۔
0321-4217925

Marfat.com

297.4921
761
145415

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام	رحمت عظمیٰ
مصنف	محمد انور حیات محمد
مطبع	حاجی حنیف پرنٹرز۔ لاہور
ایڈیشن اول	فروری ۲۰۱۷ء
تعداد	۱۰۰۰
قیمت	۳۰۰/- روپے

ملنے کے پتے

1 محمد ابوذر بلیسنگ پبلشرز لالہ زار لاہور 0321-4217925

2 ادارہ مطبوعات سلیمانی رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37232788

3 شاکر اللہ ایسوسی ایٹس جوڈیشل کالونی لاہور 0301-4472677

4 زاہد سعید صاحب گلبرگ لاہور 0301-4776089

5 ضیاء الرحمٰن صاحب بہادر والا مصطفیٰ آباد ضلع حافظ آباد 0322-8045969

6 مکتبہ محمد رمضان جمیل لاہور 0300-4609112

7 محمد مشتاق احمد شیخوپورہ لاہور 0333-4510194

Marfat.com

انتساب

نبی رحمت ﷺ کے

ہر روحانی بیٹے اور بیٹی کے نام

Marfat.com

Marfat.com

فہرست مضامین

* انتساب ... 5
* اعترافِ حقیقتِ نعمت واظہارِ تشکر ... 13
* تقریظ ... 17
* تقریظ ... 18
* تقریظ ... 20

حصہ اوّل

* حمد ونعت ... 33
* شعر ورقة بن نوفل ... 36
* بارگاہِ رسالت میں دنیا کی پہلی نعت ... 37
* ولادت ... 38
- وضاحت ... 39
* رحمت للعالمین کی زندگی پر ایک نظر ... 40
- نبوت سے پہلے سیرت اجمالی خاکہ ... 42
- تاریخ عالم کا بے مثل جواب ... 45
* نبوت وسیرت ... 51
* قافلۂ رنگ وبو ... 53
- ملکۂ صحرا کا بیان ... 57
* مقدس ترین سیرت ... 61
* رحمتِ عظمیٰ کی تعلیمات پر ایک نظر ... 65
* بائیکاٹ (معاشرتی مقاطعہ) ... 67
- ابوطالب کی گھاٹی (شعب ابی طالب) ... 67
- رحمت للعالمینی ... 68
- مستحقین کی اعانت ... 69
* رحمتِ عظمیٰ ... 70
- تلاش راہ حق میں مشکلات ... 71
* وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ... 79
* مقام مصطفیٰ ... 82
- حضرت محمد ﷺ کا مقام واحترام ... 82
* امامتِ انبیاء ... 85
* شفاعتِ کبریٰ ... 86
* قرآن میں آپ ﷺ کا مقام ... 87
* اس عظمت کی کون کرے ترجمانی ... 89
* مقابل کوئی نہیں ... 92
- ختم نبوت پر دلائل ... 93
* تو تنہا داری ... 96
- جذبات کے بجائے عقل سے ... 99
* علامہ اقبال کا خراج تحسین ... 105
- پہلا خطبہ ... 105
* علامہ اقبال کا خراج عقیدت ... 107

Marfat.com

◎ کیا مذہب کا امکان ہے؟ 108
❋ نپولین بونا پارٹ اور گائی ایٹن 110
❋ دیگر غیر مسلم اکابرین کا خراج تحسین... 111
❋ شناختِ محمد ﷺ 126
◎ مسلمان کیا کہتے ہیں؟ 133
◎ (A-Z) اے تا زیڈ محمدؐ 133
◎ شاندار مثالی 133
◎ بہادر 133
◎ شائستہ 133
◎ پُرعزم 133
◎ فصیح الکلام / جوامع الکلام 133
◎ مہربان / دوستانہ 134
◎ سخی 134
◎ مہمان نواز 134
◎ ذہین (فطین) 134
◎ عادل / منصف 134
◎ رحم دل / محسن 134
◎ محبت کرنے والے 135
◎ پیغمبر رحمت 135
◎ معزز / عظیم 135
◎ وحدت / توحید 135
◎ صابر / متحمل 135
◎ خاموش طبع 135
◎ چارہ ساز / خوش تدبیر 135
◎ کھرے / بے لاگ / براہِ راست 136
◎ فرست کے پیکر / حکمت والے 136
◎ بے مثال 136
◎ دلیر / نڈر 136
◎ ولی / دوست 136
◎ ایکس (X) 137
◎ سر تسلیم خم کرنے والے 137
◎ پُرجوش / پُرعزم 137
◎ عجیب / حیرت انگیز الف 138
◎ نتیجہ 138
❋ معجزات محمد ﷺ 139
❋ معراج رسول اللہ ﷺ کے معجزاتی اور سائنسی پہلوؤں پر ایک نظر 141
❋ رسول اللہ ﷺ قرآن اور جنات 143
❋ پیغمبر اسلام، اسلام اور قرآن 145
❋ آدابِ غلامی 146
❋ طریقِ محمد ﷺ (سنت) کی اہمیت ... 147
❋ بیداری یا موت 149

حصہ دوم

❋ سپریم اتھارٹی خدائے محمد ﷺ 153
◎ وجودِ ''خدا'' باری تعالیٰ 153
◎ انسان خود کیا ہے؟ 154

Marfat.com

- لامحدود اختیارات یا مطلق العنانیت .. 156
- لازوال یا دائمی حیثیت 156
- ہمہ گیری/جامعیت 156
- ناقابل انتقال 156
- ناقابل تقسیم 156
- منفرد حیثیت 156
- عمل اور ردِّ عمل 158
- سچائی کے متلاشی 159
- علم کا عیب 159
- دین کیا ہے؟ 160
- ناشکری 160
- اصل مطالبہ/تقاضا 161
- مطالعۂ قرآن 163
- دوسرا چیلنج 164
- تیسرا چیلنج 164
- چوتھا چیلنج 164
- توحید 165
- سپریم کلاسیک 166
- لافانی معجزہ محمد ﷺ 166
- اللہ تعالیٰ (متکلم) 169
- متکلم کی مراد کو سمجھنے کی صورتیں 169
- قرآن مجید کے خالص موضوعات 171
- ایمانیات (عقائد) 171
- عبادات 171
- معاملات حیات اجتماعیہ 171
- سماجیات و معاشیات 171
- معاشی و اقتصادی زندگی 172
- محکمات (انداز حکمرانی) 173
- سیاسیات 173
- مضامین قرآن حکیم 175
- خالص سائنسی و الطلاقی سائنسی علوم .. 175
- طبعیات اور نامعلوم کائناتی طبعیات . 176
- نور، تابکاری، گاما شعاعیں 176
- ارضیات 176
- مخلوقات کے جوڑے 176
- ندیاں نالے، دریا، سمندر.. 177
- آسمانی آگ 177
- بارش کی زمین کی زرخیزی 177
- فلکیات، کائنات اور تکونیات 178
- نظریہ نسبتی/اضافی کائنات 178
- بحریات 178
- زمین کی زرخیزی کے لیے مٹی 178
- زندگی/اشیا کی تخلیق/حرارت 179
- کلوننگ 179
- مادہ کا توانائی اور توانائی کا مادہ 179
- جینیات 179
- آسمانی نور افشانیاں 179
- پہاڑ 179

Marfat.com

◎ بادل 180
◎ زلزلے 180
◎ سات آسمان 180
◎ فلکیات 180
◎ آبپاشی 181
◎ نباتاتیات، پھل، باغات 181
◎ کھجور 181
◎ زیتون 182
◎ انگور 182
◎ انار 182
◎ ناشپاتی 182
◎ دیودار 182
◎ کیکر 182
◎ جھاو 182
◎ پیلو 182
◎ ادرک 183
◎ دال 183
◎ پیاز 183
◎ لہسن 183
◎ کھیرا 183
◎ امرود 183
◎ رائی 183
◎ میتھی تلسی 183
◎ لوبیا 183
◎ تمہ 183
◎ طوبیٰ 183
◎ درخت 184
◎ پتہ 184
◎ بٹیر 184
◎ نباتات/جڑی بوٹیاں 184
◎ شہد 184
◎ مختلف پھل قدرتی پیداوار 184
◎ خوراک 185
◎ زراعت 185
◎ نباتات / جڑی بوٹیاں /سبزیات 186
◎ اینمل ہسبنڈری 186
◎ حیوانات 186
◎ انسانی صحت، صفائی، پیدائش 187
◎ جسمانی، روحانی، بیماریاں 187
◎ مطالعہ قدرتی نشوونما 188
◎ اجتماعی امور 188
◎ نفس کی حالتیں 188
◎ تکلیف اور راحت 188
◎ خیر اور شر کا انداز 188
◎ انسان بہترین تخلیق 188
◎ انسانی رویہ 189
◎ اللہ کی یاد اور خدا خوفی 189
◎ معاف کرنا بہترین عمل 189

Marfat.com

- زندگی اور موت صرف اللہ کے لیے .. 189
- شاہ رگ (شہ رگ سے نزدیک)..... 189
- تعلیمی نفسیات /علم کی سوشیالوجی 189
- نسانی محنت /کام کی نفسیات 190
- نفسیات: سائکاٹری ،خواب 190
- توکل علی اللہ 190
- رنج وغم کا علاج صرف اللہ سے محبت 190
- سکون واطمینان 190
- توبہ /ندامت /پچھتاوا 190
- احساس برتری وکمتری 191
- غرور تکبر 191
- مایوسی 191
- خواب 191
- منشیات (ہر نشہ آور چیز کا حرام ہونا).. 191
- خودکشی حرام 191
- حسد /بغض/جلاپا ناپسندیدہ 191
- مساوات /انسانی حقوق 191
- اجتماعی زندگی میں اسلام 192
- سچائی 192
- صبر وتحمل /اور گزر 192
- نیکی میں تعاون 192
- پروردگار کا شکر گزار ہونا 193
- رحم / مہربانی 193
- معاشیات واقتصادیات 193
- ممانعت سود 195
- معاشی لین دین کی تحریر 195
- تقسیم (ورثہ) ترکہ 195
- معاشرتی نظام 195
- عائلی زندگی ،عائلی قوانین 195
- نکاح 195
- طلاق 196
- سورۃ طلاق آیت نمبر 1 تا 7 196
- حقوق والدین 196
- اسلام میں عورتوں کے حقوق 196
- بیوی کے حقوق 196
- بچوں کے حقوق (رضاعت وغیرہ)... 197
- ہمسایوں /غریبوں ،مسکینوں........ 197
- تقسیم وراثت ورثہ (ترکہ) 197
- یتیموں کے حقوق 197
- اتحاد ، اعتماد ،نظم وضبط................ 198
- شخصی کردار ،اجتماعی زندگی........ 198
- نیکی ،مہربانی ، رحم ،شرافت.... 198
- تقویٰ (خداخوفی)................ 199
- محبت (الٰہی الٰہیہ)................ 199
- صبر تحمل ، تمکنت (وقار)........ 199
- اخلاص 200
- توکل علی اللہ 200
- یقین محکم 200

Marfat.com

- صراط مستقیم 201
- دیانت داری 201
- ایفائے عہد 201
- ایثار / قربانی 201
- شفقت 202
- عفو / درگزر (معافی) 202
- عاجزی 202
- دوسروں کے حدود 202
- اسلام کا سیاسی نظام (محکمات) 202
- ریاستی پالیسی، دستور، حکومت 202
- اسلامی حکومت 204
- جرم، جرمیات 205
- نظریہ جرم 205
- قتل قصاص 205
- انسانی جسم کے خلاف جرم 206
- چوری / سرقہ / جائیداد 206
- ہنگامہ آرائی بلوہ، تشدد، زنا وغیرہ 206
- جنسی جرائم 207
- قذف / بہتان تراشی 207
- امن عامہ پولیس کی ذمہ داریاں 207
- تعمیل، گواہی، قرائنی شہادت 207
- جیل / اصلاح خانے 207
- قیدیوں کی خوراک 208
- تعمیل سزائے موت 208
- پیرول / عبوری ضمانت 208
- سزائیں / جرمانے، تاوان 208
- دیت / زرتلافی 208
- عفو (معافی) درگزر کرنا 208
- نظام اجتماعی (سیاسی وسماجی زندگی) ... 209
- حرف آخر 211
- کتابیات 212

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعترافِ حقیقتِ نعمت و اظہارِ تشکر

الحمد لله رب العالمين، والصلوٰة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين، نبينا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين. أما بعد!

رحمتِ عظمیٰ محمد ﷺ کا لکھا جانا ایک معجزہ سے کم نہیں اور اللہ تعالیٰ رب العزت کے خصوصی کرم کے بغیر قطعاً ناممکن ہوتا۔ سب اس ذات کا فضل ہی فضل ہے جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ جب سیرت پر بے شمار کتابیں مارکیٹ میں ہیں تو میں نے کتاب کیوں لکھی؟ کون سی ایسی چیز ہے جو پہلی کتابوں میں نہیں یا یہ کتاب کوئی کیوں پڑھے گا؟

بڑا معقول سوال ہے اس کا جواب دیتے ہوئے کئی عذر تراشے جاسکتے ہیں سب سے بڑا عذر تو یہی ہے کہ میرے مقدر میں تھا، ورنہ...... ورفعنا لك ذكرك والی ہستی کے بارے میں یہ جرأت کیونکر ہوسکتی تھی شاید اسی آیت کی وسعت میں یہ عاجز بھی آگیا ہے۔ میں نے تو پھولوں اور تتلیوں کو سجانے، خوبصورتیوں اور خوشبوؤں کو مزید پھیلانے کی کوشش کی ہے، چند اور باتیں بھی ہیں:

الف:...... سیرت نگاروں میں شامل ہونا، دنیا میں سعادت اور آخرت میں نجات کا سبب بن سکتا ہے۔

ب:...... موجودہ کتابیں زیادہ تر عالمانہ شان اور بیان کی ہیں، علماء اور سکالرز کے علاوہ (عام آدمی کے لیے) ان کی زبان سمجھنا مشکل ہے۔

ج:...... اُن میں سے کچھ کتابیں بہت طویل، کچھ بہت مختصر اور کچھ غیر دلچسپ ہیں۔

د:...... ہمارے موجودہ اسلوب بیان میں عربی اور فارسی کی جگہ انگریزی لیتی جارہی ہے۔ جدید کالجوں، یونیورسٹیوں اور دیگر اداروں کے تعلیم یافتہ خواتین و حضرات کے لیے

Marfat.com

جدید اسلوب میں ایک ایسی کتاب کی ضرورت ہے جو کئی کتابوں سے بے نیاز کر دے اور مصروف لوگوں کا بہت زیادہ وقت بھی نہ لے۔ پانچ چھ نشستوں میں پڑھی جا سکے۔

ایسی کتاب صرف ثواب کے لیے اور تقدس کے لیے نہ پڑھی جائے بلکہ عظمت مصطفیٰ ﷺ اور محبت مصطفیٰ ﷺ از خود دل میں جاگزیں ہوتی جائے اور سیرت کی روشنی، زندگی کی راہنما بنتی جائے راستہ دکھاتی جائے اور انسان کے پاس پیروی کے لیے مکمل رول ماڈل ہو۔ کتاب پڑھنے کے بعد تشنگی محسوس نہ ہو۔ یہ کتاب اسی سمت ایک ادنیٰ کوشش ہے۔

اس بات پر اللہ رب العزت کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے کہ مجھے نابغہ روزگار ہستیوں کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔

سب سے پہلے میرے خراج تحسین کے مستحق ہیں جناب منور ابن صادق صاحب رحمہ اللہ (سابق پروفیسر IER، جامعہ پنجاب) جنھوں نے میرا رخ عملی تبلیغ کی طرف موڑا، ورنہ میں تو بستر بدوش ہو کر فرشتوں کی جماعت میں شامل ہونے کو تھا، انھوں نے فرمایا ''تم ساری رات پورے خلوص اور نیک نیتی سے (Technical Know how کے بغیر) اس دیوار کو ٹکریں مارتے رہو، دیوار سے سر ٹکراتے رہو دیوار نہیں گرے گی۔''

میرے خصوصی شکریے کے مستحق، میرے استاد محترم ڈاکٹر حافظ مولانا عبد الرحمٰن مدنی صاحب ہیں۔ جنھوں نے مجھے فرقہ واریت سے بلند کر دیا ماورا کر دیا، میرا ذہنی اور فکری ارتقاء صحیح سمت گامزن کر دیا۔

مہربان دیرینہ، قرآن فورم کے سرپرست محترم پروفیسر راؤ جلیل احمد صاحب نے صالحیت اور صلاحیت کے جمع کرنے (To the point) دوٹوک الفاظ میں بات کرنے، معتبر، موثر اور مختصر لکھنے کا بتایا۔ حقیقت اور عقیدت کو یکجا کرنا، محبت اور منطق (Love and Logic) کو ساتھ لے کر چلنا میں نے ان سے سیکھا۔

اس کتاب کے حوالے سے میں سب سے زیادہ احسان مند ہوں عدلیہ کی آن، جوڈیشل کالونی کی شان، اُمید سے زیادہ مہربان، اپنے استاد و مرشد جسٹس ڈاکٹر منیر احمد مغل صاحب کا

Marfat.com

جنھوں نے اس کتاب کا ایک ایک لفظ پڑھا، اسے پرکھا اور معتبر بنا دیا، راہنمائی کی مکمل شان ان میں دیکھی۔

یک زمانہ در صحبت اولیاء
بہتر از صد سالہ عبادت بے ریا

کی پوری تصویر ان کی محفل میں دیکھی اور محسوس کی جا سکتی ہے۔

رب العزت کا کمال کرم یہ بھی ہو گیا کہ مترجم مواجہ شریفہ، روضہ اقدس، مسجد نبوی مدینہ منورہ محترم پروفیسر ڈاکٹر رانا خالد مدنی صاحب (ڈائریکٹر سیرت چیئر UMT) نے اپنی انتہائی مصروفیت سے خاصا وقت نکالا اور کئی ٹیکنیکی خامیوں کی نشاندہی کی۔ کئی مفید مشورے دیے۔

مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ کے پوتے مولانا محمد مالک کاندھلوی ؒ کے بیٹے مدتوں سے مہربان جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد سعد صدیقی صاحب چیئرمین شعبہ اسلامیات جامعہ پنجاب نے تقریظ لکھ کر اس عاجز کا سلسلہ سیرت نگاروں سے جوڑ دیا۔

اللہ تعالیٰ سب کو بہترین اجر سے نوازے۔ ان مشہور و معروف لوگوں کے علاوہ بھی بے شمار لوگ میرے شکریے اور دعاؤں کے مستحق ہیں۔ ابتداً کمپوزر سیف اللہ نے سیرت کا کام سعادت سمجھ کر کیا۔ کچھ وجوہات پر جب سیف اللہ صاحب سے رابطہ ممکن نہ رہا تو میرے بیٹے محمد ابوذر نے یہ کام سنبھالا اور کمپوزنگ سیکھ سیکھ کر اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ کمپوزر ابوحفص محمد حسن نے اس بکھرے مواد کو کتاب بنا دیا اور ادارہ سلیمانی کے جناب عروہ صاحب کا ذوق و شوق اور دلچسپی کارفرما ہے۔

میرے پرانے ہمسائے زاہد سعید بھی خصوصی شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے کتاب مکمل ہونے سے بہت پہلے اس کا خوبصورت ٹائٹل تیار کر دیا۔ حوالہ جات کی تلاش کے لیے IWT کے حافظ عمر فاروقی صاحب اور مکتبہ رحمانیہ لائبریری کے چیف لائبریرین مولانا اصغر صاحب نے بے حد تعاون کیا۔ عزیزم سمیع الرحمٰن نے نہ صرف نظر ثانی کی بلکہ علمی اور عملی تعاون

Marfat.com

فراہم کیا۔

اس کے علاوہ کتاب کے ظاہری حسن اور تمکنت کے لیے پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن (PIMA) پیما کے جنرل سیکرٹری اور قرآن فورم لاہور کے ساتھی جناب ڈاکٹر خبیب شاہد صاحب کے لیے دلی دعا ہے کہ اُن کے ذریعے اردو بازار تک رسائی ہوئی اور کتاب منصۂ شہود پر آسکی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور دربار رسالت ﷺ کی شفقت و محبت سے امید ہے کہ اس کتاب کو ہزاروں نہیں لاکھوں آنکھیں دیکھیں گی۔ ان شاء اللہ یہ کتاب علم نافع اور صدقہ جاریہ ہوگی۔ اپنی عاجزی کا پھر اعتراف ہے اگر اس میں کوئی خوبی ہے تو محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔ کمی، کوتاہی، خامی میری طرف سے ہے اگر آپ اس کی طرف توجہ دلائیں گے تو عند اللہ ماجور ہوں گے ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں اُسے دور کر دیا جائے گا۔

محمد انور حیات محمد

Marfat.com

شعبہ علوم اسلامیہ
جامعہ پنجاب، قائداعظم کیمپس، لاہور
E-mail:chairman.is@pu.edu.pk
فون: 042-99231232
فیکس: 042-99230856

حوالہ نمبر 9/388/ازی مورخہ 16-5-4

تقریظ

اردو ادب میں سیرت نگاری کا آغاز اور اردو زبان کا آغاز ساتھ ساتھ ہی ہوا، اردو زبان میں دین متین کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے سب سے بڑا اور پہلا ذریعہ سیرت نگاری کو بنایا گیا اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ نو آموز ہونے کے باوجود اردو زبان سیرت نگاری میں عربی سے کسی طرح بھی پیچھے نہیں ہے۔ اردو ادب میں ہمیں تصانیف سیرت کے مختلف مناہج نظر آتے ہیں۔ جن میں دو زیادہ نمایاں ہیں۔

1: کتب سیرت کو زمانی ترتیب سے مرتب کرنا نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے وصال تک کے لمحات کو زمانی ترتیب سے قلمبند کرنا۔

2: نبی کریم ﷺ کے اخلاق کریمانہ کے مختلف پہلوؤں کو بنیاد بنا کر کتب مرتب کرنا۔

محمد انور بن حیات محمد مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اللہ نے انھیں سیرتِ طیبہ کے موضوع پر ایک تالیف مرتب کرنے کی سعادت فرمائی اور انھوں نے مؤخر الذکر اسلوب پر ''رحمت عظمیٰ'' کے نام سے کتاب مرتب کی۔ جس میں نبی کریم ﷺ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں، آپ کی ذات بابرکات کا بے نظیر و بے مثل ہونا، آپ کے معجزات، آپ کی جود و سخا آپ کی شجاعت و بہادری اور دیگر پہلوؤں کو بنیاد بنا کر کتاب مرتب کی۔

اللہ تعالیٰ اس خدمت جلیلہ کو قبول فرمائے اور مؤلف کے لیے یہ کتاب دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی کا ذریعہ بنائے۔

والسلام

16.5.4

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعد صدیقی

Marfat.com

تقریظ

محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اور آپؐ کا پیغام اللہ جل جلالہ کی انسانیت بلکہ جن و انس پر رحمت عظمیٰ ہے جیسا کہ قرآن مجید نے آپؐ کا تذکرہ 'رحمۃ للعالمین' کے الفاظ سے کیا ہے۔ پیش نظر کتاب میں اللہ تعالیٰ کی اسی رحمت کی مختلف جھلکیاں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آپ ﷺ کی شخصیت، پیغام اور فرمان و کردار کی روشنی میں اس رحمت کے مختلف پہلو نمایاں کیے گئے ہیں۔ اس رحمت مجسم کو جن نامور مسلم و غیر مسلم شخصیات نے خراج عقیدت پیش کیا ہے، اس کے بعض اقتباسات بھی اس کتاب میں شامل ہیں۔

آپ ﷺ کے ذکر مبارک کو اللہ تعالیٰ نے رفعت و بلندی عطا کی ہے اور آپ کی محبت کو سوئے عالم میں پھیلا دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ نبی عربی کا ہر امتی...... جسے اللہ تعالیٰ نے لکھنے کی کچھ بھی توفیق مرحمت فرمائی ہو...... آپؐ کی ذات اقدس کا تذکرہ کرنا اپنے لیے باعث عز و شرف سمجھتا ہے۔ اس طرح وہ نبی مکرم ﷺ کی سیرت بیان کرنے والے مبارک نفوس کی فہرست میں شامل ہو کر عملاً سعادت کا حق دار بنتا اور اپنا نام بھی آپؐ کے مدح خوانوں میں لکھوا دیتا ہے۔

پیش نظر کتاب بھی اسی انداز کی ایک مخلصانہ کوشش ہے، جس میں صالح سیرت مصنف جناب محمد انور بن حیات محمد صاحب نے شان رسالت میں گل ہائے عقیدت نچھاور کیے ہیں۔ ان کا اسلوب نگارش محبت و عقیدت کا آئینہ دار اور آسانی و سادگی کا امتزاج ہے۔ بعض اہم مضامین کے عربی و انگریزی متن کے ساتھ، قرآن مجید و احادیث نبویہ اور دیگر کتب کے حوالے بھی دیے گئے ہیں۔ اس مختصر کتاب میں اسلام اور پیغمبر اسلام کے جامع پیغام کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس نیک کام کا بہتر اجر عطا فرمائے، صدقہ جاریہ بنائے اور ہم سب کو اسوہ رسول کو پھیلانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

مولانا ڈاکٹر حافظ عبد الرحمن مدنی حفظہ اللہ

مدیر اعلیٰ ماہنامہ 'محدث'، لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی نظام تعلیم کے علمبردار ملک کے نامور ماہر تعلیم ممتاز دانشور کا اظہار خیال

راؤ جلیل احمد سابق پرنسپل گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور

سرور دو عالم ﷺ کی سیرت مبارک کے حوالہ سے قلمی کاوش اللہ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں اور یقیناً یہ ایک بڑی سعادت ہے۔ محمد انور بن حیات محمد ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سعادت سے بہرہ ور کیا سپریم بلیسنگ (رحمت عظمیٰ) محمد ﷺ میں تین موضوعات: سنت کی اہمیت، مقام مصطفیٰ اور حسن معاشرت کو ایک منفرد ترتیب میں سمونے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان موضوعات کا مطالعہ ہر ایک قاری، خصوصاً نوجوان طلباء اور طالبات کے لیے بے حد اہمیت کا حامل ہے، تاکہ نبی مہربان ﷺ کا رول ماڈل ان کی نظروں کے سامنے رہے، ان کی سوچ کو ایک نیا آہنگ دے، ان کے دل میں رچ بس جائے اور ایک بہترین رویہ زندگی کی صورت میں جلوہ گر ہو۔

اللہ تعالیٰ اس مبارک قلمی کاوش کو انور بن حیات صاحب کے لیے، تمام قارئین کے لیے خیر و فلاح کا باعث بنائے۔ آمین

دعا گو

راؤ جلیل احمد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

نحمده و نصلی و نسلم علیٰ رسوله الکریم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وہ کلمہ طیبہ ہے جو ایک انسان کو صدق دل سے زبان سے اقرار کرتے ہی دین اسلام میں داخل کر دیتا ہے۔ اس پاکیزہ کلمہ کے دو حصے ہیں ایک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور دوسرا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (دونوں قرآن پاک میں انہی الفاظ کے ساتھ مذکور ہیں۔ پہلا حصہ دو جگہ سورۃ الصافات کی آیت نمبر 35 اور سورہ محمد کی آیت نمبر 19 میں آیا ہے جبکہ دوسرا حصہ صرف ایک جگہ سورۃ الفتح کی آیت نمبر 29 میں آیا ہے۔)

دونوں پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایک میں اللہ کی وحدانیت کا ذکر ہے اور دوسرے میں محمد کی رسالت کا۔ ایک میں اس بات کا اقرار اور تصدیق ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور الہٰ (معبود) نہیں اور دوسرے میں اس بات کا اقرار اور تصدیق ہے کہ محمد اللہ کا رسول (پیغام بر، فرستادہ، بھیجا ہوا) ہے۔ ایک میں یہ بات کھول کر بیان کر دی گئی ہے کہ عبادت کے لائق صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک ہے اور دوسرے میں یہ بات کھول کر بیان کر دی گئی ہے کہ مرسل اللہ کی ذات بابرکات ہے کوئی اور (جن و بشر یا فرشتہ) نہیں۔ اللہ مالک وملیک مقتدر ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں، اور وہی سب کا خالق اور رب ہے، موت اور حیات کا خالق بھی وہی ہے اور یہ دنیا بھی اس کی مخلوق ہے۔ انسان یہاں ایمان و عمل صالح سے زندگی گزارے تو کامیاب اور کفر و فسق میں زندگی گزارے تو ناکام و نامراد۔ اللہ کی رحمت قرآن اور صاحب قرآن کی شکل میں بھیجی گویا کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ سراپا رحمت و ہدایت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرسل ہیں۔ سب جن و انس نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا ہے۔

زندگی موت پر ختم نہیں ہوگی بعد الموت بھی زندگی ہے، موت سے قبل کا زمان و مکان دنیا

Marfat.com

ہے اور موت کے بعد کا زمان و مکان آخرت ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ فلاح یاب ہو، فائز المرام ہو۔ اللہ کے بندوں میں شامل ہو۔ اس کی جنت میں داخل ہو۔ دوزخ کی آگ سے بچ جائے، اللہ نے سارے راستے واضح کر دیئے اور واضح بھی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے بابرکت ذرائع سے کیے تاکہ کل کبھار کوئی یہ نہ کہہ سکے، مجھے تو اطلاع ہی نہ تھی۔ اگر تھی تو کوئی ضابطہ حیات سامنے نہ تھا اور اگر تھا تو کوئی زندگی کا نمونہ نہ تھا۔ میں اللہ سے محبت کا داعی تھا لیکن کس کی پیروی کرتا کہ پورے یقین اور وثوق کے ساتھ اس کی اتباع مجھے کامیابی سے ہمکنار کر دیتی۔ میں اکیلا تو نہ تھا پورا جہان جن و بشر یہ شہادت چاہتا تھا کہ وہ عملی نمونہ ایک ہو اور آخری ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ساری باتیں پوری کر دیں اب کوئی حجت کسی کے لیے بھی باقی نہ رہی۔

کتاب اللہ سیرت رسول اللہ ﷺ پر شاہد ناطق ہے اور رسول اللہ ﷺ کا سارا خلق قرآن ہی کے عین مطابق ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴾

(الاحزاب :45/33)

"اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی ﷺ!) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر۔" (ف110) اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ (ف111)

(ف 110) شاہد کا ترجمہ حاضر و ناظر بہت بہترین ترجمہ ہے، مفردات راغب میں ہے:

"اَلشُّهُوْدُ وَ الْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْ بِالْبَصِيْرَةِ"

"یعنی شہود اور شہادت کے معنی ہیں، حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے بصر کے ساتھ ہو یا بصیرت کے ساتھ۔"

اور گواہ کو بھی اس لیے شاہد کہتے ہیں کہ وہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اس کو بیان کرتا

Marfat.com

ہے۔ سید عالم ﷺ تمام عالم کی طرف مبعوث ہیں، آپ کی رسالت عامہ ہے، جیسا کہ سورہ فرقان کی پہلی آیت میں بیان ہوا تو حضور پرنور ﷺ قیامت تک ہونے والی ساری خلق کے شاہد ہیں اور ان کے اعمال و افعال و احوال، تصدیق، تکذیب، ہدایت، ضلال سب کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ (ابوالسعود و جمل)

(ف 111) یعنی ایمان داروں کو جنت کی خوشخبری اور کافروں کو عذاب جہنم کا ڈر سنانا۔

﴿وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا﴾ (الاحزاب :46/33)

''اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا (ف 112) اور چمکا دینے دینے والا آفتاب۔ (ف 113)''

(ف 112) یعنی خلق کو طاقت الٰہی کی دعوت دیتا۔

(ف 113) سراج کا ترجمہ آفتاب قرآن کریم کے بالکل مطابق ہے، کہ اس میں آفتاب کو سراج فرمایا گیا ہے جیسا کہ سورہ نوح میں ﴿وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا﴾ اور آخر پارہ کی پہلی سورۃ میں ہے ﴿وَّ جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا﴾ (النباء:13/78) اور درحقیقت ہزاروں آفتابوں سے زیادہ روشنی آپ ﷺ کے نور نبوت نے پہنچائی اور کفر و شرک کے ظلمات شدیدہ کو اپنے نور حقیقت افروز سے دور کر دیا، اور خلق کے لیے معرفت و توحید الٰہی تک پہنچنے کی راہیں روشن اور واضح کر دیں اور ضلالت کے داوی تاریک میں راہ گم کرنے والوں کو اپنے انوار ہدایت سے راہ یاب فرمایا اور اپنے نور نبوت سے ضمائر و بصائر اور قلوب و ارواح کو منور کیا، حقیقت میں آپ کا وجود مبارک ایسا آفتاب عالم تاب ہے جس نے ہزار ہا آفتاب بنا دیئے۔ اسی لیے اس کی صفت میں منیر ارشاد فرمایا گیا۔ (33: 24، 25)

﴿وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیاء : 107/21)

''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔ (ف 189)''

(ف 189) کوئی ہو جن ہو یا انس مؤمن ہو یا کافر۔

١٤٥٤١٥

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور کا رحمت ہونا عام ہے۔ ایمان والے کے لیے بھی اور اس کے لیے بھی جو ایمان نہ لایا، مومن کے لیے تو آپ دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لیے آپ دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ کی بدولت تاخیر عذاب ہوئی اور خسف و مسخ اور استیصال کے عذاب اٹھا دیئے گئے۔ تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں اکابر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مطلقہ تامہ کاملہ عامہ شاملہ جامعہ محیطہ بہ جمیع مقیدات رحمت غیبیہ و شہادت علمیہ و عینیہ و جودیہ و شہودیہ و سابقہ و لاحقہ وغیر ذلک تمام جہانوں کے لیے، عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام، ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول اور جو تمام عالموں کے لیے رحمت ہو، لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔ (107:21)

﴿ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ﴾

(الفرقان : 1/25)

''بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر (ف 2) جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔ (ف 3)''

(ف 1) سورۃ فرقان مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ستتر آیتیں اور آٹھ سو بانوے کلمے اور تین ہزار سات سو تین حرف ہیں۔

(ف 2) یعنی سید الانبیاء محمد مصطفی ﷺ پر۔

(ف 3) اس میں حضور سید عالم ﷺ کے عموم رسالت کا بیان ہے کہ آپ تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جن ہوں یا بشر یا فرشتے یا دیگر مخلوقات سب آپ کے امتی ہیں کیونکہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں اس میں یہ سب داخل ہیں۔ ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین میں شیخ محلی سے اور کبیر میں امام رازی سے اور شعب الایمان میں بیہقی سے صادر ہوا ہے۔ دلیل ہے اور دعویٰ اجماع غیر ثابت۔ چنانچہ امام سبکی و بازری و ابن حزم و سیوطی نے اس کا تعاقب کیا او خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں۔ پس وہ تمام خلق کو

Marfat.com

شامل ہے، ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں۔ علاوہ بریں مسلم شریف کی حدیث ہے: ((اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً)) ”یعنی میں تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔“

علامہ علی قاری نے مرقات میں اس کی شرح میں فرمایا، یعنی تمام موجودات کی طرف جن ہوں یا انسان یا فرشتے یا حیوانات یا جمادات۔ اس مسئلہ کی کامل تنقیح و تحقیق شرح و بسط کے ساتھ امام قسطلانی کی مواہب لدنیہ میں ہے۔ (1:25)

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (سبا : 28/34)

”اور اے محبوب ﷺ! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔ (ف 78) خوشخبری دیتا (ف 79) اور ڈر سناتا (ف 80) لیکن بہت لوگ نہیں جانتے (ف 81)“

(ف 78) اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم ﷺ کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں گورے ہو یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا پچھلے سب کے لیے آپ رسول ہیں اور وہ سب آپ کے امتی۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم علیہ السلام فرماتے ہیں، مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں۔

1۔ ایک ماہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی۔
2۔ تمام زمین میرے لیے مسجد اور پاک کی گئی کہ جہاں میرے امتی کو نماز کا وقت ہو نماز پڑھے۔
3۔ اور میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھیں۔
4۔ اور مجھے مرتبہ شفاعت عطا کیا گیا۔
5۔ اور انبیاء خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں تمام انسانوں کی طرف

Marfat.com

مبعوث فرمایا گیا۔

حدیث میں سید عالم ﷺ کے فضائل مخصوصہ کا بیان ہے جن میں سے ایک آپ کی رسالت عامہ ہے جو تمام جن وانس کو شامل ہے۔ خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم ﷺ تمام خلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ کا ہے جو قرآن کریم کی آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ سورۃ فرقان کی ابتداء میں بھی اس کا بیان گزر چکا ہے۔ (خازن)

(ف 79) ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل کی۔

(ف 80) کافروں کے اس کے عمل کا۔

(ف 81) اور اپنے جہل کی وجہ سے آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔ (28:34)

﴿اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱﴾

"(1) اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ (ف 2)"

(ف 1) سورۃ الکوثر جمہور کے نزدیک مدنیۃ ہے، اس میں ایک رکوع، تین آیتیں، دس کلمے، بیالیس حرف ہیں۔

(ف 2) اور فضائل کثیرہ عنایت کر کے تمام خلق پر افضل کیا، حسن ظاہر بھی دیا، حسن باطن بھی، نسب عالی بھی، نبوت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوض کوثر بھی، مقام محمود بھی، کثرت امت بھی، اعدائے دین پر غلبہ بھی، کثرت فتوح بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت نہیں۔

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲﴾

"(2) تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو (ف 3) اور قربانی کرو۔ (ف 4)"

(ف 3) جس نے تمہیں عزت وشرافت دی۔

(ف 4) اس کے لیے اس کے نام پر، بخلاف بت پرستوں کے جو بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نماز عید مراد ہے۔

Marfat.com

﴿ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ ﴾

"(3) بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔ (ف 5)"

(ف 5) نہ آپ، کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، وَپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کے متبعین سے دنیا بھر جائے گی، آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا، قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے، بے نام ونشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں۔

شانِ نزول:

جب سید عالم ﷺ کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کا ابتر یعنی منقطع النسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا۔ اس پر سورہ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کی تکذیب کی اور ان کا بالغ رد فرمایا۔ (108:1 تا 3)

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ ﴾ (الاحزاب : 40/33)

"(ف103) ہاں اللہ کے رسول ہیں (ف104) اور سب نبیوں کے پچھلے (ف105) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔"

(ف 103) تو حضرت زید کے بھی آپ حقیقت میں باپ نہیں کہ ان کی منکوحہ آپ کے لیے حلال نہ ہوتی، قاسم وطیب وطاہر وابراہیم حضور کے فرزندان تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں مرد کہا جائے، انہوں نے بچپن میں وفات پائی۔

(ف 104) اور سب رسول ناصح شفیق اور واجب التوقیر و لازم الطاعۃ ہونے کے لحاظ سے اپنی امت کے باپ کہلاتے ہیں بلکہ ان کے حقوق حقیقی باپ کے حقوق سے بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے امت حقیقی اولاد نہیں ہو جاتی اور حقیقی اولاد کے تمام احکام وراثت وغیرہ اس کے لیے ثابت نہیں ہوتے۔

Marfat.com

(ف 105) یعنی آخر الانبیاء کہ نبوت آپ پر ختم ہوگئی۔ آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظّمہ کی طرف نماز پڑھیں گے۔ حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے، نص قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث تو حد تواتر تک پہنچتی ہیں۔ ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور ﷺ کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے۔ وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔

(40:33)

﴿وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الانفال : 33/8)

"اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب کہ اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو (ف 54) اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہوں۔ (ف 55)"

(ف 54) کیونکہ رحمت اللعالمین بنا کر بھیجے گئے ہو اور سنت الٰہیہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں اس کے نبی موجود ہوں ان پر عام بربادی کا عذاب نہیں بھیجتا، جس سے سب کے سب ہلاک ہو جائیں اور کوئی نہ بچے۔ ایک جماعت مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت سید عالم ﷺ پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے پھر جب آپ نے ہجرت فرمائی اور کچھ مسلمان رہ گئے جو استغفار کیا کرتے تھے تو ﴿وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الانفال : 33/8) نازل ہوا جس میں بتایا گیا کہ جب تک استغفار کرنے والے ایماندار موجود ہیں اس وقت تک بھی عذاب نہ آئے گا پھر جب وہ حضرات بھی مدینہ طیبہ کو روانہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کا اذن دیا اور یہ عذاب موعود آ گیا جس کی نسبت اس آیت میں فرمایا ﴿وَ مَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمْ﴾ محمد بن اسحاق نے

Marfat.com

کہا کہ ﴿وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الانفال : 33/8) بھی کفار کا مقولہ ہے جو ان سے حکایۃً نقل کیا گیا، اللہ عزوجل نے ان کی جہالت کا ذکر فرمایا کہ اس قدر احمق ہیں، آپ ہی تو یہ کہتے ہیں کہ یا رب! اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر نازل کر اور آپ ہی یہ کہتے ہیں کہ یا محمد (ﷺ) جب تک آپ ہیں عذاب نازل نہ ہو گا کیونکہ کوئی امت اپنے نبی کی موجودگی میں ہلاک نہیں کی جاتی، کس قدر معارض اقوال ہیں۔

(ف 55) اس آیت سے ثابت ہوا کہ استغفار عذاب سے امن میں رہنے کا ذریعہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے دو امانتیں اتاریں۔ ایک میرا ان میں تشریف فرما ہونا، ایک ان کا استغفار کرنا۔ (33:8)

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ٘ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۛ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾﴾ (الفتح : 29/48)

''محمد اللہ کے رسول ہیں، اور ان کے ساتھ والے (ف 80) کافروں پر سخت ہیں (ف 81) اور آپس میں نرم دل (ف 82) تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے (ف 83) اللہ کا فضل و رضا چاہتے، ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے (ف 84) یہ ان کی صفت توریت میں ہے، اور ان کی صفت انجیل میں (ف 85) جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے (ف 86) تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں، اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان

Marfat.com

اور اچھے کاموں والے ہیں (ف 87) اور بڑے ثواب کا۔"

(ف 80) یعنی ان کے اصحاب۔

(ف 81) جیسا کہ شیر شکار پر، اور صحابہ کا تشدد کفار کے ساتھ اس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ ان کا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھو جائے اور ان کے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے۔ (مدارک)

(ف 82) ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کرنے والے ایسے کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہنچ گئی کہ جب ایک مومن دوسرے کو دیکھے تو فرط محبت سے مصافحہ و معانقہ کرے۔

(ف 83) کثرت سے نمازیں پڑھتے، نمازوں پر مداومت کرتے۔

(ف 84) اور یہ علامت وہ نور ہے جو روز قیامت ان کے چہروں سے تاباں ہوگا، اس سے پہچانے جائیں گے کہ انہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے بہت سجدے کیے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہ شب چہار دہم کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا۔ عطاء کا قول ہے کہ شب کی دراز نمازوں سے ان کے چہروں پر نور نمایاں ہوتا ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رات کو نماز کی کثرت کرتا ہے، صبح کو اس کا چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گرد کا نشان بھی سجدہ کی علامت ہے۔

(ف 85) یہ مذکور ہے کہ

(ف 86) یہ مثال ابتدائے اسلام اور اس کی ترقی کے بیان فرمائی گئی کہ نبی کریم ﷺ تنہا اٹھے، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے مخلصین اصحاب سے تقویت دی۔ قتادہ نے کہا کہ سید عالم ﷺ کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی، وہ نیکیوں کا حکم کریں گے، بدیوں سے منع کریں گے، کہا گیا ہے کہ کھیتی حضور ہیں اور ان کی شاخیں اصحاب اور مومنین۔

(ف 87) صحابہ سب کے سب صاحب ایمان و عمل صالح ہیں، اس لیے یہ وعدہ سب ہی

Marfat.com

سے ہے۔(29:48)

گرامی مرتبہ جناب محمد انور بن حیات محمد نے بڑی محنت اور خلوص سے یہ کتاب تالیف فرمائی ہے اور مقدور بھر معلومات کو یکجا کر دیا ہے۔ سیرت طیبہ ایک لامتناہی سمندر ہے اور جس کو جتنی توفیق ملتی ہے اس میں سے اپنے حصے اور نصیب کے موتی چن لاتا ہے۔ کتاب کا عنوان ماشاء اللہ ''رحمت عظمیٰ ﷺ'' بڑا موزوں اور مناسب ہے۔ کتاب کس پائے کی ہے، قارئین بتائیں گے کہ یہ انہی کا حق ہے۔ میں تو قرآن و حدیث کے ایک ادنیٰ طالب علم کی حیثیت سے علم کی ہر خدمت کرنے والے کا احسان مند ہوں اور جناب محمد انور بن حیات محمد کے لیے دعا گو ہوں جنہوں نے کوزے میں سمندر بند کر دیا ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ ان کی یہ نیک کاوش دربار نبی اکرم (ﷺ) میں مقبول ہو اور یوم قیامت ساری امت مسلمہ کو آپ کی شفاعت نصیب ہو (آمین ثمہ آمین)۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

عاجز و مسکین

جسٹس (ر) ڈاکٹر منیر احمد مغل

125۔ بی جوڈیشل کالونی، لالہ زار، لاہور۔

Marfat.com

حصہ اوّل

سپریم بلیسنگ

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

In the Name of Allah the Most Gracious the Most Merciful

(حمد و نعت)

Hamd & Naat

Glorification of God(Allah) and praise of the prophet(ﷺ).

اَلْحَمْدُ لِمَنْ قَدَّرَ خَیْراً وَّ خَبَالاً
وَالشُّکْرُ لِمَنْ صَوَّرَ حُسْنًا وَّ جَمَالاً
فَرْدٌ صَمَدٌ عَنْ صِفَةِ الْخَلْقِ بَرِءٌ
رَبٌّ اَزَلِیٌّ خَلَقَ الْخَلْقَ کَمَالاً

"اس اللہ کی ہزار ہزار تعریف، جس نے خیر وشر کو پیدا کیا۔ اور اس اللہ کا لاکھ لاکھ شکر جس نے حسن وخوبصورتی پیدا کی۔ وہ ایک ہے، بے نیاز ہے، مخلوقات کی صفتوں سے بری ہے۔ پروردگار ہے، ازل سے ہے، اس نے مخلوقات کو اپنے کمال سے پیدا کیا ہے۔"

All praises are due to Him(Allah) who has created the good and evil. And all thanks to Him who created all beauty and splender. He is the one and the only, Independent, Above and Beyond the traits of creatures, eternal Lord(He) created the creatures with excellence(paragon).

لاَ ضِدّ وَ لاَ نِدًّا وَ لاَ حَدَّ لِمَولٰ
اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ وَ لَمْ یَلْقَ زَوَالاً

Marfat.com

لَا مِثْلَ وَ لَا صَوَّرَ مِثْلاً وَّ نَظِیْرًا
مَّنْ قَالَ سِوٰیٰ ذَالِكَ قَدْ قَالَ مَحَالاً

''اس کا کوئی مقابل نہیں۔کوئی مثل نہیں۔اس کی کوئی حد نہیں۔وہ جیسا تھا ویسا ہی ہے۔اس میں کسی قسم کی کمی نہیں آئی۔اس کا کوئی مثل نہیں اور اس نے کوئی اپنی مثال اور نظیر پیدا نہیں کی۔جو لوگ اس کی نظیر کے قائل ہیں وہ ایک محال چیز کے قائل ہوئے۔''

No oppsite, no kinship, and no limit for Guardian Lord, He was, as He is, nothing has declined in Him. No precedent, no instance, He has not pictured His like resemblance, who say save it are confessors of impossible.

لَا شِبْهَ وَلَا مِثْلَ وَلَا كُفْوَ لِمَوْلٰی
لَا وُلْدَ وَلَا وَالِدَ لَا عَمَّ وَ خَالاً
لَا قَبْلَ وَ لَا بَعْدَ وَلَا وَقْتَ زَمَانًا
لَا مَانِعَ لَا حَجْبَ لِلّٰهِ تَعَالٰے

''کوئی اس کی مانند نہیں، مثل نہیں اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔نہ اس کی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، نہ اس کا چچا ہے نہ ماموں۔نہ اس سے پہلے کوئی ہے اور نہ بعد اور نہ اسکے زمانہ کے لئے کوئی وقت معین ہے۔کوئی اللہ تعالٰی کو روکنے والا نہیں ہے!!''

No doubt, none is like, similar or equivalent to Lord, having no progeny, neither parentage ,nor uncle from either side. None was before Him, none will come after Him, He is time less. None is stopper obstacle to Allah-Almighty.

Marfat.com

اَلْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ حَقًّا
وَالْبَاطِنُ مَوْلَاهُ لَا قِيْلَ وَ قَالَا
اٰمِنْ بِاللّٰهِ وَلَا رَبَّ سِوَاهُ
اٰمَنْ بِرَسُوْلٍ تَجِدُالْقُرْبَ كَمَالَا

''سب سے پہلے وہی، سب سے آخر بھی وہی اور ظاہر بھی وہی ہے اور یہ حقیقت ہے۔ اور باطن بھی وہی ہے بلا قیل وقال وہی مالک ہے۔ اللہ پر ایمان لاؤ، اس کے سوا کوئی ربّ نہیں ہے۔ رسول ﷺ پر ایمان لاؤ، اللہ سے ملنے کا کامل ذریعہ یہی ہے۔''

Indeed He is Open Hidden, First Last Apparent, Above our conversation chit chat.Have faith in Allah there is no Sustainer except Him. Have faith in messenger (Muhammad), perfect path, reaching near Allah.

اِشْهَدْ بِاللّٰهِ هُوَ الْوَاحِدُ حقًّا
ثُمَّ اَشْهَدْ بِالْاَحْمَدَ فَضْلًا وَّ جَلَالَا
صَلِّ عَلٰى اَفْضَلَ رُسُلٍ وَّ نَبِيٍّ
فِيْ كُلِّ صَبَاحٍ وَّ مَسَآءٍ وَّ زَوَالَا

''اللہ کی الوہیت کی گواہی دو درحقیقت وہی ایک ہے۔ پھر احمد مجتبیٰ ﷺ کی رسالت کا اقرار کرو۔ تمام نبیوں سے اور تمام رسولوں سے افضل رسول ﷺ پر۔ صبح وشام، دن اور رات درود (1) بھیجو''

Testify the Oneness of Allah, indeed He is the One. Then witness the superiority greatness of Ahmad (ﷺ) send Salat and Salam on most venerable prominent of the prophets messengers, every evening and moring, day and night.

---

(1) درود اصل میں دو لفظوں در بمعنی موتی اور ود بمعنی محبت کا مجموعہ ہے۔

Marfat.com

شعر ورقة بن نوفل عند ما علم بنبوة محمد ﷺ

آپ کی نبوت کا علم ہو جانے پر ورقہ بن نوفل کا خراج عقیدت

لجِجتُ وكنتُ في الذكرى لجوجا — لهم طالما بعثَ النشيجا
ووَصفٍ من خديجةَ بعد وصفٍ — فقد طال انتظاري يا خديجا
ببَطنِ المكتين على رجائي — حديثكِ أن أرى منهُ خروجا
بما خبَّرتنا من قولِ قس — من الرهبان أكرهُ أن يحوجا
بأنّ محمداً سيسودُ فينا — ويَخصمُ مَن يكونُ له حجيجا
ويظهرِ في البلاد ضياءَ نور — يُقيم به البريّة أن تموجا
فيَلقى مَني محاربُه خساراً — ويَلقى من يُسالمُهُ فُلوجا
فيا لَيتني إذا ما كان ذاكم — شَهدتُ فكنتُ أوّلَهم وُلوجا
وُلوجاً في الذي كَرهت قريشُ — ولَو عجّت بمكّتها عَجيجا
أرجي بالذي كرهوا جميعاً — إلى ذي العرشِ إن سفلوا عُروجا
وهل أمرُ السفالةِ غيرُ كفر — بمَن يختار مَن سمكَ البروجا
فإن يبقَوا وأبقَ تكُن أمورٌ — يضجُّ الكافرونَ لها ضجيجا
من الأقدار متلفةً حروجا — وإن أهلك فكلُّ فتىً سَيلقى

Marfat.com

بارگاہِ رسالت میں دنیا کی سب سے پہلی نعت

اے مرے چاند! تیری یاد کا غم
مدتوں سے ہے مرے دل کا رفیق

چشم مشتاق مری، دیدہ خونناب مرا
تیرے چہرے کی سحر کا متلاشی کب سے

تیرے اوصاف حمیدہ کا بیان اور خدیجہؓ کی زبان
بس میرے دل کی گواہی کے لیے کافی تھا

کہ وہ موعود نبی تیرے سوا کوئی نہیں
چشم مشتاق مری جس کے لیے چشم براہ

اور مرا دیدۂ بے خواب ہے کب سے بیدار
تھا مجھے پورا یقیں

تجھ کو مکہ میں کریں گے مبعوث
یا مدینہ کو وہ بعثت کا شرف بخشیں گے

تو نے اب مجھ کو بتایا تو یقیں آیا ہے
کہ وہ موعود نبی تیرے سوا کوئی نہیں

میرے ممدوح محمدؐ ہے مجھے پورا یقیں
آنے والا جو زمانہ ہے فقط تیرا ہے

رہبر قوم نہیں، سرور عالم تو ہے
ساری دنیا ترے انوار سے روشن ہوگی

ہر طرف تیری ہدایت سے ضیاء پھیلے گی
خلق کو امن ملے گا تو وسیلے سے ترے

تری حجت کو کوئی قطع نہ کر پائے گا
تری طاقت ترے پیغام کی سچائی میں ہے

تجھ سے ٹکرائے گا جو، خائب و خاسر ہوگا
ترا دامن جو پکڑے گا وہ پائے گا فلاح

اے مرے رب علا، رب علا!
مہلت عمر بس اتنی مجھے ارزانی کر

قوم جب تیرے محمدؐ پہ کرے ظلم و جفا
میں اُسے اسؐ کے مقامات سے آگاہ کروں

اور بن جاؤں سراپا محمدؐ کی پناہ
مجھ پہ لازم ہے کہ اس دین میں داخل ہو جاؤں

لاکھ نفرین کریں مجھ پہ قریش
یا وہ کریں واویلا

اُس حقیقت کا ہوں محرم، جو ہے مستور ابھی
پستی و ذلت و ناکامی و خسران و فنا

منکر دین محمدؐ کا مقدر ہوگی
اُس پہ ایمان جو لائے گا وہی پائے گا

عزت و شان و شرف بخشش و انعام و عطا
اے مرے رب! علا!

مہلت عمر بس اتنی مجھے ارزانی کر
دیکھ لیں میر نگاہیں وہ حسیں نظارا

Marfat.com

ولادت

آپ ﷺ کی تاریخ ولادت میں مؤرخین نے اختلاف کیا ہے۔ طبری اور ابن خلدون نے 12 ربیع الاول اور حافظ ابن کثیر نے 10 ربیع الاول لکھی ہے مگر سب کا اتفاق ہے کہ دن پیر کا تھا۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ آپؐ کی ولادت 9 ربیع الاول کو ہوئی ہے کیونکہ پیر کا دن 9 تاریخ کے سوا کسی دوسری تاریخ سے مطابقت نہیں رکھتا، لہٰذا ''تاریخ دول العرب والاسلام'' میں محمد طلعت عرب نے 9 تاریخ ہی کو صحیح قرار دیا ہے۔

نیز تاریخ ولادت کے متعلق مصر کے مشہور ہیت دان عالم محمود پاشا فلکی نے ایک رسالہ لکھا جس میں انہوں نے دلائل ریاضی سے ثابت کیا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت 9 ربیع الاول روز دوشنبہ مطابق 20 اپریل 571ء کو ہوئی تھی۔

استدلال کا خلاصہ یہ ہے کہ:

1: صحیح بخاری میں ہے کہ ابراہیم (نبی ﷺ کے بیٹے) کے انتقال کے وقت آفتاب کو گہن لگا تھا اور سن 10 ھ تھا حضرت ابراہیم کی وفات ام سیف کے گھر سولہ مہینے کی عمر میں 10 ربیع الاوّل سن 10 ھ کو ہوئی تھی۔ ❶

2: ریاضی کے قاعدے سے حساب لگانے سے معلوم ہوتا ہے کہ 10 ھ کا گہن 7 جنوری 632ھ کو 8 بج کر 30 منٹ پر لگا تھا۔

3: اس حساب سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر قمری 63 برس پیچھے ہٹیں تو آپ ﷺ کی پیدائش کا سال 571ء ہے۔ جس میں ازروئے قواعد ہیئت ربیع الاول کی پہلی تاریخ 12 اپریل 571ء کے مطابق تھی۔

❶ طبقات ابن سعدی، ص 197 تا 210۔ بشکریہ مکی مدنی ماہی۔

Marfat.com

4: تاریخ ولادت میں اختلاف ہے لیکن اس قدر متفق علیہ ہے کہ وہ ربیع الاول کا مہینہ اور دوشنبہ یعنی پیر کا دن تھا اور تاریخ 8 سے لے کر 12 تک میں منحصر ہے۔

5: ربیع الاول مذکور کی ان تاریخوں میں دوشنبہ کا دن نویں تاریخ کو پڑتا ہے۔ ان وجوہ کی بناء پر تاریخ ولادت قطعاً 9 ربیع الاول بمطابق 20 اپریل 571ء بنتی ہے۔ [1]

وضاحت:

تاریخ پیدائش میں یہ اختلاف اس وجہ سے پایا جاتا ہے کہ اس وقت عرب کے اندر تین کیلنڈر رائج تھے مکی، مدنی اور تیسرا قمری شمسی۔

اور مختلف حساب دانوں کا مختلف کیلنڈروں سے یقیناً اتنا معمولی سا فرق قابل نظر انداز ہے آج کل اکثریت 12 ربیع الاوّل کی قائل ہے اور پاکستان میں سرکاری سطح پر بھی اسی کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ [2]

[1] سیرت النبی، شبلی نعمانی 108، 109۔

[2] نعیم صدیقی، محسن انسانیت، قدر آفاقی مکی مدنی ماہی، بحوالہ ماہنامہ نقوش رسول نمبر۔

Marfat.com

رحمت للعالمین کی زندگی پر ایک نظر

1: رسول اللہ ﷺ مکہ میں شعب بنی ہاشم کے اندر 9 ربیع الاول 1 عام الفیل یوم دوشنبہ پیر) کو صبح کے وقت پیدا ہوئے۔

2: آپ کے والد ماجد کا نام عبداللہ تھا۔ جو آپ ﷺ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے۔ والدہ ماجدہ کا نام آمنہ تھا۔ دادا عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا نام محمد (تعریف کیا گیا) اور والدہ صاحبہ نے ایک خواب کی بنیاد پر آپ ﷺ کا نام احمد رکھا۔

3: عرب کے دستور کے مطابق حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا اور تقریباً چار سال تک اپنے پاس رکھا۔

4: اس کے بعد واقعہ شق صدر ہونے (سینہ مبارک چاک کیا جانا) سے حضرت حلیمہ سعدیہ کو خطرہ محسوس ہوا اور انہوں نے آپ ﷺ کو آپ کی ماں کے سپرد کر دیا۔

5: آغوش مادر میں ابھی دو سال ہی گزرے تھے کہ وہ بھی وفات پا گئیں اور آپؐ دادا کے سایۂ شفقت میں چلے گئے۔

6: آپؐ کی عمر ابھی آٹھ سال دو مہینے اور دس دن تھی کہ دادا جناب عبدالمطلب بھی آپؐ کو چچا ابو طالب کی کفالت میں دے کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔

7: شفیق چچا ابو طالب نے اپنے یتیم بھتیجے کا حق کفالت بڑی خوبی سے ادا کیا۔ چالیس سال سے زیادہ عرصہ تک قوت پہنچائی اپنی حمایت کا سایہ دراز رکھا اور آپ ﷺ کی بنیاد پر ہی دوستی، دشمنی کی پورے عرب کا بائیکاٹ برداشت کیا۔

8: آپ ﷺ نے بکریاں چرائیں، تجارت کی، ملازمت کی، اپنی راست گوئی، امانت،

Marfat.com

دیانت، صداقت اور مکارم اخلاق کی وجہ سے الصادق اور الامین کا لقب پایا۔

9: خدیجہ بنت خویلد ایک معزز، مالدار اور تاجر خاتون تھیں۔ لوگوں کو اپنا مال تجارت کے لیے دیتی تھیں اور مضاربت کے اصول پر ایک حصہ طے کر لیتی تھیں۔ (قبیلہ قریش پورا ہی تجارت پیشہ تھا) جب انہیں محمد ﷺ کی صفات عالیہ کا علم ہوا تو انہوں نے ایک پیغام کے ذریعے پیش کش کی کہ ان کا مال لے کر ان کے غلام میسرہ کے ساتھ ملک شام تشریف لے جائیں، تو وہ دوسروں سے بہتر اجرت آپ کو دیں گی۔ آپؐ نے پیشکش قبول کر لی۔

10: مکہ واپسی پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مال میں ایسی برکت اور امانت دیکھی جو پہلے کبھی نہ دیکھی تھی اور ان کے غلام میسرہ نے آپ ﷺ کے شیریں گفتار اخلاق کریمانہ، بلند کردار، موزوں انداز فکر، راست گوئی اور امانت دارانہ طور طریق کے متعلق اپنے مشاہدات بیان کیے، تو حضرت خدیجہ کو اپنا گوہر مراد مل گیا۔ انہوں نے اپنی سہیلی نفیسہ بنت منبہ کے ذریعے آپ ﷺ کو شادی کا پیغام بھیجا۔ اپنے چچاؤں کے مشورے سے آپ نے یہ پیغام قبول کر لیا اور 25 سال کی عمر میں آپ ﷺ کی شادی حضرت خدیجہ سے ہوگئی جو اس وقت 40 سال کی تھیں۔

11: ابراہیم کے علاوہ آپ کی بقیہ تمام اولاد انہی کے بطن سے تھی۔ سب سے پہلے قاسم پیدا ہوئے اور انہی کے نام پر آپ ﷺ کی کنیت ابوالقاسم پڑی۔ پھر زینب، رقیہ، ام کلثوم، فاطمہ اور عبداللہ پیدا ہوئے۔ عبداللہ کا لقب طیب اور طاہر تھا۔ آپ ﷺ کے سب بچے بچپن میں انتقال کر گئے۔ البتہ بچیوں میں ہر ایک نے اسلام کا زمانہ پایا۔ مسلمان ہوئیں اور ہجرت کے شرف سے مشرف ہوئیں۔ لیکن حضرت فاطمہ کے سوا باقی سب کا انتقال آپ ﷺ کی زندگی میں ہی ہو گیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رحلت آپ ﷺ کی وفات کے چھ ماہ بعد ہوئی۔

جس طرح ذات رسول ﷺ کے بارے میں احترام اور احتیاط کی ضرورت ہے اسی طرح اولاد رسول ﷺ کے بارے میں بھی زبان کھولنے یا قلم چلانے سے پہلے محتاط ہونے کی

Marfat.com

ضرورت ہے۔

ہے یہ بھی خبر کہ ہے کون مخاطب
یاں جنبش لب خارج از آہنگ خطا ہے

کم علمی، ناسمجھی یا لاپروائی سے ہمارے ہاں یہ روایت چلائی گئی کہ نبی اکرم ﷺ کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے صرف ایک صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور باقی صاحبزادیاں حضور ﷺ کی اپنی صلب سے نہ تھیں بلکہ گیلڑ تھیں۔ حالانکہ یہ صریح قرآن کا انکار ہے قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ . . . ﴾

''اے نبی ﷺ اپنی بیویوں اور بیٹیوں سے کہو......''

یہ الفاظ صاف ظاہر کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ کی ایک نہیں کئی بیٹیاں تھیں۔ اور یہ بات تاریخ سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا (مادرِ ابراہیم) کے سوا حضور ﷺ کی باقی ازواج میں سے کسی کی کوئی اولاد آپ ﷺ کے صلب سے نہ تھی۔ لہٰذا لامحالہ یہ بیٹیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی کے بطن سے تھیں۔ [1] اس سے بڑی میری بدقسمتی کیا ہو سکتی ہے کہ اولادِ رسول ﷺ کے نسب کے انکاری (مجرم) کی حیثیت سے مجھے پیش کیا جائے اور جتنی سخت جوابدہی اس پر ہو سکتی ہے اس کا تصور ہی لرزا دینے کو کافی ہے۔

نبوت سے پہلے سیرت (اجمالی خاکہ):

1: نبی کریم ﷺ کا وجود ان تمام خوبیوں اور کمالات کا جامع تھا، جو متفرق طور پر لوگوں کے مختلف طبقات میں پائے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ اصابت فکر، دور بینی اور حق پسندی کا بلند مینار تھے آپ ﷺ کو حسن فراست، پختگی فکر اور وسیلہ و مقصد کی درستگی سے حظِ وافر عطا ہوا تھا۔ آپ ﷺ اپنی طویل خاموشی سے مسلسل غور و خوض، دائمی تفکیر اور حق کی کرید میں مدد لیتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی شاداب عقل اور روشن فطرت سے زندگی کے صحیفے

---

[1] تفہیم القرآن، سید مودودی، ص......

Marfat.com

لوگوں کے معاملات اور جماعتوں کے احوال کا مطالعہ کیا اور جن خرافات میں سب لت پت تھیں ان سے سخت بیزاری محسوس کی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان سب سے دامن کش رہتے ہوئے پوری بصیرت کے ساتھ لوگوں کے درمیان زندگی کا سفر طے کیا۔ یعنی جو کام اچھا ہوتا اس میں شرکت فرماتے ورنہ اپنی مقررہ تنہائی کی طرف پلٹ جاتے۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ بامروت، سب سے زیادہ خوش اخلاق، سب سے معزز ہمسایہ، سب سے بڑھ کر دور اندیش، سب سے زیادہ راست گو، سب سے زیادہ نرم پہلو، سب سے زیادہ پاک نفس، خیر میں سب سے زیادہ کریم، سب سے زیادہ نیک عمل، سب سے بڑھ کر پابند عہد اور سب سے بڑے امانت دار تھے۔

2: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو امانت کبریٰ کا بوجھ اٹھانے، روئے زمین کو بدلنے اور (تاریخ کا رخ) خطِ تاریخ کو موڑنے کے لیے تیار کرنا چاہا، تو رسالت کی ذمہ داریاں عائد کرنے سے تین سال قبل آپ کے لیے خلوت نشینی مقدر کر دی۔ آپ ﷺ اس خلوت میں ایک ایک ماہ تک کائنات کی آزاد روح کے ساتھ ہم سفر رہتے اور اس کے وجود کے پیچھے چھپے ہوئے غیب کے اندر تدبر فرماتے کہ جب اللہ تعالیٰ کا اِذن ہو تو اس غیب کے ساتھ تعامل کے لیے مستعد رہیں۔

3: جب غارِ حرا میں خلوت نشینی کا تیسرا سال آیا اور عمر مبارک چالیس سے چند مہینے اوپر ہوئی تو اللہ تعالیٰ رب العزت نے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور حضرت جبریل علیہ السلام قرآن مجید کی چند آیات لے کر آپ کے پاس تشریف لائے۔

﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ ﴾

(سورۃ العلق)

(a) Read! In the Name of your Lord, Who has created (all that exists),(b)Has created man from a clot (a

Marfat.com

piece of thick coagulated blood). (c) Read! And your Lord is the Most Generous,(d) Who has taught(the writing) by the pen(e) Has taught man that which he knew not.

"پڑھو (اے نبیؐ) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھو، اور تمہارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا۔ انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا۔"

یہ انوارِ لاہوت کا ایک ایسا شعلہ تھا جس سے کفر و ضلالت کی تاریکیاں چھٹتی چلی گئیں یہاں تک کہ زندگی کی رفتار بدل گئی اور تاریخ کا دھارا رخ بدلنے پر مجبور ہو گیا۔

4: اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ بعد آپ کو دعوت و تبلیغ کا حکم دیا اور آپ ﷺ کی اس آواز پر لبیک کہنے والے سابقین اوّلین کے لقب سے مشہور ہوئے۔ یہ عظیم الشان ہستیاں درج ذیل ہیں۔

- آپ ﷺ کی بیوی ام المؤمنین حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ۔
- آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی حضرت علیؓ بن ابو طالب، جو ابھی بچے تھے، اور آپ کے زیر کفالت تھے۔
- آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ بن حارثہ بن شرجیل کلبی۔
- آپ ﷺ کے دوست (یارِ غار) حضرت ابو بکر صدیقؓ
- حضرت عثمانؓ
- حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف
- حضرت زبیرؓ
- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ
- طلحہ بن عبید اللہؓ مسلمان ہوئے۔

تین سال تک خفیہ دعوت و تبلیغ کا کام ہوتا رہا، اس دوران چالیس سے زیادہ افراد دولت

Marfat.com

ایمان سے مالا مال ہوئے۔ اہل ایمان کی ایک جماعت تیار ہوگئی۔

5: اس کے بعد کھلم کھلا تبلیغ کا حکم ہوتا ہے۔ پہلے آپ اپنے خاندان والوں اور اس کے بعد کوہ صفا پر کھڑے ہو کر تمام قریش کو دعوت دیتے ہیں اور پھر مسلسل دعوت کا سلسلہ چل پڑتا ہے۔ رؤسائے قریش نہ صرف اس دعوت کو جھٹلاتے ہیں بلکہ ردعمل کے طور پر آپ ﷺ کے ماننے والوں اور آپؐ کی دعوت کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہوتے ہوتے نفرت دشمنی میں بدلنے لگتی ہے حتیٰ کہ محاذ آرائی کا روپ دھار لیتی ہے یہ محاذ آرائی کئی صورتیں بدلنے کے بعد ظلم و جور کے باب آپؐ اور آپ کے ماننے والوں کے لیے کھول دیتی ہے۔

6: جب کمزور اور بے بس مسلمانوں پر ظلم وستم حد سے بڑھ گیا تو آپؐ نے ان کے تحفظ کے لیے انہیں حبشہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

7: قریش حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے پاس اپنا وفد بھیجتے ہیں تاکہ ان مسلمانوں کو واپس مکہ لایا جاسکے۔ یہ وفد ناکام لوٹتا ہے۔

8: اس چال کی ناکامی پر قریش غصے سے تلملا کر ابو طالب پر دباؤ بڑھا دیتے ہیں۔ انہیں خوفناک جنگ کی دھمکی دیتے ہیں۔ گھبرا کر ابو طالب آپ سے کہتے ہیں:

"اب مجھ اور خود اپنے آپ پر رحم کرو اور اس معاملے میں مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جو میرے بس سے باہر ہو۔"

تاریخ عالم کا بے مثل جواب:

اس کے جواب میں آپؐ نے جو تاریخی اور بے مثال جملہ کہا اس کی نظیر نہ اس سے پہلے ملتی ہے اور نہ بعد میں۔ فرمایا:

"یا عم! و اللہ لو وضعوا الشمس في یمیني والقمر في یساري علی ان اترك ھذا الامر ماترکتہ۔"[1]

---

[1] حیات محمد ص 168، محمد حسین ہیکل، سیرت ابن ہشام ج 1، 284، 285۔

Marfat.com

''چچا جان! خدا کی قسم! اگر یہ لوگ میرے داہنے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں کہ میں اس کام کو اس حد تک پہنچائے بغیر چھوڑوں کہ یا تو اللہ اسے غالب کر دے یا میں اسی راہ میں فنا ہو جاؤں تو بھی نہیں چھوڑ سکتا۔''

اس پر ابو طالب پھر سے آپ ﷺ کا حصار بن گئے۔

9: قریش آپ ﷺ کو قتل کرنے کے حیلے اور منصوبے بنانے لگے۔

10: قریش کے بائیکاٹ کی وجہ سے آپؐ کو بمعہ آپ کے چچا اور خاندان شعب ابی طالب میں تین سال محصور رہنا پڑتا ہے۔

11: ابو طالب کی وفات کے تین یا پانچ روز بعد ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے ماہ رمضان میں داعی اجل کو لبیک کہا اور آپ ﷺ پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اسی وجہ اس سال کو عام الحزن یعنی غم کا سال کہا جاتا ہے۔ یہ نبوت کا دسواں سال تھا۔ [1]

بیرون مکہ اسلام کی دعوت کا آغاز آپ ﷺ سفر طائف سے فرماتے ہیں اگرچہ یہ سفر کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوتا، مگر اس سے آپ ﷺ کے یگانہ روزگار شخصیت ہونے، مشن سے محبت کا پتہ چلتا ہے۔ ناقابل ادراک گہرائی رکھنے والے اخلاقِ عظیمہ کا مطلب سامنے آتا ہے۔ پریشانی کی انتہا میں بھی رحمت للعالمین ہونے کی جھلک نظر آتی ہے۔

12: اہل یثرب دولتِ اسلام سے مالا مال ہوتے ہیں۔

13: آپؐ کو اللہ تعالیٰ معراج سے سرفراز فرماتے ہیں وقت تھم جاتا ہے جس میں زمین اور آسمان کے فاصلے سمٹ جاتے ہیں آپ ﷺ کو آسمانوں کے عجائبات کے علاوہ جنت و دوزخ بھی تمثیلی انداز میں دکھائے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا گیا۔ پھر بیت المعمور آپؐ کے لیے ظاہر کیا گیا۔ پھر خدائے جبار جل جلالہ کے دربار میں پہنچایا گیا۔ جو کچھ رب کریم نے خصوصی کرم سے دکھانا چاہا دکھایا، بتانا چاہا بتایا۔

14: یثرب اہل اسلام کے لیے مرکز قرار پاتا ہے۔ اہل یثرب دولتِ اسلام کے لیے دل اور

[1] حوالہ نعیم صدیقی، محسن انسانیت اشاعت ہفتم 1971ء، ص 404، اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور۔

Marfat.com

درکھول دیتے ہیں۔ دامن پھیلا دیتے ہیں۔ آپؐ اپنے ساتھیوں کو ہجرت عام کی اجازت دیتے ہیں اور سب سے آخر میں خود بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر سُلا کر، تا کہ وہ کفار کی امانتیں واپس کر کے آئیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی معیت میں ہجرت فرماتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ امانتیں ان کفار کی تھیں جو رات کی تاریکی میں آپ ﷺ کے دروازے پر آپ ﷺ کو قتل کرنے کے لیے موجود تھے۔ ایسی عظیم الشان اخلاقی مثال کوئی پیش کرسکتا ہے؟

15: ہجرت وہ موڑ ہے جس نے اسلام کو مغلوب سے غالب کر دیا۔ اہل یثرب نے آپؐ کو اپنا حاکم مان لیا۔ آپؐ نے یثرب کا نام بدل کر مدینہ رکھا۔ آپؐ نے مسجد نبوی تعمیر کروائی۔ مسلمانوں یعنی مہاجرین اور انصار کو بھائی بھائی بنایا یہ مواخات کہلاتا ہے غیر مسلمانوں سے اپنے تعلقات منظم کیے۔ قریب ترین غیر مسلم (ہمسائے) یہودی تھے۔ ان کے ساتھ امن اور سلامتی کا معاہدہ فرمایا جو میثاقِ مدینہ کہلاتا ہے۔

16: مسلمانوں کو اس طرح چین سے زندگی بسر کرنا کفار کو کسی طرح بھی گوارا نہ تھا وہ یہود اور منافقین سے مل کر سازشیں کرنے لگے اور آمادہ بجنگ ہو گئے۔ حتی کہ ہجرت کے دوسرے سال کفر اپنی تمام حشر سامانیوں، اسلحہ اور قوت سے ان مٹھی بھر مسلمانوں کو روندنے آدھمکا۔ بدر کے میدان میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔ آپؐ نے دعا فرمائی:

"اللھم ان تھلك ھذہِ العصابه اليوم لا تعبد"

''اے اللہ! اگر آج یہ گروہ ہلاک ہو گیا تو تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔''

"اللھم ان شئت لم تعبد بعد اليوم ابداً"

''اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت کبھی نہ کی جائے۔''

اس دعا نے قبول ہونا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے مدد فرمائی کفر کو شکست فاش ہوئی اور ابوجہل جیسے بڑے طاغوت قتل ہو گئے۔

اسلام سیاسی اور عسکری طور پر عرب میں متعارف ہوا۔ باطل کی کمر ٹوٹ گئی۔

Marfat.com

17: کفار مکہ اس ذلت آمیز شکست کو ہضم نہیں کر سکتے تھے چنانچہ کفر پھر پوری طرح لیس ہوکر میدان احد میں انتقام لینے آن پہنچتا ہے۔ 3 ہجری میں میدان احد میں مسلمانوں کا ان سے مقابلہ ہوتا ہے مقابلتاً مسلمان اب بھی مٹھی بھر ہیں۔ اسلحہ خوراک اور دیگر ضروریات کی بہت کمی ہے۔ مگر آپ ﷺ کے حسنِ ترتیب اور حسنِ تنظیم سے مسلمان ابتدائی طور پر مضبوط اور محفوظ ہیں۔ کفار کو شکست ہوتی ہے کچھ نادان مسلمان کفار کی اس پسپائی کو اپنی مکمل فتح سمجھتے ہوئے اپنی ڈیوٹی بھول کر مالِ غنیمت لوٹنے والوں میں شامل ہوجاتے ہیں۔ جب مسلمان آپؐ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کفار کو راستہ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی نصرت روک لیتے ہیں نتیجتاً بھاگتے ہوئے کفار مسلمانوں پر ازسرنو حملہ کرتے ہیں جس میں مسلمانوں کا کافی جانی نقصان ہوتا ہے حضرت نبی کریم ﷺ کے اپنے دانت مبارک شہید ہوجاتے ہیں۔

غیر فیصلہ کن جنگ: مسلمانوں کی یہ فتح حضرت نبی کریمؐ کی نافرمانی سے شکست میں بدل گئی۔ مگر یہ شکست فاش نہیں تھی۔ نہ کفار مسلمان کیمپ پر قبضہ کر سکے نہ ان کو قیدی بنا سکے نہ مالِ غنیمت لوٹ سکے نہ مدینہ پر حملہ آور ہو کر اس کی اینٹ سے اینٹ بجا سکے اور نہ ہی مسلمانوں اور اسلام کو مٹا سکے۔ نہ ہی مسلمانوں کے دل میں اپنا رعب جما سکے۔ اس لحاظ سے یہ غیر منفصل جنگ تھی۔

18: سن 5 ہجری میں یہود کی سازشوں اور قریش کی کاوشوں کے نتیجے میں تقریباً سارا عرب اسلام کے خلاف فیصلہ کن جنگ کے لیے اُمڈ پڑتا ہے مگر آپؐ ان کے مدینہ پر حملہ آور ہونے سے پہلے خندق تیار کر لیتے ہیں اور اس طرح اپنی حکمت عملی (strategy) سے ان کے حملے کا رخ موڑ دیتے ہیں یہ عسکری سے زیادہ اعصابی جنگ تھی جسے جیت کر آپؐ اعلان کرتے ہیں:

"الان نعزوهم ولا يعزونا- نحن نسير اليهم"

''اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے وہ ہم پر چڑھائی نہیں کریں گے''

Marfat.com

19: یہود کے آخری قبیلے کو بھی مدینہ سے نکال دیا گیا۔ پھر آپؐ اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمرہ کے لیے مکہ تشریف لے جاتے ہیں۔ قریش آپؐ کو حدیبیہ کے مقام پر روکتے ہیں تھوڑی سی سفارت کاری کے بعد صلح ہو جاتی ہے جس کی شرائط بظاہر مسلمانوں کے لیے تلخ تھیں بڑی مشکل سے اسے برداشت کرتے ہیں مگر قرآن اسے فتح مبین قرار دیتا ہے۔

20: صلح حدیبیہ جسے قرآن کریم نے فتح مبین قرار دیا تھا تھوڑے ہی عرصہ میں واقعی ہی فتح مبین ہوگئی۔ قریش نے اسلام کی سیاسی طاقت کو تسلیم کر لیا۔ اس کی مخالفت سے باز آ گئے باقی مشرکین عرب بھی ان کی پیروی میں خاموش ہو گئے اس طرح مسلمانوں کو دعوت و تبلیغ کے لیے کھلا میدان مل گیا۔ اسلام کی عالمگیر دعوت بذریعہ خطوط وفود، بین الاقوامی سطح پر متعارف ہوئی۔ یہود کو ان کی بدعہدیوں کی وجہ سے خیبر سے بھی نکال دیا گیا۔

21: تھوڑی مدت میں بے شمار لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اسی دوران کفار مکہ نے صلح حدیبیہ کی شرائط کی نہ صرف خلاف ورزی کی بلکہ آپ ﷺ کی طرف سے یاددہانی پر اس معاہدہ کو توڑ دیا۔ جس پر آپؐ نے دس ہزار (نفوس) قدسیوں کے ساتھ مکہ کا محاصرہ کر لیا۔ قریش نے اپنے اندر جنگ کا حوصلہ نہ پایا اور شہر آپؐ کے حوالے کر دیا۔ جب پر امن طریقے سے مکہ فتح ہو گیا۔ تو آپؐ نے عفو عام کا اعلان فرمایا۔ جس سے متاثر ہو کر تقریباً سارا مکہ مسلمان ہو گیا۔ تھوڑے عرصہ میں عرب کا باقی حصہ بھی آپؐ کے ماتحت آ گیا۔

22: اب آپؐ کا مشن مکمل ہو چکا تھا۔ آپؐ نے تقریباً ایک لاکھ چوالیس ہزار انسانوں کے ساتھ حج کیا۔ اسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ اس موقعِ انسانیت کو حقوق کا عالمی چارٹر عطا فرمایا۔ لوگوں سے اپنے مشن کے بارے مین پوچھا۔ جب صحابہ کرام نے گواہی دی کہ آپؐ نے تبلیغ کر دی پیغام پہنچا دیا اور خیر خواہی کا حق ادا کر دیا تو آپؐ نے تین دفعہ فرمایا: اے اللہ گواہ رہ، اے اللہ گواہ رہ، اے اللہ گواہ رہ۔

23: 12 ربیع الاول 11 ہجری کو آپ اس دنیا فانی سے کوچ فرما گئے۔ اس وقت حضور اکرم ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال اور چار دن ہو چکی تھی۔ اہل مدینہ پر کوہ غم ٹوٹ

Marfat.com

پڑا۔ فرطِ غم سے صحابہ کرام نڈھال ہو گئے۔

24: اس نازک موقعہ پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صحابہ کرام کو سنبھالا۔ آپؓ نے فرمایا:

"اما بعد : فان من كان يعبد محمدا فان محمدا قدمات ، ومن كان يعبد الله فان الله حي لايموت، وقال الله۔

﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۗ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴾ (آل عمران : 144/3)

"اما بعد! تم میں سے جو شخص حضرت محمد ﷺ کی پوجا کرتا تھا وہ جان لے کہ آپؐ کی موت واقع ہو چکی ہے اور تم میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے کبھی نہیں مرے گا۔" اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"محمدؐ اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول ہیں، اُن سے پہلے اور رسول بھی گزر چکے ہیں، پھر کیا اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو تم لوگ الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ یاد رکھو! جو الٹا پھرے گا وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا، البتہ جو اللہ کے شکر گزار بندے بن کر رہیں گے انہیں وہ اس کی جزا دے گا۔"

Muhammad is no more than a Messenger, and Messengers have passed away before him. If, then, he were to die or be slain will you turn about on your heels? Whoever turns about on his heels can in no way harm Allah. As for the grateful ones, Allah will soon reward them.

Marfat.com

نبوت و سیرت

نبوت کا تعلق خداوند تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے ہے جبکہ سیرت کا تعلق حضرت رسالت مآب محمد اور خداوند قدوس کی مخلوق کے ساتھ ہے۔ ❶

مولانا سید محبوب رضوی لکھتے ہیں:

''سیرت نبوی دنیا کی وہ واحد عظیم تاریخ ہے جس میں سارے انسانی اجزا مکمل شکل میں موجود ہیں اگر بے بسی کا دور ہو تو آپؐ کی ابتدائی زندگی کی تاریخ سہارا دیتی ہے کہ یہ بے بسی ختم ہوگی اور بالآخر کامیابی نصیب ہوگی۔ حکمرانوں کے لیے آپؐ کی مدنی زندگی کا نمونہ انہیں بتاتا ہے کہ وہ کس طرح اپنی حکومت کا نظام چلائیں۔ اسلامی تاریخ، علم، تہذیب، خدا پرستی اور انقلابات کی تاریخ ہے وہ زندگی کے تمام مراحل میں نہایت عمدہ اور اعلیٰ سبق اپنے اندر رکھتی ہے۔ سیرت نبوی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ ایک طرف تو انسانوں کو خدا کے قریب کرکے ان کی اخلاقی اور روحانی زندگی سنوارتی ہے اور دوسری طرف انھیں بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور اخوت و مساوات قائم کرنے پر ابھارتی ہے۔'' ❷

آپ سب جانتے ہیں کہ روحِ کائنات، فخر موجودات حضرت محمد ﷺ پر کروڑوں کتابیں لکھی گئیں ہیں۔ لکھی جارہیں ہیں اور بلا مبالغہ اربوں لکھی جائیں گی مگر کوئی بھی اس بات کا دعویٰ نہیں کرسکتا کہ اس نے حق ادا کردیا ہے۔

بقول محسن قرائتی: ''ہم پیغمبر اسلام کی مکمل سیرت نہیں لکھ سکتے اور میرا خیال ہے کہ کوئی اور

---

❶ سیرت النبی بعد از وصال النبی عبدالمجید صدیقی، ص: 3۔

❷ مکتوبات نبوی اُردو۔

Marfat.com

شخص بھی یہ کہنے کی جرأت نہیں کرسکتا کہ وہ کہے کہ میں نے آپ ؐ کی پوری سیرت لکھی ہے۔''
مشہور مصری دانشور محمد حسین ہیکل لکھتے ہیں:

No one should think that research in the life of Muhammad is completed with this work.
It is closer to the truth for me to say that my work is really only the beginning of scientific research in this field in Arabic and that all my efforts in this regard do not make my work any more than a mere beginning in the scientific as well Islamic under taking of this great subject. [1]

''بہ ایں ہمہ میں یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ حضرت محمد ﷺ کی سیرت بیان کرنے میں راقم نے اپنا فرض پوری طرح ادا کر دیا ہے۔ ماسوائے ازیں کہ اس مبحث میں بطرز نو (راقم نے) تحقیق کی ایسی طرح ڈال دی ہے۔ جس سے اسلام پر علمی طریق سے بحث کی گئی ہو۔'' [2]

''یہ کتاب'' حیات محمد ﷺ، ان توضیحات پر ہنوز حرف اوّل ہے۔ تاہم میری یہ توقع بے محل نہیں کہ طالبان حقیقت کو اس کے مطالعے سے تسکین حاصل ہو سکے گی اور اس موضوع پر بالغ نظر محققین آں حضرت ﷺ کی سیرت تلاش و جستجو سے قلم اٹھائیں گے۔

''کسی کو نہیں سوچنا چاہیے کہ میرے اس کام سے حضور نبی اکرم ؐ کی زندگی پر تحقیق مکمل ہوئی بلکہ میرا یہ کام سائنسی انداز میں درحقیقت ابتدا ہے۔ عربی زبان میں اس مدقق مضمون کو سمجھنے کی ادنیٰ شروعات ہے۔''

---

[1] The life of Muhammad, Muhammad Hussain Haykal translated by Ismail Raji-al-Farooqi, Page no. 27.

[2] حیات محمد، صفحہ نمبر 1، انگریزی ترجمہ اسماعیل رجی الفاروقی۔

Marfat.com

قافلۂ رنگ و بو

ام معبد ایک بادیہ نشین خاتون تھیں، جس کی دنیا چند بکریاں، ایک دریدہ خیمے اور گنتی کے چند برتنوں پر مشتمل تھی۔ فلاکت ونکبت کی منہ بولتی تصویر مگر اپنے حال پر قانع اور مسرور، صحرا سے آگے کیا ہو رہا ہے؟ اسے اس سے دلچسپی نہیں تھی نہ جاننے کا شوق، ریت کے ٹیلے اس کے رازدار تھے۔ آوارہ ہوائیں، غمگسار اڑتے بگولے شریک کار، وہ اکثر خیمے کے باہر بیٹھی رہتی تھی۔ کوئی بھولا بھٹکا مسافر وہاں سے گزرتا تو اسے پانی پلا دیتی یا اگر کوئی قافلہ آجاتا۔ اگرچہ ایسا اتفاق کم ہی ہوتا تھا تو اہل قافلہ کے ہاتھوں کھجوریں بیچ لیتی اور ضرورت کی چیزیں خرید لیتی، ان کی باتوں سے دل بہلا لیتی اور یوں عرصہ حیات بیت رہا تھا جس کا اندازہ محض شب و روز کی تبدیلی سے ہوتا تھا یا موسموں کے تغیرات سے۔ ان ایام میں عرب میں سخت قہر پڑا ہوا تھا۔ جس نے شہری، دیہاتی اور صحرائی زندگی کو مفلوج کر دیا تھا۔ ام معبد کے ساتھ اس کی بکریاں بھی کال کی زد میں تھیں۔ جب اشرف المخلوقات کا یہ حال ہو کہ دانے دانے کو ترسے، حواس خمسہ کھو بیٹھے تو بیچارے حیوانوں کے لیے چارہ کہاں سے آتا، آسمان پر ابر عنقا تھا اور زمین پر سبزہ، بھوکی بکریاں ہر وقت چیختی چلاتی رہتیں۔ ان کا دودھ خشک سالی کی نظر ہو چکا تھا۔ چمڑہ ہڈیوں سے لگ گیا تھا۔ ناتوانی کی وجہ سے جنبش بھی نہ کر سکتی تھیں۔ کونوں کھدروں میں بیٹھی ہانپا کرتیں زبان بے زبانی میں عرض حال کرتیں اور ایک ایک کر کے ختم ہو رہی تھیں۔

ابو معبد دن نکلتے ہی خیمے سے باہر نکل جاتا، جس روز تقدیر یاوری کرتی، کوئی پرندہ شکار کر لاتا، مگر یہ موقع بھی خال خال ہی ملتا تھا۔ ام معبد سوکھے پتوں اور کھجوروں کی گٹھلیوں کی تلاش میں ماری ماری پھرتی اور یوں زندگی سے نام نہاد رشتہ قائم تھا۔ وہ محسوس کر رہی تھی کہ ان

Marfat.com

دنوں اس کے شوہر کے معمولات بدل گئے ہیں اور اس کی حرکات پر اسرار سی ہو رہی ہیں۔ پورا پورا دن باہر گھومتا پھرتا، بیشتر اوقات خالی ہاتھ واپس آتا، گرد و غبار سے اٹا ہوا، تھکا ماندہ اور پریشان سا، نامعلوم کیا تلاش کرتا ہوا۔ پوچھنے پر غیر مبہم سا جواب دیتا، جس سے ام معبد کو تسلی تو کیا ہوتی اور زیادہ فکرمند ہو جاتی۔ تاہم شوہر کی عادت سے واقف تھی، اصرار بھی نہ کرسکتی تھی۔

ایک شام جب کہ آفتاب اپنی کرنوں کے جال سمیٹ رہا تھا اور وہ آخری بار صحرا کی ریت کو چمکا رہی تھیں، چہار سو آگ سی دہکا رہی تھیں، زریں شفق مغربی افق پر جھولنے لگی تھی۔ بادل لحہ بہ لحہ رنگ بدل رہے تھے جیسے آسمانی روحیں آنکھ مچولی کھیل رہی ہوں۔ سفید اور سرمئی رنگ کے بادل کبھی پہلے سرخ ہو جاتے، دیکھتے ہی دیکھتے گلابی اور نارنجی رنگ بدل لیتے اور اچانک بنفشی اور ارغونی پیراہن میں نظر آنے لگتے، ام معبد صحیفۂ قدرت کے مطالعے میں مصروف تھی، اس کی بوقلمونیوں پر عش عش کر رہی تھی اور اپنے آپ کو بھولے ہوئے تھی کہ اچانک اس کی نگاہ دور کچھ متحرک اشیا پر پڑی۔ وہ سنبھل کر بیٹھ گئی اور غور سے دیکھنے لگی، قریب آنے پر انہوں نے واضح صورت اختیار کی تو ام معبد نے دیکھا کہ وہ اونٹوں پر چند لوگ سوار ہیں۔ وضع قطع سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے رہنے والے ہیں، کچھ سامان بھی ساتھ ہے، ضرور کہیں دور سے چلے آ رہے ہیں، ہیں بھی گنتی کے چار آدمی، کیسے بے وقت سفر کر رہے ہیں۔ ستم رسیدہ سے نظر آتے ہیں، دکھائی دیتے ہیں، شاید کہیں پناہ کی تلاش میں نکلے ہوئے ہوں بہرحال کوئی خاص بات یقیناً ہے۔

مہمان نوازی عربوں کی خاص روایت ہے بلکہ ان کی گھٹی میں پڑی ہے۔ یہ روایت ام معبد میں بھی موجود تھی کوئی اور موقعہ ہوتا تو خود آگے بڑھ کر ان کا استقبال کرتی، سر آنکھوں پر بٹھاتی، حسبِ توفیق خاطر مدارت کرتی اور اپنی خوش قسمتی پر دلی مسرت محسوس کرتی مگر اب وہ دل مسوس کے رہ گئی۔ نگاہ ادھر اُدھر تکنے اور فرار کی راہ تلاش کرنے لگی تاکہ اگر ممکن ہو تو اجنبی مسافروں کا سامنا نہ ہو مگر وہ تو عین خیمے کے سامنے رک گئے تھے۔ جائے مفر نہ پا کر ام معبد مجبور سی کھڑی تھی۔

Marfat.com

اونٹوں کو بٹھا کر وہ قریب آئے اور کچھ دیر ستانے کی اجازت طلب کی۔ وہ سخت ندامت محسوس کر رہی تھی، نگاہیں جھکا کر بھرائی ہوئی آواز میں بولی...... معزز مہمانو! آپ کا ورد میرے لیے باعثِ عزو شرف ہے۔ اس سے بڑھ کر وجہ توقیر کیا ہو سکتی ہے؟ مگر میں حیران ہوں کہ میزبانی کے فرائض کیونکر انجام دوں؟ تمہاری حالت سے ظاہر ہوتا ہے کہ طویل مسافت طے کر کے آ رہے ہو لازماً بھوکے بھی ہو، قحط نے انسانوں کو بے حال اور حیوانوں کو نیم جان کر دیا ہے، صحرا میں رہنے والوں کی حالت تو ابتر ہے، میری بچی کھچی بکریاں کونے میں پڑی سسک رہی ہیں۔ کاش کوئی ایک ہی دودھ دینے کی حالت میں ہوتی تو وہی تمہاری خدمت میں حاضر کر دیتی، مگر مسلسل فاقوں نے ان کی حالت خراب کر دی ہے، میں بیان نہیں کر سکتی کہ کس قدر شرمندہ ہوں، نو واردوں میں سے ایک شخص آگے بڑھا، جو نہایت بردبار، باوقار اور ان کا سردار معلوم ہوتا تھا اور نہایت شیریں لہجے میں بولا...... نیک دل خاتون! ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ اگرچہ آپ صاحبِ استطاعت نہیں ہیں تاہم میزبانی کے فرائض انجام دینے پر آمادہ ہیں مگر اجازت ہو تو ایک بکری میں بھی دودھ کر دیکھوں۔ ام معبد اس شائستگی اور لہجے کی حلاوت سے بہت متاثر ہوئی مگر جانتی تھی ان تلوں میں تیل کہاں، جھینپ کر زہرہ خندہ کرتے ہوئے، بولی تمام بکریاں آپ کے سامنے موجود ہیں، ضرور کوشش کر لیں ان ہونی ہو جائے تو کیا کہنے۔

اس شریف اور وجیہہ شخص نے ایک بار پھر اس کا شکریہ ادا کیا، سب سے آگے والی بکری کو پیار سے تھپتھپایا۔ اپنے قریب کر کے اس کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور گردن کو سہلایا تو وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ پھر بسم اللہ پڑھ کر ایک بار پھر بکری کے جسم پر ہاتھ پھیرا اور دودھ دوہنا شروع کر دیا۔ ام معبد اچنبے کے عالم میں دیکھ رہی تھی کہ دودھ کا برتن لب لیا بھر گیا۔ پھر اس ذی شان شخص نے دوسرا طلب کیا جو کہ اس نے خواب کے عالم میں پکڑا دیا اور یا مظہر العجائب اتنا لبریز ہو گیا کہ قریب تھا کہ چھلک پڑے، یہاں تک کہ خیمے میں پڑے تمام برتن بھر گئے۔ اس کے ساتھی بھی قریب ہی کھڑے، بعد احترام یہ روح پرور منظر دیکھ رہے تھے اور عقیدت کے پھول نچھاور کر رہے تھے۔

Marfat.com

دودھ سب سے پہلے ام معبد کو دیا گیا اور اصرار سے پینے پر مجبور کیا گیا۔ یہ دودھ ایسا میٹھا، خنک اور نفیس تھا کہ ام معبد ہونٹ چاٹتی رہ گئی۔ اس کی لذت وہ تا حیات نہ بھول سکی اگر چہ یہ اس کی اپنی بکری کا تھا مگر اس کا ذائقہ پہلے تو ایسا نہ تھا۔ وہ سیر ہوگئیں تو تینوں رفیقوں کو باری باری پلایا گیا اور سب سے آخر میں اس پاکیزہ صورت انسان نے نوش فرمایا اور شکر پروردگار بجالایا۔ دودھ میں اب بھی کمی واقع نہیں ہوئی تھی۔ ام معبد کی حالت عجیب تھی، بار بار آنکھیں ملتی اور دل ہی دل میں کہہ رہی تھیں جو کچھ میں دیکھ رہی ہوں عالمِ بیداری ہے یا عالمِ خواب؟

تاہم حقیقت کو کیونکر جھٹلا سکتی تھی۔ اسے معلوم بھی نہ ہوا کہ کب ان محترم مہمانوں نے رخصت طلب کی اور شکریہ ادا کرتے ہوئے باہر نکل گئے اور جواب میں اس نے کیا کہا اور کب زلفیں لپیٹی شام پہاڑیوں کے پیچھے جا چھپی اور تاریکی پھیلاتی رات دھیرے دھیرے آ پہنچی۔ اپنے جلووں میں صد، سحر انگیزیاں لیے ہوئے۔

حیران کن بات یہ تھی کہ جو بکریاں بھوک سے بے چین رہتی تھیں اب بالکل خاموش تھیں، مطمئن اور آسودہ سی اور خیمے میں ایک مسرور کن خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ کسی دوسری دنیا سے آنے والی خوشبو اور یوں نہ معلوم کتنا وقت گزر گیا۔

ابو معبد لوٹ کر آیا تو خلافِ معمول سکوت طاری تھا، دیا تک روشن نہ تھا اور بیوی پر جیسے سکتہ طاری تھا وہ سراسیمہ ہوگیا۔ ام معبد کو آواز دی۔ اب بھی کوئی جواب نہ ملا۔ چنانچہ خود ہی دیا جلایا تو یہ دیکھ کر تصویرِ حیرت بن کر رہ گیا کہ ہر برتن دودھ سے بھرا ہوا ہے۔ بیوی سے کچھ پوچھنا ہی چاہتا تھا معاً ایک لطیف جھونکے نے شام جان کو مہکا دیا۔ اب تو صبر کا یارا نہ رہا۔ ام معبد کو جھنجھوڑ کر بولا: ''نیک بخت میرے صبر کا امتحان کب تک لے گی، کہاں تک لے گی، بتاتی کیوں نہیں یہ سب کیا ہے۔ کیا اب خزاں میں بہار آنے لگی ہے؟ سورج مغرب سے طلوع ہونے لگا ہے یا ستاروں نے اپنی چال بدل لی ہے۔ میں بیداری میں یہ کیسا خواب دیکھ رہا ہوں۔

ام معبد کے حواس رفتہ رفتہ بحال ہو رہے تھے۔ ایک گہری سانس لے کر بولی اگر یہ

Marfat.com

خواب ہوتا تو میں دعا کرتی کہ کاش اتنا طویل ہوجائے کہ کبھی ختم نہ ہو۔ مگر نہیں، میں جو کچھ دیکھ چکی ہوں وہ سب کچھ بیداری میں دیکھا ہے، عیاں راچہ بیاں، وہ الفاظ کہاں سے لاؤں جو تمہیں تفصیل سناؤں۔ اس لذیذ حکایت کو کہاں سے شروع کروں اور کتنا بڑھاؤں۔

ابومعبد اشتیاق بھرے لہجے میں بولا...... تم نے میری آتش شوق کو فزوں تر تو کردیا۔ ذرا جلدی سے بتاؤ کہ میں یہ سب کچھ کیا دیکھ رہا ہوں اور تم نے کیا دیکھا ہے۔ ان برتنوں میں واقعی دودھ بھرا ہوا ہے یا میری نگاہ دھوکا کھا رہی ہے۔ کہیں فریب نظر کا اثر تو نہیں ہوگیا۔

نہیں، یہ سب کچھ حقیقت ہے، ام معبد کھوئے کھوئے انداز میں بولی۔ کچھ دیر پہلے کی بات ہے کہ چار شریف مسافر یہاں سے گزرے اونٹوں پر سوار تھے، بہت دور سے چلے آرہے تھے۔ وہ ستانے کو خیمے میں ٹھہر گئے۔ میرے پاس بھلا کیا موجود تھا جو انہیں کھانے کو پیش کرتی۔ اپنی مجبوری ظاہر کردی تو ان کے سربراہ نے ایک بکری دوہنے کی اجازت طلب کی۔ مجھے بھلا کیا عذر ہوسکتا تھا؟ ویسے بھی بکریوں کی ہیئت کذائی تھی۔ میں یہی سمجھی کہ مذاق سے کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ ہنستے ہنستے کہہ دیا کہ اپنی سی کوشش کردیکھیں اور پھر، پھر ابومعبد! جو کچھ ہوا تم بھی دیکھ رہے ہو۔

ابومعبد بڑے انہاک سے یہ باتیں سن رہا تھا، بیوی خاموش ہوئی تو چونک کر بیقراری سے بولا: ''ام معبد ان بابرکت صاحب کے متعلق کچھ اور بتاؤ تاکہ اندازہ لگایا جاسکے کہ وہ کون ہوسکتے ہیں ان کی شکل وصورت کیسی تھی اور قدوقامت، زفرق یا بقدم کچھ تو بیان کرو!''

ملکۂ صحرا کا بیان:

چمکتا رنگ، تابناک چہرہ، خوبصورت ساخت، نہ توندے پن کا عیب، نہ گنجے پن کی خامی، جمال جہاں تاب کے ساتھ ڈھلا پیکر، سرگیں آنکھیں، بھاری آواز، لمبی گردن: سفید و سیاہ آنکھیں، سیاہ سرگیں پلکیں، باریک اور باہم ملے ہوئے ابرو، چمکدار کالے بال، خاموش ہوں تو باوقار، گفتگو کریں تو پرکشش، دور سے دیکھنے میں سب سے تابناک و پر جمال، قریب

Marfat.com

سے سب سے خوبصورت اور شریں، گفتگو میں چاشنی، بات واضح اور دوٹوک، نہ مختصر نہ فضول، انداز ایسا کہ گویا لڑی سے موتی جھڑ رہے ہیں۔ درمیانہ قد، نہ ناٹا کہ نگاہ میں نہ جچے، نہ لامبا، لمبا، کہ ناگوار لگے، دوشاخوں کے درمیان ایسی شاخ کی طرح جو سب سے زیادہ تازہ وخوش منظر ہے۔ رفقاء آپ کے گرد حلقہ بنائے، کچھ فرمائیں تو توجہ سے سنتے ہیں، کوئی حکم دیں تو لپک کر بجالاتے ہیں۔ مطاع ومکرم، نہ ترش رو نہ لغوگو۔ ①

ان الفاظ نے ام معبد کو اَمر کردیا۔ یہ الفاظ ام امعبد نے اس وقت رحمتِ عظمیٰ کے بارے میں کہے تھے، جب بد قسمت اہل مکہ اس خداداد نعمتِ کبری وعظمی کی شناخت (قدر) کرنے میں ناکام ہوگئے تھے۔ اور ان کے رویے سے دل برداشتہ ہوکر آپ ﷺ ہجرت فرمارہے تھے۔

مدینہ تشریف لے جاتے ہوئے چند لمحے ام معبد کے خیمے میں گزارے اور یوں رحمۃ للعالمین کی ایک جھلک دیکھ کر ام معبد نے نہ صرف اولین سیرت نگار وقصیدہ خواں کا اعزاز حاصل کیا بلکہ جریدہ عالم پر اپنا نام ثبت کرالیا۔ اب کسی بھی سیرت نگار کے لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ ؐ کی سیرت لکھے اور ام معبد کا ذکر کیے بغیر گزر جائے۔

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدہ عالم دوام ما
(امیر خسرو)

جہاں عقلائے مکہ اور روسائے قریش ناکام ہوئے۔ وہاں یہ صحرانشین میاں بیوی رسول اولین وآخرین کے پہچاننے میں کامیاب ہوگئے۔

بقول اقبال!

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مردِ کوہستانی

---

① مبارکپوری، مولانا صفی الرحمن، الرحیق المختوم، ص:622۔

Marfat.com

یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ میاں بیوی دولت ایمان سے مالا مال ہو گئے تھے۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی اپنی کتاب سیرت المصطفیٰ میں رقم طراز ہیں۔ یہ روایت متعدد صحابہ کرام سے مختلف سندوں کے ساتھ مروی ہے ''ام معبد خزاعیہ کا نام عاتکہ بنت خالد تھا۔ قدید کے علاقے کی رہنے والی یہ ایک، نمایاں اور توانا پختہ عمر کی باعفت خاتون تھیں'' ❶

(۱) ام معبد رضی اللہ عنہا (۲) ابو معبد (یعنی ام معبد کے شوہر) (۳) جیش بن خالد یعنی ام معبد کے بھائی (۴) ابو سلیط بدری (۵) ہشام بن حبیش بن خالد اول الذکر چار اصحاب کا صحابی ہونا مسلم اور متفق علیہ ہے۔ ہشام بن حبیش بن خالد کے بارے میں اختلاف ہے۔ ❷ صاحبِ الرحیق المختوم زاد المعاد کے حوالے سے لکھتے ہیں: ''ادھر مکہ میں ایک آواز ابھری جسے لوگ سن رہے تھے مگر اس کا بولنے والا دکھائی نہیں پڑ رہا تھا۔ آواز یہ تھی:

جزی الله رب العرش جزائه
رفیقین حلا خیمتی ام معبد

''اللہ رب العرش ان دونوں رفیقوں کو بہترین جزا دے جو ام معبد کے خیمے میں نازل ہوئے۔''

هما نزلا بالبروار تحلا ید له
وافلح من ای رفیق محمد

''وہ دونوں خیر کے ساتھ اترے اور خیر کے ساتھ روانہ ہوئے۔ اور جو محمد ﷺ کا رفیق ہوا وہ کامیاب ہوا۔''

فیا لقصیّ ما روی الله عنکم
به من فعال لا یجاذی وسودد

''ہائے قصیٰ! اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ کتنے بے نظیر کارنامے اور سرداریاں تم سے سمیٹ لیں۔''

---

❶ عبد المالک مجاہد، سیدنا ابوبکر کی زندگی کے سنہرے واقعات، مکتبہ دار السلام لاہور۔

❷ کاندھلوی، محمد ادریس مولانا، سیرت المصطفیٰ، جلد اول، ص: 390۔

Marfat.com

لیھن بنی کعب مکان فتاتھم
وقعدھا للمؤمنین بمرصله عرصد

''بنوکعب کوان کی خاتون کی قیام گاہ اور مومنین کی نگہداشت کا پڑاؤ مبارک ہو۔''

سلوا اختکم عن شائتھا وانا
ئھا فانکم ان تسألو نشاہ تشھد

''تم اپنی خاتون سے اس بکری اور برتن کی متعلق پوچھو، تم اگر خود بکری سے پوچھو گے تو وہ بھی شہادت دے گی۔''

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ رسول ﷺ نے کدھر کا رخ فرمایا ہے کہ ایک جن زیریں مکہ سے یہ اشعار پڑھتا ہوا آیا لوگ اس کے پیچھے چل رہے تھے اس کی آواز سن رہے تھے لیکن خود اسے نہیں دیکھ رہے تھے یہاں تک کہ وہ بالائی مکہ سے نکل گیا۔ وہ کہتی ہیں جب ہم نے اس کی بات سنی تو ہمیں معلوم ہوا کہ رسول ﷺ نے کدھر کا رخ کیا ہے۔ یعنی آپ کا رخ مبارک مدینہ کی جانب ہے۔ [1]

[1] مبارکپوری، مولانا صفی الرحمن، الرحیق المختوم، ص: 235، 236۔

Marfat.com

مقدس ترین سیرت (زندگی کی) کی چند جھلکیاں

1: آپؐ اکیلے ایسے صاحبِ مکتب (پیغمبر یا دین لانے والا شخص یا نظریہ پیش کرنے والا شخص) ہیں جنھوں نے تعلیم حاصل کرنے کی مدت گھوارے سے گور (پنگھوڑے سے قبر) (من المھد الی الحد) تک متعین کی ہے اور اس کے موضوع کو حیوانات (Zoology) سے لے کر فلکیات Astrology تک اور معلم کو خود دشمنوں میں سے اور علم کی حدود کو آفاق تک بڑھا دیا ہے۔

2: جب آپؐ اپنے اصحابؓ میں بیٹھتے تھے تو دائرے میں بیٹھتے تھے تاکہ اصحاب کے لیے بھی اونچ نیچ کا فرق ختم ہو جائے۔

3: سفر کے دوران کھانے پکانے کے لیے پیغمبر اکرمؐ جنگل سے ایندھن کے لیے لکڑیاں چننے کا کام اپنے ذمہ لیا کرتے تھے۔

4: مکہ میں قحط پڑ گیا، لوگ سخت وحشت میں تھے (یہ بعثت سے پہلے کا واقعہ ہے) جن میں ابوطالب (حضرت علیؓ کے والد) بھی تھے جو اس وقت بوڑھے ہو چکے تھے ان کی آمدنی کم تھی اور اولاد زیادہ، وہ بھی مدد کے سخت محتاج تھے۔ پیغمبرؐ نے چچا عباسؓ کے ساتھ ان کی مدد کرنے کا سوچا کہ ان کی اولاد میں سے ایک ایک بچہ اپنے گھر لے جائیں اور اس طرح ان کے اخراجات میں ذرا کمی واقع ہو جائے۔ یہ پروگرام عملی ہو گیا۔ عباسؓ، جعفرؓ کو اپنے گھر لے گئے اور پیغمبر اسلام علیؓ کو اپنے گھر لے گئے۔ [1]

5: آپؐ ایک سادہ فرش اور چٹائی پر سوتے تھے اپنے جوتوں اور لباس کی خود مرمت کر لیا

[1] المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، سید ابوالحسن ندوی، ص 43 سے ماخوذ۔

Marfat.com

کرتے تھے۔ کبھی کبھی گھر میں اور گھر کے باہر آپؐ کی توہین بھی ہوتی تھی پھر بھی تبسم فرماتے اور ہنس کر بخش دیتے تھے۔ آپؐ خود بازار جاتے تھے اور اپنی ضروریات کی چیزیں خود اٹھا کر گھر لاتے تھے۔

6: آپؐ کا سلوک اپنی بیویوں سے بہت اچھا تھا اور کبھی کبھی جب ان میں سے بعض کا رویہ خوشگوار نہ ہوتا اور آپؐ کے بعض اصحابؓ کو قلق گزرتا اور وہ کہتے ''یارسول اللہؐ ان کو چھوڑ دیجیے'' آپؐ فرماتے عورتوں کی بدرفتاری اور برے سلوک کو ان کے اچھے کردار اور مثبت نقاط کے مقابلے میں رکھ کر حساب کرنا چاہیے، تھوڑی سی ناراضگی اور برے سلوک کے باعث اپنی عورت کو چھوڑ نہ دو کیونکہ وہ اچھے کام بھی کرتی ہیں اور ان میں سے بعض میں کمال بھی ہوتے ہیں۔

7: ایک نوزائیدہ بچے کا نام رکھنے کے لیے پیغمبر اسلام کی خدمت میں لایا گیا۔ اس نوزاد نے آپؐ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ بچے کی ماں اور دوسرے لوگ دیکھ کر بہت ناراض ہوئے لیکن پیغمبر اسلام نے فرمایا ''چھوڑ دو میں اپنا لباس خود ہی دھوؤں گا'' تمہارا شور مچانا اس کا باعث ہوگا کہ یہ معصوم ڈر جائے۔

8: پیغمبر اکرمؐ کے اصحابؓ میں سے ایک آپؐ کی مجلس میں تشریف رکھتے تھے۔ اسے خبر ملی کہ اس کی بیوی کے ہاں بچی پیدا ہوئی ہے اسے غصہ آیا۔ آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا ''زمین اس کا گھر، آسمان اس کا سایہ اور اس کی روزی خدا کے پاس ہے تم کیوں غصہ میں آتے ہو، وہ ایک ایسا خوشبودار پھول ہے جس کی خوشبو سے تم فائدہ اٹھاؤ گے۔

9: آپؐ کے ایک بچے کا نام ابراہیمؑ تھا جو بچپن ہی میں فوت ہو گیا تھا۔ اس کی وفات کے فوراً بعد سورج گرہن لگا، لوگوں کو خیال ہوا کہ یہ سورج گرہن ابراہیم کے فوت ہونے کی وجہ سے تھا لیکن آپؐ نے خود لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا ''سورج گرہن میرے بچے کی وفات کے لیے نہیں تھا اور اس طرح لوگوں کو جہالت، خرافات اور بے جا محبت سے محفوظ رکھا۔

10: ایک دفعہ آپ کے رضاعی بھائی اور بہن الگ الگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

Marfat.com

لیکن پیغمبر اسلام نے بھائی سے بڑھ کر بہن کا احترام کیا بعض لوگوں نے اس فرق کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا ''یہ بہن اپنے ماں باپ کا احترام بھائی سے بڑھ کر کرتی ہے۔''

11: آپؐ پیروکاروں کی تعداد بڑھانے کے لیے کبھی سودے بازی نہیں کرتے تھے یہ تو اور لوگ ہیں جو اپنے پیروکاروں کی تعداد بڑھانے کے لیے ہر لحظہ اپنا تصور، نام، شکل اور ہیت بدلتے رہتے ہیں۔ اور تاجروں کی طرح گاہکوں کے پیچھے بھاگتے پھرتے ہیں۔

12: آپؐ اچھے اور برے کاموں میں غیر جانب نہیں رہتے تھے بلکہ اچھے کاموں کے لیے حوصلہ افزائی کرتے تھے اور برے کاموں پر اعتراض اور تنقید کرتے تھے۔

13: جب آپؐ کسی سے ہاتھ ملاتے تو جب تک وہ آپؐ کا ہاتھ نہ چھوڑتا آپ اپنا ہاتھ کبھی نہ کھینچتے۔ آپؐ پہلے لوگوں کا خیال کرتے تھے پھر اپنا۔

14: آپؐ نے پیاسی بلی کو دیکھا کہ آپؐ کے سامنے رکھنے ہوئے پانی کو غور سے دیکھ رہی ہے۔ آپؐ نے وضو چھوڑ دیا اور پانی بلی کو دے دیا۔

15: آپؐ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے جانور (ANIMAL) کو مکہ کے سفر کے دوران تھکا دے تو اس شخص کی گواہی قابل قبول نہیں ہے کیونکہ قسی القلب ہے اور ایسے شخص کی شہادت ناجائز ہے۔

16: آسمانی سفر پر جانے کے لیے آپؐ کی خدمت میں آسمانی سواری (براق) حاضر ہو جاتے ہیں اور آپ انکساری اور تواضع میں ایک بغیر پالان گدھے پر سوار ہو جاتے ہیں۔ جبریلؑ اور وحی کے قاصد خدا کی طرف سے آپ کے لیے سلام لاتے ہیں لیکن آپؐ تواضع میں عرب کے بچوں کو بھی سلام کرتے ہیں۔

17: رسول اکرم ﷺ کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا جاتا تو آپؐ وہی کام فرماتے جو آسان ہوتا، بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہوتا۔ آپؐ برے ناموں کو اچھے ناموں سے بدل دیا کرتے تھے۔

18: ایک شخص آپؐ سے گفتگو کرتے ہوئے لرزنے لگتا ہے آپؐ اسے فرماتے ہیں: ''میں کوئی

Marfat.com

بادشاہ نہیں جس سے تم ڈرو، میں ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو قدید (خشک گوشت جو غریب عربوں کی غذا تھی) کھایا کرتی تھی۔

19: آپؐ کی مہربانی اور شفقت کا یہ عالم تھا کہ صحرا کا ایک بدو آپؐ کے پاس آیا اور بھرے مجمع میں آپ سے کہا "اے محمد ﷺ! میری بیوی کا چہرہ بدنما، جسم کھردرا اور سخت ہے، تمہاری بیوی نوجوان اور خوبصورت ہے تم میرے ساتھ تبادلہ کر لو" آپؐ نے مسیحائی رنگ و روپ میں انتہائی نرم لہجے سے فرمایا: "اگر ایسا ممکن ہوتا تو میں ضرور کرتا لیکن ایسا کرنا جائز نہیں ہے" [1]

20: آپؐ کو وہاں لے جایا جاتا ہے جس کے بارے میں حضرت جبریلؑ کہتے ہیں:

گر یک سر موئے برتر پرم
فروغِ تجلی بسوزد پرم

اگر میں بال کے سر کے برابر بھی اوپر جاؤں تو تجلیاتِ الٰہی میرے پروں کو جلا دیں۔

---

[1] سیمائے محمد: ص 34۔

Marfat.com

رحمتِ عظمیٰ کی تعلیمات پر ایک نظر

1: تم سب آدم سے ہو آدم مٹی سے تھے کسی عجمی پر کسی عربی کو کوئی فضیلت نہیں اور نہ عربی پر کسی عجمی کو کوئی فضیلت ہے نہ سرخ کو سیاہ پر اور نہ سیاہ کو سرخ پر سوائے تقویٰ کے۔

2: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

3: کسی قوم کا سردار وہ ہوتا ہے جو اس کی خدمت کرے۔

4: فحاشی اور بدگوئی تمہاری شخصیت کو خراب کرے گی اور حیا اسے تزئین اور آرائش دے گی۔

5: مومن کے میزان میں خوش خلقی سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہ ہوگی۔

6: لوگوں کو اسلام کی طرف بلاؤ، ان کو خوشخبری سناؤ، نفرت نہ دلاؤ بلکہ آسانی پیدا کرو مشکل میں نہ ڈالو۔ آپس میں اتفاق رکھو اور اختلافات نہ کرو۔

7: توبہ کا دروازہ قیامت تک کے لیے کھلا رہے گا جس دن سورج مشرق کے بجائے مغرب سے نکلے گا۔ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو۔

8: نیکی حسن خلق ہے۔ بدی وہ ہے جو تیرے دل میں چبھے اور تو یہ ناپسند کرے کہ تیری بات دوسرے لوگوں کو معلوم ہو۔

9: ہر انسان خطا کا پتلا ہے۔ سب سے اچھے خطا کار وہ ہیں جو اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتے ہیں۔

10: تم لوگ حسد سے بچتے رہو کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں یا گھاس کو کھا جاتی ہے۔

11: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھوں اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور مہاجر وہ ہے جس نے اللہ تعالی کی ممنوعات کو ترک کیا۔

12: رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر لعنت فرمائی جو عورتوں کا لباس پہنے اور اس عورت پر لعنت

Marfat.com

فرمائی جو مردوں کا لباس پہنے۔

13: جس نے کسی یتیم کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرا، اس کے ہاتھوں کے نیچے سے جتنے بال گزریں گے اس کو اتنی نیکیاں ملیں گیں۔

14: جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے دنیا میں قتل کیا۔ اس کو قیامت والے دن اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔

15: جس شخص کے لیے اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔

16: زہد (ترکِ دنیا) حلال کو حرام بنانے اور مال کو ضائع کرنے کا نام نہیں بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھوں میں ہے (مال و دولت) اس پر بھروسہ نہ کر بلکہ اس پر بھروسہ کر جو اللہ کے ہاتھوں میں ہے۔

17: امید میری امت کے لیے اللہ تعالی کی طرف سے ایک رحمت ہے۔

18: انسان جو درخت لگاتا ہے یا کھیتی اگاتا ہے اس کے پھل اور غلے جو انسان یا جانور کھاتا ہے یا جو چڑیاں چگتی ہیں وہ بھی صدقہ ہے۔

19: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔

20: جنت میں وہ گوشت نہیں جا سکتا جو حرام کے لقموں سے بنا ہو، حرام خوری سے پلے جسم کے لیے تو جہنم (آگ) ہی زیادہ موزوں ہے۔

21: تم میرے پاس جھگڑتے ہوئے آتے ہو، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی اپنی دلیل دوسرے فریق سے نسبتاً اچھی طرح بیان کرتا ہے اور جو میں سنتا ہوں اس پر فیصلہ کر دیتا ہوں۔ پھر اگر میں کسی کو اس کے مسلمان بھائی کا حق (غلطی سے) دلا دوں تو وہ ہرگز نہ لے۔ میں اسے دوزخ کا ٹکڑا دلا رہا ہوں۔ [1]

22: گناہوں میں سے اللہ تعالی جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے لیکن ماں باپ کی نافرمانی کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں ہی (اس کو جلد) دے دیتا ہے۔ [2]

---

[1] بخاری، کتاب الحیل، 2458.

[2] الادب المفرد للبخاری : 469.

Marfat.com

بائیکاٹ (معاشرتی مقاطعہ) سنتِ کفار ہے

علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ اپنی کتاب رحمتِ عالم ﷺ میں رقم طراز ہیں:

ابوطالب کی گھاٹی (شعب ابی طالب) میں نظر بندی:

قریش کے سب خاندانوں نے مل کر نبوت کے ساتویں برس یہ معاہدہ کیا کہ کوئی شخص پیغمبر خدا کے خاندان سے جس کا نام بنو ہاشم تھا کوئی تعلق نہ رکھے گا، نہ اس سے شادی بیاہ کرے گا نہ ان کے ہاتھ خرید وفروخت کرے گا، نہ ان کو کھانے پینے کا کوئی سامان دے گا یا یہ کہ وہ محمدؐ کو ہمارے حوالے کردیں۔ یہ معاہدہ لکھ کر خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکا دیا گیا۔ ابوطالب خاندان کے سب لوگوں کو لے کر ایک درہ میں چلے گئے جو شعب ابو طالب کہلاتا ہے۔ یہیں دوسرے مسلمانوں نے بھی آ کر پناہ لی اور بہت تکلیف کے ساتھ یہاں رہنے لگے۔ پتیاں کھا کر گزر بسر کرتے سوکھا چمڑا ملتا تو اسے بھون کر کھاتے، بچے بھوک سے بلبلاتے تھے۔ آنحضرت محمد ﷺ کے کھانے کے لیے حضرت بلالؓ بغل میں کچھ چھپا کر کہیں سے کبھی کبھی لے آتے تھے۔ کافر مسلمانوں کی یہ حالت دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ تین سال اسی طرح گزرے۔ آخر خود ان ظالموں میں سے کچھ کو رحم آیا اور انہوں نے اس ظالمانہ معاہدے کو توڑ ڈالا۔ [1]

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ، ج 1 میں تحریر فرماتے ہیں: [2]

''تمام قبائل قریش نے متفقہ طور پر ایک تحریری معاہدہ لکھا کہ محمد ﷺ اور بنو ہاشم اور ان کے تمام حامیوں سے یک لخت تمام تعلقات قطع کردیئے جائیں کہ نہ کوئی

[1] ص: 40.

[2] مقاطعہ بنی ہاشم ظالمہ کی کتابت غرہ محرم الحرام 7 نبوی.

Marfat.com

شخص بنی ہاشم سے نکاح کرے اور نہ ان سے میل جول رکھے جب تک کہ بنو ہاشم رسول اللہ ﷺ کو قتل کے لیے ہمارے حوالے نہ کر دیں۔“ ❶

ڈاکٹر محمد حمید اللہ اپنی کتاب محمد رسول اللہ ﷺ میں لکھتے ہیں:

To boycott the family of the prophet, nobody should talk to them nor sell to, or purchase from them nor give or take girls in marriage (P-82)

رحمت للعالمینی:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر کیا احد سے بھی زیادہ سخت دن گزرا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تیری قوم سے جو تکلیفیں پہنچیں سو پہنچیں، لیکن سب سے زیادہ سخت دن وہ گزرا کہ جس دن میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل کے بیٹے پر پیش کیا۔ ❷

اس وقت اللہ نے آپ کے پاس ملک الجبال (پہاڑوں کے فرشتہ) کو بھیجا تا کہ آپ اس کو جو چاہیں حکم دیں۔

ملک الجبال نے سلام کے بعد عرض کیا:

”اگر آپ حکم دیں تو ان دونوں پہاڑوں کو جن کے درمیان اہل مکہ اور اہل طائف رہتے ہیں، ملا دوں جس سے تمام لوگ پس جائیں گے۔

آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ اللہ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف اس وحدہ لاشریک کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔“ ❸

یارسول اللہ! اگر آپ کہیں تو طائف والوں پر ان پہاڑوں کو دے مارا جائے کہ وہ کچل کر رہ جائیں۔ آپؐ نے امت پر مہربان ہو کر عرض کی خدایا! ایسا نہ کر شاید کہ ان کی نسل سے کوئی تیرا ماننے والا پیدا ہو۔ ❹

---

❶ ص:264.　❷ سفر طائف۔
❸ سیرۃ المصطفیٰ۔　❹ رحمت عالم۔

Marfat.com

بعض (پرجوش صحابی چاہتے تھے) کہ جنگ بدر کے قیدیوں کو قتل کر دیا جائے مگر آپؐ نے ان کی بات بھی نہیں مانی اور یہ طے کیا کہ ان میں سے جو امیر، ہیں وہ فدیہ دے کر چھوٹ جائیں اور جو غریب ہیں وہ لکھنا پڑھنا جانتے ہیں وہ دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں اور جو یہ بھی نہیں جانتا تھا وہ خدا کی راہ میں آزاد کر دیا گیا۔ (ایضاً۔58)

"لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا فانتم الطلقاء" (فتح مکہ کا دن)

تم پر آج کوئی عتاب نہیں، کوئی ملامت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔ [1]

مستحقین کی اعانت...... اسلامی حکومت کا فرض

رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ میں لوگوں پر ان کی جان سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں (ان میں سے) جو شخص مال چھوڑ جائے وہ اسکے وارثوں کے لیے ہے۔ اور جو قرض چھوڑ جائے یا محتاج اہل وعیال چھوڑ کر وفات پا جائے تو (قرض کی ادائیگی) میری ذمہ داری ہے اور اہل وعیال کی نگاہ داشت مجھ پر ہے۔ [2]

---

1. سیرۃ المصطفیٰ، ج3، ص30۔
2. ارمغان حدیث ص ۱۷۷ محمد اسحاق بھٹی۔

Marfat.com

رحمتِ عظمیٰ

مان لیا! اے رب کریم! تیرے اختیار و اقتدار کو!

اگر تو چاہتا تو ہم لکڑی اور پتھر ہوتے اگر تو چاہتا تو ہم راکھ اور ریت کے ذرے، شبنم اور پانی کے قطرے بن جاتے۔ اگر تو چاہتا ہمیں چوپایوں اور درندوں میں پیدا کر سکتا تھا۔ یہ تیرا احسان ہے کہ تو نے ہمیں اپنی بہترین مخلوق میں پیدا کیا۔

اگر تو چاہتا تو ہمیں اندھا، بہرا، لنگڑا، کوڑھی بنا سکتا تھا۔ اگر تو چاہتا تو ہمیں ان لوگوں میں پیدا فرما سکتا تھا جنھوں نے نوح علیہ السلام کو جھٹلایا اور غرق ہوئے۔

اگر تو چاہتا تو ہمیں ثمود، عاد، فرعون وغیرہ کے عہد میں پیدا کرتا اور ان کے ساتھ تباہ و برباد کر دیتا۔

مگر تو ارحم الرحمین ہے تو رب العالمین ہے۔ تو نے یہ سب کچھ نہ چاہا۔ ہمیں جمادات، نباتات میں سے نہ بنایا۔ ہمیں اشرف المخلوقات میں سے بنایا ہاتھ پاؤں، آنکھ، کان، دل، دماغ سب کچھ صحیح سلامت دیئے ہمیں مجبور اور بے شعور نہ بنایا۔ ہمیں قبل از تاریخ کے لوگوں میں سے نہ بنایا۔

تیرا فضل! ہر طرف نعمتوں، انعاموں اور راحتوں، آسائشوں کے ڈھیر لگا دیے۔ ان گنت نعمتیں، بے شمار رحمتیں بغیر دعا کے، بن چاہیے، بن مانگے۔ مگر! تو نے کسی نعمت کا احسان نہ جتایا۔

اگر تیری عالی قدر ذات اقدس نے احسان عظیم جتایا ہے تو صرف فخر موجودات روح کائنات، صاحب لولاک رحمت للعالمین حضرت محمد ﷺ کے مبعوث فرمانے کا۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

Marfat.com

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾ (آل عمران : 164/3)

اس آیہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ رب العزت نے اپنی بے شمار نعمتوں اور عطاؤں میں سے سب سے بڑی نعمت، سب سے بڑے انعام، سب سے بڑے احسان کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی رسالت کا انعام ہے محمد عربی ﷺ کا بطور رسول مبعوث فرمایا جانا نعمت عظمیٰ ہے آپ ﷺ تلاوت کرتے ہیں ان کا تزکیہ کرتے ہیں انھیں کتاب اور دانش (حکمت) کی تعلیم دیتے ہیں اب اس احسان کو سمجھنے کے لئے ایک مثال سے کام لیتے ہیں۔

تلاش راہ حق میں مشکلات:

یہ قصہ ایک شیر خوار بچے حی بن یقظان کا ہے اس کی تلخیص یوں ہے۔ ابن طفیل ہمارے تصور کے سامنے حی بن یقظان نامی ایک شیر خوار بچے کو پیش کرتا ہے جسے نوع انسانی سے خالی ایک جزیرے میں پھینک دیا گیا تھا۔ ایک ہرنی کو جس کا اپنا بچہ گم ہو گیا تھا اس پر رحم آ گیا، اس نے اسے دودھ پلایا اور اس کی نگرانی کی حتی کہ وہ سنِ بلوغت کو پہنچ گیا اور اس نے حیوانوں کی آوازیں سیکھ لیں۔ اس نے انھیں ملبوس اور مسلح دیکھا جبکہ وہ خود برہنہ اور غیر مسلح تھا۔ اس نے پتوں اور پروں کو اپنا ستر اور بطور لباس استعمال کیا اور عصا کو اپنا اسلحہ بنا لیا۔

پھر وہ ہرنی مر گئی اور اس کا خاموش اور ساکت ہونا (بے حرکت)، اس کے دل میں جم کر رہ گیا۔ اس نے اس کا سبب معلوم کرنا چاہا مگر اسے بظاہر کوئی تغیر نظر نہ آیا۔ اس نے سمجھا کہ سبب کسی ایسے عضو میں ہے جو اس کی نظروں سے چھپا ہوا ہے۔ لہٰذا اس نے اس کا سینہ تیز دھار پتھر اور خشک لکڑی سے چاک کیا حتی کہ اس کے دل تک رسائی حاصل کر لی مگر اس میں اسے بظاہر کوئی بیماری نظر نہ آئی۔ جب اس نے اسے چیرا تو اس کا بایاں حصہ خالی پایا اور کہا ''جو چیز اس خانہ میں تھی وہ یہاں سے رحلت کر گئی' وہی ہرنی کو زندگی سے محروم کر گئی۔ لہٰذا اس نے اس چیز کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ ہرنی درحقیقت وہ رحلت کرنے

Marfat.com

والی چیز تھی اور جسم تو ایک آلہ ہی ہے جب اس نے جسم کو بدبو چھوڑتے دیکھا تو اس کا یقین اس میں مزید پختہ ہو گیا۔اس نے ایک کوے کو اپنے بھائی کی نعش کو مٹی میں دباتے ہوئے دیکھا تو اس نے ہرنی کو اسی طرح مٹی میں دبا دیا۔

اس نے آگ دریافت کی،اسے آزمانا شروع کیا،سمندر کے باہر پھینکے ہوئے حیوانات کو آگ میں ڈال کر تجربہ کیا،اس طرح اس نے گوشت کے بھوننے اور پکانے میں راہنمائی حاصل کی اور آگ کی بہت ساری قوتوں نے اسے مزید حیرت میں ڈال دیا اس کے دل میں خیال آیا کہ جو چیز ہرنی کے دل سے رخصت ہوئی وہ آگ ہو سکتی ہے چنانچہ اس نے حیوانات کو چیر پھاڑ کر تحقیق شروع کر دی اور ان کے اعضا کے وظائف (functions) کے متعلق بہت سی معلومات حاصل کیں پھر اسے سوجھا کہ وہ اپنی رہائش کے لیے گھر بنائے اور اپنی حفاظت اور حیوانات کو شکار کرنے کے لیے ہتھیاروں کا انتظام کرے۔

جب وہ اپنی عمر کے اکیسویں سال میں پہنچا تو اس نے اس کائنات اور کائنات میں پائے جانے والے حیوانات،نباتات اور معدنیات کے متعلق غور کرنا شروع کر دیا۔اس نے ان میں بہت سے اوصاف اور اعمال دیکھے اور یہ بھی دیکھا کہ وہ بعض صفات میں مختلف ہیں اور بعض میں متفق تو اس نے نظریہ کثرت قائم کیا،پھر اس نے حیوانات اور نباتات میں غور کیا اور اس میں کہ وہ سب کے سب کس چیز میں متفق ہیں اور سب کے سب کس چیز میں مختلف ہیں۔اس طرح اس کے ہاں نظریہ نوع اور نظریہ جنس قائم ہوا۔پھر اس نے حیوان اور نبات کی دو جنسوں میں دیکھا کہ وہ بعض امور میں باہم متفق ہیں مثلاً غذا میں،تو اس نے قرار دے لیا کہ ایک چیز ہیں۔پھر ان میں اور جمادات میں غور کیا تو دیکھا کہ تینوں جسم کے معاملے میں متفق ہیں،لیکن دوسرے خواص میں باہم مختلف ہیں تو اس نے یہ نظریہ قائم کیا کہ تمام اشیاء ہیں تو ایک ہی شے اگرچہ اس کی کثرت عام ہو گئی ہے۔اس نے ان تمام چیزوں میں غور کیا تو اس میں جسم کے مفہوم میں انھیں متحد پایا لیکن صورت میں مختلف،اس نے اس سے اشارہ پایا کہ روح حیوانی اس جسمیت سے لازماً کوئی زائد چیز ہے۔

Marfat.com

اور اسی میں عجیب وغریب اعمال سرانجام دینے کی صلاحیت ہے اور وہ ادراکات کی اقسام کو سمجھتی ہے پس روح اس کی نظر میں عظمت اختیار کر گئی اور اس نے باور کر لیا کہ روح جسم فانی سے اعلیٰ وارفع چیز ہے پھر اس نے اشیا کی حقیقت میں سوچنا شروع کیا تو اس کو یہ گمان ہوا کہ پانی مٹی، ہوا اور آگ، سب سے بسیط (سادہ) ہیں تب اس نے ان اجسام کے لیے کوئی جامع صفت پانے کی کوشش کی مگر 'امتداد' (extent) کے سوا دیگر کوئی خصوصیت نہ پا سکا۔ لیکن اس 'امتداد' سے ورے دوسرا اہم مفہوم 'صورت' ہے جو تبدیل ہوتی اور متغیر ہوتی ہے لہٰذا اس کے ہاں دو مادہ وصورت کا نظریہ قائم ہوا اور اس کے ساتھ وہ عالم عقل کی حدود سے مطلع ہوا۔

اس کے بعد وہ سادہ اجسام کی طرف لوٹا، اس نے دیکھا کہ وہ متغیر ہوتے ہیں جیسا کہ پانی بخارات میں تبدیل ہو جاتا ہے پھر پانی بن کر لوٹتا ہے لہٰذا اس نے سمجھا کہ صورتوں کا اختلاف شے کی اصل نہیں، اسے معلوم ہوا کہ ہر حادث کا کوئی محدث ہونا ناگزیر ہے اور اسے متحقق ہوا کہ افعال جو اشیا کی طرف منسوب ہوتے ہیں درحقیقت وہ ان اشیاء کے افعال نہیں ہوتے وہ کسی دیگر فاعل کے افعال ہوتے ہیں جو وہ ان اشیاء کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔

اس پر اسے اس فاعل کی معرفت کا شوق پیدا ہوا اس نے اسے محسوسات میں تلاش کرنا شروع کیا لیکن محسوسات میں کوئی چیز اسے حدود سے مبرا اور فاعل سے بے نیاز نظر نہ آئی لہٰذا وہ انھیں چھوڑ کر اجرام کی طرف متوجہ ہوا اور ان میں غور کیا اور اپنے آپ سے مخاطب ہوا ''کیا ان کی امتداد لانہایت ہے اس کی عقل حیرت کا شکار ہوگئی پھر اس نے اپنی قوت بصیرت سے سمجھ لیا کہ جسم کا بے نہایت ہونا خیال باطل، ناممکن اور نامعقول تصور ہے پھر اس کائنات پر من حیث المجموع نظر ڈالی کہ آیا وہ حدث (innovation) شئی ہے اس کے بعد کہ وہ پہلے نہ تھی اور عدم سے وجود میں آئی ہے اور یا وہ ایک ایسی حقیقت ہے جو موجود تھی اور اس کا سابق نہ تھا پس اس میں اسے شک لاحق ہو گیا اور ان دونوں نظریات میں سے کوئی اور ایک بھی اس کے ہاں راجح نہ تھا اس لئے کہ جب اس نے 'قدم' (Antiqulty) کے نظریہ کا ارادہ کیا تو اسے وجود کے لانہایت ہونے کے عدم امکان جیسی بہت سی روکاوٹیں پیش آگئیں اور یہ کہ یہ وجود حوادث سے

Marfat.com

خالی نہیں لہٰذا وہ بھی محدث ہے مگر جب اس نے 'حدوث' (New Creation) کے نظریہ کا ارادہ کیا تو اسے دیگر رکاوٹیں پیش آ گئیں۔ اس کی رائے میں وجود کے حدوث کے معنی اس کے بعد کہ پہلے نہ تھا سمجھ میں نہیں آتے مگر اس معانی میں کہ زمانہ اس سے مقدم تھا اور زمانہ جملہ عالم میں سے ہے اور اس سے لاینفک ہے ایسی صورت میں عالم کے زمانے سے متاخر ہونے والی بات سمجھ آنے والی نہیں، کہا کرتا کہ وہ وقوع کے فاعل نے اسے اس آن کیوں پیدا کیا اور اس سے قبل پیدا نہ کیا۔ کیا حادثہ کہیں باہر سے اس پر واقع ہو گیا یا یہ کہ حدث خود بخود وقوع پذیر ہوا جب کہ وہاں کوئی شے نہ تھی۔

دلائل اس کے ذہن میں باہم ٹکراتے رہے حتیٰ کہ وہ حیرت میں ڈوب گیا اور سوچتا رہا کہ ان دونوں نظریوں میں سے کونسا نظریہ لازم آتا ہے۔ اور دونوں میں سے ایک تو لازم ہوگا ہی۔

اس نے خیال کیا کہ اگر وہ حدوث عالم اور عدم سے معرض وجود میں آنے کا نظریہ قائم کرے تو اس سے ضرورتاً لازم آتا ہے یہ کہ اس کے لئے، ناممکن ہے کہ خود بخود وجود میں آئے۔ لہٰذا ناگزیر ہے کہ اس کا کوئی فاعل ہو جو اسے وجود میں لائے اور یہ کہ وہ جسم نہیں کیونکہ اگر وہ جسم ہوا تو محدث کا محتاج ہوگا اور اگر محدث ثانی جسم ہوا تو محدث ثالث کا محتاج ہوگا اور ثالث رابع کا...... اور یہ سلسلہ لانہایت چلتا رہے گا۔ جب کہ یہ باطل ہے اور اگر وہ قدم عالم کا نظریہ قائم کرے تو اس کی حرکت کا قدیم ہونا لازم آئے گا اور ہر حرکت کے لیے ناگزیر ہے کہ اس کا ضرورۃً محرک ہو۔ اور محرک یا تو جسموں میں جاری قوت ہو یا کہ ایسا نہ ہو اور ہر قوت جو جسم میں جاری ہوتی ہے وہ اس کے تقسیم ہونے سے تقسیم ہوتی ہے اور اس کے کمزور ہونے سے کمزور ہوتی ہے اور ہر جسم لامحالہ متناہی ہے۔ لہٰذا ہر قوت متناہی ہے، پس ناگزیر ہے کہ محرک مادہ اور صفات اجسام سے مبرا ہو۔ اس طرح حی بن یقظان کی نظر وہاں جا پہنچی جہاں پہلے طریقے سے پہنچتی تھی اور قدم عالم یا اس کے حدوث میں شک و ریب نے اسے کوئی نقصان نہیں دیا۔

پھر اس نے جان لیا کہ عقلی طور پر فاعل عظیم کے لیے ضروری ہے کہ وہ جملہ صفات کمال،

Marfat.com

علم، قدرت، ارادہ، اختیار، رحمت اور حکمت سے متصف ہو۔ جب اسے فاعل عظیم کی معرفت ہوگئی تو اس نے چاہا کہ اسے معلوم ہو کس شے نے اسے فاعل عظیم سے متعارف کروایا ہے۔

حواس کے ذریعے اس ادراک کی اسے کوئی سبیل نظر نہ آئی کیونکہ حواس اجسام کا ادراک کر سکتے ہیں جبکہ وہ صفات اجسام سے مبرا ہے۔

اس نے یہ بھی جان لیا کہ جس جوہر کے ساتھ اسے فاعل کا ادراک ہوا ہے وہ بھی جسم سے مبرا ہے اور اس پر فنا وارد نہیں ہوتی اور وہ دائمی زندگی میں حیات دنیا میں اپنے بخت کے حصہ کے لحاظ سے فاعل عظیم کی نگرانی اور اس کی نگاہوں سامنے نعمتوں یا عذاب کے ساتھ باقی رہے گا۔ اس اعتقاد سے اسے ترغیب ملی کہ وہ اس خالق سے متعلق غور فکر کرنے کے لیے اپنی زندگی کو وقف کرنے کی خاطر اس طریقہ کو تلاش کرے جس کے ساتھ زندگی کو اس مقصد کے لیے منظم کرے۔

اور جب اس نے اپنی ذات میں غور کیا تو اس میں اسے ایک حقیر جزو جملہ حیوانات کے ساتھ مشترک نظر آیا اور وہ ہے تاریک و کثیف بدن جو اس سے محسوسات کا مطالبہ کرتا ہے نیز اسے معلوم ہوا کہ یہ بدن اس کے لیے بے مقصد نہیں بنایا گیا اور اس پر واجب ہے کہ اس کی حالت کو درست کرے اور ایسا صرف اس فعل کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے جو سارے حیوانات کے افعال سے مشابہ ہو اس نے مشاہدہ کیا کہ وہ ایک دوسری جہت سے کواکب (ستاروں) سے مشابہ ہے، اس لحاظ سے کہ ان کے بھی اجسام ہیں اور ذرات ہیں جو الموجود الواجب الوجود سے متعارف ہیں اور اس نے ایک تیسرے پہلو سے دیکھا کہ وہ اپنے اعلیٰ جزو کے ساتھ جس کے ذریعے اس نے واجب الوجود کی معرفت حاصل کی اس کے ساتھ ایک مماثلت رکھتا ہے۔

پس ان تینوں کے ساتھ تشبیہ کا وجوب اس کے ذہن میں بیٹھ گیا جو حیوانات کے ساتھ ان کے اس فعل میں حسب ضرورت و کفایت جسم کی درستی اور بقا پر مشتمل ہے لہٰذا نباتات سے غذا حاصل کرنے پر اکتفا کر سکتا ہے۔ نباتات نہ پائے تو حیوانات سے غذا حاصل کرے بشرطیکہ نباتات کے بیجوں کو بچا کر رکھے۔ اگر حیوانات کا زیادہ تر انتخاب کرے تو ان کا استحصال ہی نہ

Marfat.com

کر ڈالے۔ وہ اجرام سماویہ سے اس لحاظ سے مشابہ ہے کہ وہ شفاف ہیں، روشن ہیں اور پاکیزہ ہیں اور ان کی حرکت دورانیہ ہے اور اس لحاظ سے کہ وہ اپنے نیچے والوں کو روشنی اور حرارت مہیا کرتے ہیں۔ اور اس لیے کہ ان کا وجود 'واجب الوجود' کا شاہد ہے نیز یہ کہ ان کا تصرف اس کی حکمت سے ہے اور ان کا تحرک اس کی مشیت سے ہے لہٰذا اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا کہ اگر کسی کو حاجت مند، آفت زدہ یا کسی اذیت میں مبتلا دیکھے گا تو حیوان ہو یا نبات، اس کے ازالہ پر قادر ہونے کی صورت میں ضرور ازالہ کرے گا۔ اس طرح اگر اس کی نظر کسی نبات پر پڑتی کہ کسی چیز نے اس سے دھوپ کو روک دیا ہے۔ یا دیگر پودا اس سے الجھا ہوا ہے جس سے اس کے نقصان کا احتمال ہے۔ یا پانی کی نایابی کے باعث اسے نقصان کا اندیشہ ہے تو ازالہ کر دیتا۔ اگر وہ دیکھتا کہ کسی حیوان پر کوئی درندہ حملہ آور ہوا یا وہ کسی تیرانداز کے تیر سے زخمی ہوا یا اسے کانٹا چبھ گیا یا اسے بھوک اور پیاس لاحق ہوگئی تو ہر تکلیف کا ازالہ اپنے ذمہ سمجھتا، اسے کھلاتا اور پلاتا۔

جب وہ دیکھتا کہ کسی حیوان یا نبات کی سیرابی کے لیے بہنے والے پانی میں کوئی روکاٹ ہے تو اس کو دور کر دیتا۔ کواکب کی مشابہت میں اس نے اپنے آپ پر طہارت و نظافت لازم کر لی۔ نیز ان کے ساتھ مشابہت قائم رکھنے کے لیے وہ جزیرہ میں پھرتا رہتا اور اس کے ساحل اور اپنے گھر کے درمیان عام چال یا دوڑ کے ساتھ چکر لگاتا رہتا اور الموجود واجب الوجود کے متعلق غور و فکر کرتا رہتا اور کوشش کرتا کہ حواس بندی اور اپنی ذات کی مرکزیت کے ساتھ عالم محسوسات سے کٹ جائے اور غور و فکر میں ڈوبا رہے۔ حتیٰ کہ اپنے احساسات سے دوری اور اپنے نفس کی روکاوٹوں سے نجات حاصل کر لے تاکہ اس کے لیے الموجود واجب الوجود کے مشاہدے میں آسانی پیدا ہو جائے۔

جہاں تک اللہ کے ساتھ تشبیہ کا تعلق ہے تو حی بن یقظان کی رائے میں ایجابی صفات میں ماسوائے علم کے یہ میسر نہیں۔ اور وہ یہ کہ اس کو پہچانے اور اس کے ساتھ ذرہ بھر شرک نہ کرے۔ مگر صفات سلبی میں جو جسمیت سے مبرا ہوتی ہیں حی نے کوشش کی کہ اپنی جسمانیت

Marfat.com

سے الگ اللہ کے متعلق غور وفکر میں یکسو ہو جائے۔ دن گزرتے گئے اور وہ عالم بے خودی کی طرف بڑھتا گیا اور اپنی ذات کی فنا اور مشاہدہ حق میں یکسوئی اس کا مطلوب بنی رہی۔ حتی کہ یہ مطلوب اس کے لیے آسان ہو گیا اور اس کی ذات مجموعہ ذوات میں گم ہو گئی اور الوحد الحق الموجود ثابت الوجود کے سوا کوئی باقی نہ رہا اور اسے ایسی لذت حاصل ہوئی کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی، نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی بشر کے دل میں اس کا خیال گزرا، حی کا کہنا ہے کہ ایسی حالت ہے کہ اس کا بیان ممکن ہے نہ اس کی تعبیر۔ اور جس نے اس کے بعض کو اپنا حدف بنا لیا اس مرتبہ میں ہے کہ گویا اس نے رنگوں کو چکھنے اور سیاہی (کالک) کے میٹھا یا ترش ہونے کی خواہش کی۔ پھر ابن طفیل حی بن یقظان کی زبان میں فلک اعلیٰ اور دیگر افلاک میں کیے گئے اس مشاہدے کی عجیب وغریب خیالی تصویر پیش کرتا ہے، ایسے کلام میں کہ جس کے متعلق اسے خود اعتراف ہے کہ وہ سمجھ میں نہ آنے والا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں تعبیر کا راستہ تنگ ہے اور الفاظ بے حقیقت تخیل ہیں۔

اس کے بعد ابن طفیل قصہ کے سیاق میں حی بن یقظان کے جزیرے کے قریب دیگر جزیرے کی توصیف کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس جزیرے میں ایسے لوگ ہیں جو ایک نبی (ﷺ) کے دین کے پیروکار ہیں یعنی ملت محمد یہ (علی صاحبها الصلوة والسلام) کے متبعین۔ اس دین جدید کے مومنین میں سے دو نوجوان ابسال اور سلمان نامی تھے۔ انھوں نے اس دین کا فہم حاصل کرنا شروع کر رکھا تھا اور اس کی شریعت سے ماوراء اللہ تعالیٰ کی صفات، ملائکہ اور آخرت کی معلومات میں لگے رہتے۔

ان میں ابسال زیادہ تر باطن کی طرف مائل تھا جبکہ سلمان شریعت کے ظاہر پر عامل، تاویل سے دور تھا۔ ابسال نے شریعت میں واردان اقوال کی بنیاد بر جو عزلت کی ترغیب دیتے ہیں لوگوں سے علیحدگی اختیار کر لی اور سلمان نے ان اقوال کے پیش نظر جو جماعت کی مدارات کی طرف راغب ہیں لوگوں سے میل جول شروع کر دیا یہ اختلاف ان دونوں میں تفریق کا باعث بنا۔ پھر ابسال حی والے جزیرے میں منتقل ہو گیا کہ لوگوں سے الگ عبادت میں منہمک

Marfat.com

ہو جائے وہاں اس کی ملاقات حی سے ہوئی۔ جب حی بن یقظان نے ابسال کی قرأت سنی اور اس کی نماز، تسبیح اور دعا کو دیکھا تو اس نے سمجھ لیا کہ اہل معرفت میں سے ہے اگر چہ اس کے کلام کو نہ سمجھ سکا۔

ابسال نے اسے تمام چیزوں کے نام سکھائے۔ حتی کہ وہ بولنے اور کلام کرنے کے قابل ہو گیا حی نے اپنے نئے دوست کو اپنی زندگی کے واقعات سنائے اور بتایا کہ کس طرح اس نے غور فکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معرفت تک رسائی حاصل کی۔ جب ابسال نے حی سے ذات حق کی تعریف سنی تو اسے کوئی شک نہ رہا کہ وہ سب کچھ شریعت میں وارد ہوا ہے وہی ہے جس کی معرفت حی بن یقظان کو حاصل ہے اور جس کا ادراک اس نے بذریعہ عقل کیا ہے تو اس کے نزدیک معقول اور منقول میں مطابقت ہو گئی اور تاویل کے طریقے اس کے ہاں مزید مقبول ہو گئے اور جب ابسال نے اپنے دوست حی کو وہ کچھ بتایا جو شریعت میں وارد ہوا ہے تو حی نے اس میں اپنے مشاہدے کے خلاف اور بذات خود حاصل کردہ معرفت کے خلاف کچھ نہ پایا، اسے معلوم ہوا کہ جو اس شریعت کو لے کر آیا اور اسے بیان کیا اس نے حق ہی بیان کیا۔ وہ اپنے قول میں سچا ہے اور اپنے رب کی طرف سے رسول ہے۔ چنانچہ وہ اس پر ایمان لایا، اس کی تصدیق کی اور اس کی رسالت کی گواہی دی۔ پھر اس نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے اوامر ونواہی کو سیکھا اور ان کا پورا پورا التزام کیا۔ [1]

مان لیا، اے رب کریم!

تو نے ہمیں اور ہمارے جیسے اربوں انسانوں کو حی بن یقظان جیسی تکلیفوں اور آزمائشوں میں ڈالے بغیر رسول عربی ﷺ کے ذریعے راہ حق دکھائی۔ یہ تیرا اتنا بڑا احسان ہے کہ ہم ساری زندگی سجدہ ریز رہیں تو بھی اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔

---

[1] فلسفہ، سائنس اور قرآن ص 93 تا 100۔

Marfat.com

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

ام معبد نے جس کی ایک جھلک دکھائی اس ہستی کی چند باتیں اور کرتے ہیں ایسی صاحب جمال وکمال ذات جس کے بارے میں خالق کائنات، رب ذوالجلال والاکرام خود فرماتے ہیں اور ہم نے آپ ﷺ کے لیے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رطب اللسان ہیں:

"کان خلقه قرآن"

"آپ ﷺ چلتا پھرتا قرآن تھے"

جہاں خوش تر بہ فیضان محمد ﷺ
دو گیتی زیر احسان محمد ﷺ
نہ زیبد ناقصاں را لب کشائی
ہمہ قرآن درشان محمد ﷺ

(قدر آفاقی)

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است
آبروئے ما زنام مصطفےٰ است
ہر کجا بینی جہان رنگ وبو آنکہ از خاکش بروید آرزو
یا زنور مصطفیٰ اورا بہاست یا ہنوز اندر تلاش مصطفیٰ است

Marfat.com

چار پاسے گھپ انھیرا سی
جگ ڈٹھا نہیں سویرا سی

❀❀❀

چانن کر امبر پاتال گیوں
چوکھیا دیوا بال گیوں

❀❀❀

ہنوز سمجھ نہیں سکا میرا عشق بے ثبات
تو کائنات حسن ہے یا حُسنِ کائنات

❀❀❀

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

❀❀❀

مجھے اپنے رنگ میں رنگ دے
میرے سارے زنگ اتار دے

❀❀❀

نہ پوچھو کیف و مقام و منزل انورحیات
درود پڑھتے ہوئے ہمنوائے خدائے ذوالجلال ہوتے ہیں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاایُّھا المُزَّمِّل

اے مرسل پاکیزہ خو، کس خلق کا پیکر ہے تو
قرآن ہے گویا ہو بہو
کشور کشائے بحرو بر ،احسان ہے تو سر بسر
تو ہر زمان کی آبرو
تو کائنات حسن ہے تیری زکات حسن ہے
یہ آب و گل یہ رنگ و بو
سب رنگ ہیں اک رنگ سے بتلا دیا کس ڈھنگ سے
دل پر بٹھا کر نقش ہو
تھے وہ نجوم اہتدا ، بخت ان کے تھے کتنے رسا
بیٹھے جو تیرے روبرو
روما، حبش،ایران سے سب آکے تیرے ہو گئے
جن کو تھی حق کی جستجو
خوابوں میں آکر مسکرا بیداریوں کو جگمگا
اے آمنہ کے ماہ رو
چہرہ تیرا تکتا رہوں ، تجھ سے تیری باتیں سنوں
رکھتا ہوں میں بھی آرزو
دیکھے دعا باب اثر شام الم کی ہر سحر
مدحت سراہیں موبہ مو

یاایُّھا المُزَّمِّل

Marfat.com

مقام مصطفیٰ

حضرت محمد ﷺ کا مقام واحترام

آپ ﷺ کا مقام تو یہ ہے کہ آپ ﷺ موجودات میں دوسرے اور مخلوقات میں اول نمبر پر ہیں مختصر ترین الفاظ میں اللہ تعالیٰ ربّ العزت نے اپنے بعد بلند ترین مقام آپ ﷺ کو عطا فرمایا۔ کسی بھی انسان کے بس کی یہ بات ہی نہیں کہ آپ ﷺ کے مقام اور علم کی بلندی کا احاطہ کر سکے اور جہاں تک آپ ﷺ کے احترام کا معاملہ ہے ہمیں یہ تعلیم دی گئی کہ آپ ﷺ کو بڑے ادب اور سلیقہ سے پکارا جائے ورنہ اعمال اکارت جاتے ہیں اور پتہ بھی نہیں چلتا۔

آپ ﷺ کا نام سن کر درود شریف پڑھیں (ﷺ) آپ کی کنیت نہ رکھیں۔ آپ ﷺ کی مجلس، آپ ﷺ کی سنت اور حدیث کا احترام بھی لازم ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

﴿ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ﴾

(الاحزاب : 6/33)

The Prophet is closer to the believers than their selves, and his wives are their mothers.

نبی ﷺ زیادہ مقدم ہے اہل ایمان کے لیے ان کی اپنی ذات پر اور نبی ﷺ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں شاہ عبدالقادر لکھتے ہیں۔

”نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کا نائب ہوتا ہے۔ اپنے نفس پر اتنا تصرف اپنا نہیں چلتا جتنا نبی ﷺ کا چلتا ہے۔ دہکتی آگ میں کودنا کفر ہے حرام ہے روا نہیں، نبی حکم دے تو

Marfat.com

فرض ہے۔[1]

سید مودودی تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں:

''نبی ﷺ کا مسلمانوں سے اور مسلمانوں کا نبی سے جو تعلق ہے وہ تو دوسرے تمام انسانی تعلقات سے ایک بالاتر نوعیت رکھتا ہے۔

کوئی رشتہ اس رشتہ سے اور کوئی تعلق اس تعلق سے جو نبی ﷺ اور اہل ایمان کے درمیان ہے ذرہ برابر بھی کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ نبی ﷺ مسلمانوں کے لیے ان کے ماں باپ سے بھی بڑھ کر شفیق و رحیم اور ان کی اپنی ذات سے بھی بڑھ کر خیر خواہ ہیں۔ ان کے ماں باپ اور بیوی بچے ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں ان کے ساتھ خود غرضی برت سکتے ہیں ان کو گمراہ کر سکتے ہیں ان سے غلطیوں کا ارتکاب کرا سکتے ہیں۔ ان کو جہنم میں دھکیل سکتے ہیں۔ مگر نبی ﷺ ان کے حق میں صرف وہی بات کرنے والے ہیں جس میں ان کی حقیقی فلاح ہو، وہ خود اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مار سکتے ہیں، حماقتیں کر اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر سکتے ہیں لیکن نبی ﷺ ان کے لیے وہی کچھ تجویز کریں گے جو حتی لواقع ان کے حق میں نافع ہو جب یہ معاملہ ہے تو حضرت نبی اکرم ﷺ کا بھی مسلمانوں پر یہ حق ہے کہ وہ آپ ﷺ کو اپنے ماں باپ، اولاد اور اپنی جان سے بڑھ کر عزیز رکھیں۔ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ آپ ﷺ سے محبت رکھیں، اپنی رائے پر آپ ﷺ کی رائے کو اور اپنے فیصلے پر آپ ﷺ کے فیصلے کو مقدم رکھیں اور آپ ﷺ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں۔

اسی مضمون کو نبی ﷺ نے اس حدیث میں ارشاد فرمایا۔ جسے بخاری و مسلم نے تھوڑے لفظی اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

''لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین''

''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا، جب تک میں (محمد ﷺ) اس کو اس

[1] موضح القرآن، ف 4۔

Marfat.com

کے ماں باپ اور اولاد اور تمام انسانوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔"

واذ انظرت الی اسرته وجهه
برقت کبرق العارض المتهلل

"جب میں نے اس کے روئے تاباں پر نظر ڈالی تو اس کی شان رخشندگی ایسی تھی جیسے کہ کسی لکۂ ابر میں بجلی کوندرہی ہو۔" (ابو کبیر ھذلی)

رنگ تغزل سے مملو یہ شعر دور جاہلیت کے ایک مشہور شاعر ہذلی کا کہا ہوا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بے تکلفی کے ایک موقعہ پر بڑے لطیف انداز میں حضور ﷺ کو اس کا مصداق ٹھہرایا۔ (محسن انسانیت ص: 81)

اے پناہ من حریم کوئے تو
من بہ امیدے رمیدم سوئے تو

(اقبال)

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا﴾
(بنی اسرائیل: 1)

امامتِ انبیاء

ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ صحیح قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کے جسم مبارک سمیت براق پر سوار کر کے حضرت جبریل علیہ السلام کی معیت میں مسجد حرام سے بیت المقدس تک سیر کرائی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے وہاں نزول فرمایا اور انبیاء کی امامت فرماتے ہوئے نماز پڑھائی اور براق کو مسجد کے دروازے کے حلقے سے باندھ دیا تھا۔[1]

[1] الرحیق المختوم، مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری، ص: 198۔ المکتبہ السلفیہ، لاہور۔

Marfat.com

﴿عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۝﴾ (بنی اسرائیل: 79)

''تمہارے لیے بعید نہیں کہ فائز کردے تمہیں تمہارا رب مقام محمود پر۔''

(ترجمہ سیّد شبیر احمد)

It may Be that your Rabb (Lord) Bless you With Special Grandeure.

شفاعتِ کبریٰ

مقامِ محمود، مقامِ شفاعت ہے جو قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کو عطا کیا جائے گا۔ اسی وجہ سے آپ کو شافع روز جزا بھی کہا جاتا ہے۔ یہ شفاعت پوری نسل آدم کے لیے ہوگی۔

Marfat.com

قرآن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام

﴿ وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴾ (الانبیاء : 107/21)

''اور نہیں بھیجا ہے ہم نے تم کو اے نبیؐ مگر رحمت بنا کر جہاں والوں کے لیے۔''

﴿ وَاَرۡسَلۡنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوۡلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًا ﴾ (النساء : 79/4)

''اور بھیجا ہم نے تم کو (اے محمدؐ) لوگوں کے لیے رسول بنا کر اور کافی ہے اللہ (اس بات پر) گواہ۔''

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ﴾

''نہیں ہیں محمدؐ باپ کسی کے تمہارے مردوں میں سے بلکہ رسول ہیں اللہ کے اور سلسلہ نبوت کی تکمیل کرنے والے ہیں۔'' (الاحزاب : 40/33)

﴿ لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِىۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (الاحزاب : 21/33)

''یقیناً ہے تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ۔''

﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّلَا مُؤۡمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗۤ اَمۡرًا اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهُمُ الۡخِيَرَةُ مِنۡ اَمۡرِهِمۡ ؕ وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيۡنًا ﴾

(الاحزاب : 36/33)

''اور نہیں کسی مومن مرد اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب فیصلہ فرما دے اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا تو باقی رہے ان کے پاس اختیار اپنے معاملات کا۔ اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول کی تو درحقیقت جا پڑا وہ کھلی گمراہی میں۔''

﴿ وَمَآ اٰتٰٮكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ وَمَا نَهٰٮكُمۡ عَنۡهُ فَانۡتَهُوۡا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴾ (الحشر : 7/59)

''اور جو کچھ دے تمہیں رسول سو اسے لے لو اور جس سے روک دے تم کو رسول،

Marfat.com

پس رک جاؤ اور ڈرو اللہ سے، بلاشبہ اللہ بہت سخت ہے سزا دینے میں۔''

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ (النحل : 125/16)

''دعوت دو اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ عمدہ نصیحت کے ساتھ اور مباحثہ کرو لوگوں سے ایسے طریقے سے جو بہترین ہو۔''

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾﴾ (التوبة : 128/9)

''بلاشبہ آیا ہے تمہارے پاس (اے لوگو) ایک رسول تم ہی میں سے ناگوار ہے اس کے لیے ہر وہ بات جو تمہیں تکلیف پہنچائے اور حریص ہے وہ تمہاری بھلائی کا، اور مومنوں پر بڑا شفیق ہے، بے حد مہربان ہے۔''

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿٢١﴾﴾ (الاحزاب : 21/33)

''یقیناً ہے تمہارے لئے رسول کی ذات میں بہترین نمونہ ہر اس شخص کے لئے جو امیدوار ہو اللہ کا اور یوم آخرت کا اور ذکر کرتا رہتا ہو اللہ کا بہت زیادہ۔''

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿١٧٤﴾﴾ (النساء : 174/4)

''آ چکی ہے تمہارے پاس روشن دلیل تمارے رب کی طرف سے اور نازل کی ہے ہم نے تمہاری طرف روشنی، جو صاف راہ دکھاتی ہے۔''

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٥٦﴾﴾ (الاحزاب : 56/33)

''بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی ؐ پر، اے لوگو جو ایمان لائے درود بھیجو ان پر، اور خوب سلام بھیجا کرو۔''

Marfat.com

اس عظمت کی کون کرے ترجمانی

سید ابوالحسن علی ندوی اپنی معروف کتاب ''المرتضی کرم اللہ وجہہ'' میں حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کے ضمن میں لکھتے ہیں:

''اگر پہلے ہی خلیفہ کا انتخاب بنو ہاشم کے خاندان سے ہوتا، جس کی بلاشبہ ان کے اندر اہلیت تھی اور ان کے متعلق لوگوں کا گمان بھی تھا، تو اس کا نتیجہ ہوتا کہ بنو ہاشم کی دینی روحانی پیشوائی کے ساتھ ایک دنیاوی سلطنت بھی قائم ہو جاتی اور اسلام میں بھی ایک پاپائیت Priest Hood وجود میں آتی، جیسا کہ عیسائیوں میں Clergy کا نظام اور سلسلہ تھا۔ اس کے بھی وہی تلخ نتائج اور مضر اثرات امت مسلمہ اور مسلم معاشرہ میں ظاہر ہو کر رہتے، جن کی نظیر مسیحی پاپائیت، مجوسی اور برہمنی پیشوائیت میں ملتی ہے۔ فکری راہنمائی، روحانی سیادت، استبدادی حکومت (ڈکٹیٹرشپ) خودرائی اور اقتصادی استحصال ایک گھرانہ میں مرکوز و مجتمع ہوتے اور آنے والی نسلیں اس لحاظ سے ان کی حکومت و سیادت کو تسلیم کرتیں کہ یہ لوگ عام انسانی سطح سے بلند اور مافوق البشر انسان ہیں۔ جو لوگوں کے مال و دولت اور نذر و پیشکش کی بنیاد پر دادِ عیش دیتے اور انہیں کے سہارے زندگی گزارتے ہیں۔ یہ بات قطعاً اس روح و مقصد کے منافی ہوتی، جس کے تحت رسول اللہ ﷺ نے بنو ہاشم کے لیے زکوۃ کے قبول کرنے کا پُر منفعت، دروازہ بند کر دیا اور ان کو مفت خوری اور تن آسانی سے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا۔'' [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو آپؐ کی ازواج نے چاہا کہ حضرت عثمانؓ کو حضرت ابوبکرؓ کے پاس بھیج کر اپنی میراث طلب کریں، اس پر حضرت عائشہؓ نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم وارث نہیں بناتے،

---

[1] ص:129۔

Marfat.com

جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ درحقیقت یہی بات رسول اللہ ﷺ کے شایانِ شان تھی اور آپؐ کے عمل کے عین مطابق تھی، آپؐ نے ہمیشہ جہاں خطرات کے مواقع آئے یا جان دینے یا قربانی کی ضرورت ہوئی اپنے افراد خاندان اور بنی ہاشم کے افراد کو آگے بڑھا دیا اور جہاں حصول منفعت کا موقع آیا وہاں آپؐ نے ان کو پیچھے کر دیا۔ بدر کے معرکہ میں عرب کے سخت ترین جنگجو اور بہادر افراد کے مقابلہ کے لیے سب سے پہلے آپؐ نے جن کو آگے کیا وہ حمزہ، علی اور عبیدہ تھے۔ آنحضرت ﷺ کے عہد پاک سے لے کر آج تک آمدنی کا جو سب سے بڑا ذریعہ امت اسلامیہ میں موجود ہے، زکوٰۃ ہے۔ جس کو آپؐ نے آل ہاشم اور سادات کے لیے ہمیشہ کے لیے مسدود کر دیا، حالانکہ یہ وہ ذریعہ آمدنی ہے جو ایک چشمہ جاری کی طرح آج تک رواں دواں ہے اور رہے گا۔

حجۃ الوداع کے موقع پر جب سودی قرضوں کو کالعدم قرار دیا تو سب سے پہلے اپنے چچا عباسؓ بن عبدالمطلبؓ کے سودی قرضوں کو کالعدم قرار دیا اور جو خون بہا معاف کیا تو سب سے پہلے اپنے خانوادۂ بنی ہاشم کے فرزند، اپنے بھتیجے ابن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب کا خون بہا کالعدم قرار دیا۔ [1]

واحسن منك لم ترقط عيني
واجمل منك لم تلد النسا

''آپؐ جیسا حسین آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی عورت نے آپؐ جیسا خوبصورت بچہ پیدا ہی نہیں کیا۔''

خلقت مبرا من كل عيب
كانك خلقت كما تشاء

''آپؐ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں۔ گویا کہ آپؐ کو ایسا پیدا کیا گیا جس طرح آپ چاہتے تھے۔'' (حسان بن ثابتؓ)

[1] المرتضیٰ، ص: 134۔

Marfat.com

فان فضل رسول اللہ لیس لہ
حد فیعرب عنہ ناطق بفہ
فمبلغ العلم فیہ انہ بشر
وانہ خیر خلق اللہ کلھم ❶

''اللہ کے رسول ؐ کی فضیلتوں کی کوئی حد نہیں اور اس کا حق کوئی بولنے والی زبان ادا نہیں کرسکتی۔ آپ ؐ کی ذات کے بارے میں علم کی رسائی یہیں تک ہے کہ آپ ؐ ایک بشر ہیں اور اللہ کی تمام مخلوق سے بہتر ہیں''

آپ ﷺ کی زبان مبارک سے قرآن مجید نے یہ اعلان کیا:

﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ﴾ (یونس : 16/10)

''تو (اے قریشیو) میں اس (دعویٰ نبوت) سے پہلے تمہارے درمیان ایک عمر رہا ہوں، کیا تم نہیں سمجھتے؟''

اس آیت میں، درحقیقت وحی الٰہی نے خود اپنے پیغمبر کی سوانح عمری اور سیرت کو اس کی نبوت کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ ❷

---

❶ قصیدہ بردہ (امام البوصیری)

❷ علامہ سید سلیمان ندوی، خطبات مدارس ص 14، 15 طارق اکیڈمی فیصل آباد۔

Marfat.com

مقابل کوئی نہیں

زندہ کتاب، قرآن مجید کا چیلنج کوئی قبول نہیں کرسکتا، کوئی ایسی کتاب تو الگ، ایسی کوئی ایک سورت بھی نہیں بنا سکتا، لاسکتا۔

اسی طرح حضور اکرم ﷺ جیسی مکمل اور آئیڈیل شخصیت کوئی نہیں لائی جاسکتی، جس کی زندگی کا ہر لمحہ محفوظ ہو اور جس کی سیرت سے ہر شعبۂ زندگی میں راہنمائی لی جاسکتی ہو۔

حدیث دنیا کا وہ علم ہے جو ادنیٰ اور کم درجے میں بھی دنیا کی کسی قوم کے پاس نہیں ہے۔ دنیا کی کسی بھی قوم کا تاریخی ذخیرہ اسناد کا وہ معیار پیش نہیں کرتا۔ جس کا ثبوت حدیث کی کتابوں میں دیا گیا ہے۔ اسلام کی حفاظت کے لیے آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال اور سیرت و کردار کو ہمیشہ کے لیے بے کم و کاست محفوظ کر دینے کا جو کارنامہ مسلمانوں نے فن روایت کی تحقیق و ترتیب اور تہذیب کے ذریعے انجام دیا ہے۔ وہ ایسا مہتم بالشان بے مثال اور کمال فہم و درایت کا شاہکار ہے جس کی مثال کسی قوم میں نہیں ملتی۔ اس فن کے موجد بھی مسلمان تھے اور خاتم بھی ان کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔

اسی طرح وہ زندہ کتاب اور وہ زندہ سیرت، صرف ایک ہی شخصیت کو دی جاسکتی تھی جسے خاتم الانبیاء اور خاتم الرسل بنایا جانا تھا۔ تکمیل دین اور ختم نبوت لازم و ملزوم ہیں۔ [1]

”یہ وقت تھا جب تمام دنیا اور تمام انسانی قوموں کے لیے ایک پیغمبر یعنی حضرت محمد ﷺ کو عرب کی سرزمین میں پیدا کیا گیا اور ان کو اسلام کی پوری تعلیم اور مکمل قانون دے کر اس خدمت پر مامور کیا گیا کہ اسے جہان میں پھیلا دیں۔

[1] سید مودودی، سیرت سرور عالم ج 1، ص 172 پر رقم طراز ہیں۔

Marfat.com

خوب سمجھ لیجئے کہ اس زمانہ میں اسلام کا سچا اور سیدھا راستہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ محمد ﷺ کی تعلیم اور قرآن مجید کے سوانہیں ہے۔ محمد ﷺ تمام نوعِ انسانی کے لیے خدا کے پیغمبر ہیں۔ ان پر پیغمبری کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ اللہ تعالی انسان کو جس قدر ہدایت دینا چاہتا تھا وہ سب کی سب اس نے اپنے آخری پیغمبر کے ذریعے بھیج دی۔ اب جو شخص حق کا طالب ہو اور خدا کا مسلم بندہ بننا چاہتا ہو اس پر لازم ہے کہ خدا کے آخری پیغمبر پر ایمان لائے۔ جو کچھ تعلیم انہوں نے دی ہے اس کو مانے اور جو طریقہ انہوں نے بتایا ہے اس کی پیروی کرے۔

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ختم نبوت پر دلائل:

پیغمبری کی حقیقت کو جو شخص بھی سمجھتا ہو اس کے لیے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ پیغمبر روز روز پیدا نہیں ہوتے، نہ یہ ضروری ہے کہ ہر قوم کے لیے ہر وقت ایک پیغمبر ہو۔

پیغمبر کی زندگی دراصل اس کی تعلیم وہدایت کی زندگی ہے جب تک اس کی تعلیم اور ہدایت زندہ ہے اس وقت تک گویا وہ خود زندہ ہے۔ پچھلے پیغمبروں کا دور ختم ہو گیا۔ کیونکہ جو تعلیم انہوں نے دی تھی دنیا نے اس کو بدل ڈالا۔ جو کتابیں وہ لائے تھے ان میں سے ایک بھی آج اپنی اصل صورت میں موجود نہیں۔ خود ان کے پیرو بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ہمارے پاس پیغمبروں کی دی ہوئی اصلی کتابیں موجود ہیں۔ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی سیرتوں کو بھی بھلا دیا۔ پچھلے پیغمبروں میں سے کسی ایک کے بھی صحیح اور معتبر حالات آج کہیں نہیں ملتے۔ یہ بھی یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کس زمانہ میں پیدا ہوئے؟ کہاں پیدا ہوئے؟ کیا کام کیے انہوں نے؟ کس طرح زندگی بسر کی؟ کن باتوں کی تعلیم دی؟ اور کن باتوں سے روکا؟ مگر محمد ﷺ کا دور نبوت جاری ہے کیونکہ ان کی تعلیم وہدایت زندہ ہے۔ جو قرآن مجید انہوں نے دیا تھا وہ اپنے اصلی الفاظ کے ساتھ موجود ہے اس میں ایک حرف، ایک نقطہ، ایک زیر وزبر کا بھی فرق نہیں آیا۔ ان کی زندگی کے حالات، ان کے اقوال، ان کے افعال، سب کے سب محفوظ ہیں۔

Marfat.com

اور تیرہ سو برس سے زیادہ مدت گزرنے کے بعد بھی تاریخ میں ان کا نقشہ ایسا صاف نظر آتا ہے کہ گویا ہم خود آنحضرت ﷺ کو دیکھ رہے ہیں۔ دنیا کے کسی بھی شخص کی زندگی اتنی محفوظ نہیں جتنی آنحضرت ﷺ کی زندگی محفوظ ہے۔

☆ یاد رہے اب آنحضرت ﷺ کا اور ہمارا فاصلہ تقریباً ساڑھے چودہ سو سال ہونے کو ہے۔ ہم اپنی زندگی کے ہر معاملہ میں ہر وقت آنحضرت ﷺ کی زندگی سے سبق لے سکتے ہیں۔ یہی اس بات کی دلیل ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی دوسرے پیغمبر کی ضرورت نہیں۔

ایک پیغمبر کے بعد دوسرا پیغمبر آنے کی صرف تین ہی وجہیں ہو سکتی ہیں۔

1: یا تو پچھلے پیغمبر کی تعلیم و ہدایت مٹ گئی ہو اور اس کو پھر پیش کرنے کی ضرورت ہو۔

2: یا پہلے پیغمبر کی تعلیم مکمل نہ ہو اور اس میں ترمیم یا اضافہ کی ضرورت ہو۔

3: یا پہلے پیغمبر کی تعلیم ایک خاص قوم تک محدود ہو اور دوسری قوم یا قوموں کے لیے ایک الگ پیغمبر کی ضرورت ہو۔

یہ تینوں وجہیں اب باقی نہیں ہیں۔

1: حضرت محمد ﷺ کی تعلیم و ہدایت زندہ ہے اور وہ ذرائع پوری طرح محفوظ ہیں جن سے ہر وقت یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ حضورؐ کا دین کیا تھا کیا ہدایت لے کر آپؐ آئے تھے، کس طریقِ زندگی کو آپؐ نے رائج کیا اور کن طریقوں کو آپؐ نے مٹانے اور بند کرنے کی کوشش فرمائی۔ پس جب آپؐ کی تعلیم و ہدایت مٹی نہیں تو اس کو از سر نو پیش کرنے کے لیے کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

2: آنحضرت ﷺ کے ذریعے دنیا کو اسلام کی مکمل تعلیم دی جا چکی ہے۔ اب نہ ان میں کچھ گھٹانے بڑھانے کی ضرورت ہے اور نہ کوئی ایسا نقص باقی رہ گیا ہے جس کی تکمیل کے لیے کسی نبی کے آنے کی حاجت ہو۔ لہٰذا دوسری وجہ بھی دور ہو گئی۔

3: آنحضرت ﷺ کسی خاص قوم کے لیے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لیے نبی بھیجے گئے ہیں۔ اور تمام انسانوں کے لیے آپؐ کی تعلیم کافی ہے۔ لہٰذا اب کسی خاص قوم کے لیے الگ نبی

Marfat.com

آنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔اس طرح تیسری وجہ بھی دور ہو گئی۔

اسی بنا پر آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے، یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کر دینے والا۔ اب دنیا کی کو کسی دوسرے نبی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو آنحضرت ﷺ کے طریقہ پر خود چلیں اور دوسروں کو چلائیں۔ آپؐ کی تعلیمات کو سمجھیں، ان پر عمل کریں اور دنیا میں اس قانون کی حکومت قائم کریں جس کو لے کر آنحضرت ﷺ تشریف لائے تھے۔

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾

(الاحزاب : 40/33)

''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں۔''

Marfat.com

تو تنہا داری

حسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

صحرائے عرب کا یہ امی بادیہ نشین جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا۔ دراصل دورِ جدید کا بانی اور تمام دنیا کا سردار لیڈر ''سرورِ عالم'' ہے وہ صرف انہی کا لیڈر نہیں ہے جو اس کو لیڈر مانتے ہیں بلکہ ان کا بھی لیڈر ہے جو اس کو نہیں مانتے۔ ان کو اس امر کا احساس تک نہیں کہ جس کے خلاف وہ زبان کھولتے ہیں اس کی رہنمائی کس طرح ان کے خیالات میں، ان کے اصول قیادت اور قوانین عمل میں اور ان کے عصر جدید کی روح میں پیوست ہوگئی ہے۔ یہی وہ شخص ہے جس نے دنیا کے تصورات کا رُخ وہمیت، عجائب پرستی اور رہبانیت کی طرف سے ہٹا کر عقلیت، حقیقت پسندی اور متقیانہ دنیاداری کی طرف پھیر دیا۔ اس محسوس معجزے مانگنے والی دنیا میں عقلی معجزوں کو سمجھنے اور انہی کو معیارِ صداقت ماننے کا مذاق پیدا کیا۔ اس نے خرقِ عادات میں خدا کی خدائی کے آثار ڈھونڈنے والوں کی آنکھیں کھولیں اور انہیں آثارِ فطرت (Natural Phenomena) میں خدا کی نشانیاں دیکھنے کا خوگر بنایا۔ اس نے خیالی گھوڑے دوڑانے والوں کو قیاس آرائی (Speculation) سے ہٹا کر تعقل، اور تفکر، مشاہدہ اور تحقیق کے راستے پر لگایا۔ اس نے عقل اور حس کے امتیازی حدود انسان کو بتائے۔ مادیت اور روحانیت میں مناسبت پیدا کی۔ دین سے علم و عمل کا اور علم و عمل سے دین کا رابطہ قائم کیا۔ مذہبیت کی طاقت سے سائنٹیفک اسپرٹ اور سائنٹفک اسپرٹ سے صحیح مذہب پیدا کی۔ [1]

[1] سیرت سرورِ عالم، ابوالاعلیٰ مودودی، ص 114 تا 120۔

Marfat.com

نہ ہماری بزمِ خیال میں:

ابتدا سے لے کراب تک بڑے بڑے تاریخی انسان جن کو دنیا اکابر (Heros) میں شمار کرتی ہے جب اس کے مقابلے میں لائے جاتے ہیں تو اس کے آگے بونے نظر آتے ہیں۔ دنیا کے اکابر میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کے کمال کی چمک دمک انسانی زندگی کے ایک یا دو شعبوں سے آگے بڑھ سکی ہو۔ کوئی نظریات کا بادشاہ ہے مگر عملی قوت نہیں رکھتا۔ کوئی عمل کا پتلا ہے مگر فکر میں کمزور ہے، کسی کے کمالات سیاسی تدبیر تک محدود ہیں، کوئی شخص فوجی ذہانت کا مظہر ہے، کسی کی نظر اجتماعی زندگی کے ایک پہلو پر اتنی گہری جمی ہے کہ دوسرے پہلو اوجھل ہو گئے۔ کسی نے معیشت و سیاست کو لیا تو اخلاق روحانیت کو نظر انداز کر دیا، غرض تاریخ میں ہر طرف یک رخے، ہیرو ہی نظر آتے ہیں مگر تنہا یہی ایک شخصیت ایسی ہے جس میں تمام کمالات جمع ہیں۔ وہ خود ہی فلسفی اور حکیم بھی ہے، خود ہی اپنے فلسفہ کو عملی زندگی میں نافذ کرنے والا بھی، وہ سیاسی مدبر بھی ہے فوجی لیڈر بھی ہے واضع قانون بھی ہے معلم اخلاق بھی ہے۔ مذہبی اور روحانی پیشوا بھی ہے۔

اس کی نظر انسان کی پوری زندگی پر پھیلتی ہے اور چھوٹی چھوٹی تفصیلات تک جاتی ہے کھانے پینے کے آداب اور جسم کی صفائی کے طریقوں سے لے کر بین الاقوامی تعلقات تک ایک ایک چیز کے متعلق وہ احکام و ہدایات دیتا ہے اپنے نظریات کے مطابق ایک تہذیب وجود میں لا کر دکھاتا ہے۔ اور زندگی کے تمام پہلوؤں میں ایسا صحیح توازن قائم کرتا ہے کہ افراط و تفریط کا کہیں نشان تک نظر نہیں آتا۔ کیا اس جامعیت کا کوئی دوسرا شخص تمہاری نظر میں ہے؟؟

وہ زمان و مکان کی قیود سے آزاد ہے اس کی نظر وقت اور حالات کی بندشوں کو توڑتی ہوئی صدیوں اور ہزاروں (Milleniums) کے پردوں کو چاک کرتی ہوئی آگے بڑھتی ہے۔ وہ انسان کو ہر زمانے اور ہر ماحول میں دیکھتا ہے اور اس کی زندگی کے لیے ایسی اخلاقی و عملی ہدایات دیتا ہے جو ہر حال میں یکساں مناسبت کے ساتھ ٹھیک بیٹھتی ہیں، وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے جن کو تاریخ نے پرانا کر دیا ہے جن کی تعریف ہم صرف اس حیثیت سے کر سکتے

Marfat.com

ہیں کہ اپنے زمانے کے اچھے راہنما تھے۔ سب سے الگ اور سب سے ممتاز وہ انسانیت کا ایسا راہنما ہے جو تاریخ کے ساتھ حرکت (March) کرتا ہے اور ہر دور میں ویسا ہی جدید (Modren) نظر آتا ہے جیسا اس سے پہلے دور کے لیے تھا۔ تم جن لوگوں کو فیاضی کے ساتھ تاریخ بنانے والے (Makers of history) کا لقب دیتے ہوئے وہ حقیقت میں تاریخ کے بنائے ہوئے (Creatures of History) ہیں۔ دراصل تاریخ بنانے والا انسانی تاریخ میں صرف یہی ایک شخص ہے۔ [1]

رخِ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں نہ دوکان آئینہ ساز میں

ڈاکٹر ابو خلیل شوقی اپنی کتاب اٹلس سیرتِ نبوی میں لکھتے ہیں:

''ہم ایسی شخصیت پر گفتگو کر رہے ہیں۔ جو صورت کے لحاظ سے کامل ترین تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی عقل کامل وافر تھی، انتہائی ذہین تھے، حواس قوی اور مضبوط تھے، زبانِ مبارک فصیح تھی، آپؐ کی سکنات وحرکات معتدل تھیں، عادات و خصائل خوبصورت تھیں، بہت حلیم و بردبار تھے، قدرت رکھنے کے باوجود درگزر فرماتے تھے، انتہائی صابر، سخی اور باحیا تھے، شجاعت، جود وسخا اور شرافت کے پیکر تھے، خالص محبت فرمانے والے ہر ایک کی خیر خواہی کرنے والے، بہترین سلوک رکھنے والے، تمام مخلوقات کے ساتھ محبت و شفقت کے ساتھ پیش آنے والے، لوگوں کے ایمان کی خواہش رکھنے والے، باوفا، سابقہ تعلقات کا لحاظ رکھنے والے، انتہائی بلند مرتبہ ہونے کے باوجود تواضع کے پیکر، انتہائی انصاف پسند، امانت دار، پاکباز، باوقار، اعلیٰ جوانمرد تھے، سچی زبان والے، خوبصورت انداز والے، دنیا سے بے رغبت، اللہ سے ڈرنے والے، اس کے فرمانبردار ڈٹ کر عبادت کرنے والے، اس کے شکر گزار اور ہر وقت اس کی طرف رجوع کرنے والے، اللہ کا حق خوب ادا کرنے والے، سچا اور سُچا یقین رکھنے والے، اپنے پروردگار پر توکل اور بھروسہ رکھنے والے، اور اس سے بھرپور محبت

[1] سیرت سرورِ عالم، ص 116 تا 120۔

Marfat.com

کرنے والے اور تمام اخلاق وفضائل کے جامع تھے۔ آپ ﷺ کا خلق قرآن کی سچی تصویر تھا۔ اللہ کی رضا پر راضی رہنے والے تھے اور جہاں اللہ ناراض ہوتا تھا وہاں آپ ﷺ بھی ناراض ہو جایا کرتے تھے۔

1: حضرت موسیٰ جیسے اولوالعزم نبی کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے کہا:

﴿ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴾ (طٰہٰ : 84/20)

''رب کریم! میں تیرے پاس جلدی جلدی آیا تا کہ تو مجھ سے راضی ہو جائے۔''

جب کہ قرآن مجید حضرت محمد ﷺ کے بارے میں یوں مدح سرا ہے:

﴿ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴾ (الضحیٰ : 5/93)

''تیرا رب تجھے اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔''

دونوں کا فرق واضح ہے۔

جذبات کے بجائے عقل سے خطاب کرنے والا پیغام

یہ پیغام تعصب اور جبر و اکراہ سے پاک، انتہائی واضح ہے، اسرار و رموز کی بھول بھلیوں میں نہیں ڈالتا۔ یہ عقل پر پابندی لگاتا ہے نہ سوچ و بچار سے بے بہرہ کرتا ہے۔ سچا دین وہی ہے جو عقل انسانی کے دوش بدوش چلے۔ یاد رہے کہ عقل کی غذا علم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴾ (الرعد : 4/13)

''بلاشبہ اس قرآن میں سوچ بچار کرنے والوں کے لیے واضح نشانیاں ہیں۔''

اسی کے بابت مزید فرمایا ہے:

﴿ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ (الرعد : 30/30)

''ہم عقل استعمال کرنے والوں کے لیے آیات کو وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔''

یہ ایسا عقیدہ ہے جو عقل سلیم کو مخاطب کرتا ہے۔ یہ عقیدہ دراصل عقل استعمال کرنے والوں، سوچ بچار کرنے والوں، تدبر و تفکر کرنے والوں، عقل مند اور ذہین لوگوں کا ہے۔ اگر

Marfat.com

قرآن مجید آج یا کل کسی قاضی کو تلاش کر لے کہ وہ وحی الٰہی کے مطابق فیصلہ کرے تو اس کا مرجع عقل ہی ہوگا۔ اگر قرآن مجید کسی سے بحث کرے گا تو عقل کے مطابق ہی کرے گا۔ اگر ناراض ہوگا تو عقل سے بے بہرہ لوگوں ہی سے ناراض ہوگا اور اگر راضی ہوگا تو عقلمندوں ہی سے راضی ہوگا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مذکور ہے:

﴿قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۶﴾﴾ (القصص : 16/28)

''کہا: میرے پروردگار! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، لہٰذا مجھے معاف فرمادے، اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمایا۔ بلاشبہ وہ غفور ورحیم ہے۔''

جبکہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں فرمایا:

﴿اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ۙ﴿۱﴾ ...... وَیَهۡدِیَكَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ۙ﴿۲﴾﴾

(الفتح : 1/48، 2)

''ہم نے آپ کو واضح فتح فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمائے، اپنی نعمت آپ پر مکمل فرمائی اور آپ کو صراط مستقیم پر قائم رکھا۔'' دونوں میں واضح فرق ہے۔''

2: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے:

﴿قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ ﴿۲۵﴾ ۙ﴾ (طٰہٰ : 25/20)

''موسیٰؑ نے عرض کیا پروردگار، میرا سینہ کھول دے''

جبکہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں قرآن یوں گوہرافشاں ہے:

﴿اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ۙ﴿۱﴾﴾ (انشراح : 1)

''(اے نبیؐ) کیا ہم نے تمہارا سینہ تمہارے لیے کھول نہیں دیا؟''

دونوں مقامات میں فرق روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

Marfat.com

3: حضرت موسیٰ کے بارے میں یوں آیا ہے کہ انہوں نے کہا:

﴿ وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴾ (طٰہٰ : 26/20)

"اے اللہ! اور میرے لیے کام آسان فرما۔"

جبکہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یوں ارشاد ہے:

﴿ وَ نُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴾ (الاعلیٰ : 8/87)

اور ہم آپ کے لیے آسانی مہیا کریں گے۔"

فرق خود ہی دیکھ لیجیے۔

4: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب رحیم سے زمین پر کلام کیا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَ نَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَ قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴾ (مریم : 52/19)

"ہم نے اُس کو طور کے داہنی جانب سے پکارا اور راز کی گفتگو سے اس کو تقرب عطا کیا۔"

﴿ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (القصص : 30/28)

"وہاں پہنچا تو وادی کے داہنے کنارے پر مبارک خطے میں ایک درخت سے پکارا گیا کہ اے موسیٰ، میں ہی اللہ ہوں، سارے جہان والوں کا مالک"

اور رسول اللہ ﷺ، نسل آدم کے سردار، ہادیٔ عالم نے اپنے رب تعالیٰ سے آسمانوں پر کلام کیا۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴾ (النجم : 5/53۔ 11)

"اُسے زبردست قوت والے نے تعلیم دی ہے۔ جو بڑا صاحب حکمت ہے۔ وہ سامنے آ کھڑا ہوا جبکہ وہ بالائی افق پر تھا۔ پھر قریب آیا اور اوپر معلق ہو گیا۔ یہاں

Marfat.com

تک کہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے کچھ کم فاصلہ رہ گیا۔ تب اُس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو وحی بھی اُسے پہنچانی تھی۔ نظر نے جو کچھ دیکھا، دل نے اُس میں جھوٹ نہ ملایا۔''

5: حضرت موسیٰ کو صرف ان کی قوم بنی اسرائیل اور اس وقت کے ظالم حکمران فرعون اور ا کے درباریوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ موسیؑ نے ظالم فرعون سے کہا:

﴿ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ﴾ (طٰہٰ : 47/20)

''بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے اور ان کو تکلیفیں نہ دے۔''

اور مزید فرمایا:

﴿ وَءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ وَجَعَلْنَٰهُ هُدًى لِّبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ أَلَّا تَتَّخِذُوا۟ مِن دُونِي وَكِيلًا ﴾ (الاسراء : 2/17)

''ہم نے اِس سے پہلے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی اور اُسے بنی اسرائیل کے لیے ذریعہ ہدایت بنایا تھا، اِس تاکید کے ساتھ کہ میرے سوا کسی کو اپنا وکیل نہ بنانا۔''

جبکہ نبی الصادق الامین ﷺ کو سب لوگوں کے لیے رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ﴾ (سبا : 28/34)

''اور (اے نبیؐ،) ہم نے تم کو تمام ہی انسانوں کے لیے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَٰلَمِينَ ۝ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُۥ بَعْدَ حِينٍۭ ۝ ﴾

(ص : 87/38، 88)

''یہ تو ایک نصیحت ہے تمام جہان والوں کے لیے۔ اور تھوڑی مدت ہی گزرے گی کہ تمہیں اس کا حال خود معلوم ہو جائے گا۔''

Marfat.com

مزید ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾ (الانبیاء : 3/21)

''اے محمدؐ، ہم نے جو تم کو بھیجا ہے تو یہ دراصل دنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے۔''

نیز ارشاد فرمایا:

﴿ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ﴾ (الاعراف : 158/7)

''اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔''

دونوں مقامات کے درمیان مشرق و مغرب کا فرق ہے۔

6: حضرت موسیٰ کے بارے میں فرمان ہے:

﴿ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ﴾ (طٰہٰ : 39/20)

''میں نے اپنی طرف سے محبت تجھ پر ڈال دی تا کہ تیری پرورش میری نگرانی میں ہو۔''

اور حضرت محمد ﷺ کے بارے میں فرمایا:

﴿ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا ﴾ (الطور : 48/52)

''اپنے رب کے حکم پر کاربند رہیے، آپ ہر لمحے ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔''

ان الفاظ میں استغراق پایا جاتا ہے جیسا کہ ترجمہ سے واضح ہے۔ لہٰذا دونوں مقامات میں بہت فرق ہے۔

7: رؤف اور رحیم اللہ تعالی کے صفاتی نام ہیں۔ قرآن مجید میں کئی دفعہ ان کا ذکر ہے۔ مگر سورۃ توبہ میں یہ دو وصف رسول اللہ ﷺ کے بابت فرمائے گئے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (التوبۃ : 128/9)

''دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے، تمہارا

Marfat.com

نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔''

گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے اسمائے حسنیٰ میں سے یہ دو نام آپ ﷺ کو عطا فرما دیے ہیں۔

کسی شخص کی زندگی میں اس کی زندگی کی قسم اٹھانا، اس زندگی کے عظیم الشان ہونے کا ثبوت ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ زندگی قسم اٹھانے والے کے نزدیک بہت پیاری اور بلند ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ کی زندگی واقعتاً اس قابل ہے کہ اس کی قسم اٹھائی جاتی کیونکہ وہ نہ صرف عربوں بلکہ تمام جہانوں کے لیے مبارک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴾ (الحجر : 72/15)

''تیری حیاتِ طیبہ کی قسم! یہ لوگ اپنی مدہوشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔''

8: قرآن مجید میں حبیبِ اعظم ﷺ کو انتہائی پیارے الفاظ سے خطاب فرمایا گیا ہے۔ مثلاً:

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ، يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ، يَاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اور يَاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ [1]

[1] اٹلس سیرت نبوی، تالیف ڈاکٹر شوقی ابو خلیل، ص: 22۔

Marfat.com

علامہ اقبال کا خراج تحسین

پہلا خطبہ:

یہ کائنات جس میں ہم رہتے ہیں اس کی نوعیت کیا ہے اور ترکیب کیا ہے؟ کیا اس کی ساخت میں کوئی دوامی عنصر موجود ہے؟ ہمیں اس سے کیا تعلق ہے اور اس میں ہمارا مقام کیا ہے؟ باعتبار اس مقام کے ہمارا طرز عمل کیا ہونا چاہیے؟ یہ سوالات ہیں جو مذاہب، فلسفہ اور اعلیٰ شاعری میں مشترک ہیں۔

لیکن شاعرانہ واردات سے جو علم حاصل ہوتا ہے انفرادی ہوتا ہے یعنی اس شخص سے مختص جس پر یہ واردات طاری ہوں وہ تمثیلی ہوگا، مبہم اور غیر قطعی۔ البتہ مذہب کے مدارج عالیہ شاعری سے بلند ترین ہیں۔ وہ فرد سے جماعت کی طرف بڑھتا اور حقیقت مطلقہ کے بارے میں ایک ایسی روش اختیار کرتا ہے جو حدود انسانی سے ٹکراتی اور اس کے دعاوی کو وسعت دیتی ہے وہ ہمیں توقع دلاتا ہے کہ ذات الٰہیہ مطلق کا بلا واسطہ لقا ممکن ہے۔ [1]

"قرآن کا حقیقی مقصد تو یہ ہے کہ انسان اپنے اندر ان گوناگوں روابط کا ایک اعلیٰ اور برتر شعور پیدا کرے جو اس کے اور کائنات کے درمیان قائم ہیں۔ قرآنی تعلیمات کا یہی وہ بنیادی پہلو ہے جس کے پیش نظر گوئٹے نے بہ اعتبار ایک تعلیمی قوت اسلام پر من حیث الکل تبصرہ کرتے ہوئے ایکرمن (Eckerman) سے کہا تھا" تم نے دیکھا اس تعلیم میں کوئی خامی نہیں۔ ہمارا کوئی نظام اور ہم پر ہی کیا موقوف ہے کوئی بھی انسان اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔" [2]

دراصل اسلام کا مسئلہ ان دو قوتوں کا پیدا کردہ ہے جو باہم دگر متصادم بھی ہیں اور متجاذب

---

[1] علامہ اقبال، تشکیل جدید الٰہیات۔

[2] ص:13۔

Marfat.com

بھی اور جن کی نمائندگی گویا مذہب اور تمدن سے ہوتی ہے۔

Allama Muhammad Iqbal-Tributes

Leacture 7

IS RELIGION POSSIBLE

Muhammad, we are told, was a psychopath. Well, if a psychopath has the power to give a fresh direction to the course of human history, it is a point of the highest psychological interest to search his original experience which has turned slaves into leaders of men, and has inspired the conduct and shaped the career of whole races of mankind. Judging from the various types of activity that emanated from the movement initiated by the prophet of Islam, has spiritual tention and the kind of behaviour which issued from it, cannot be regarded as a response to a mere fantasy inside his brain. It is impossible to understand, new organizatoins, new starting points. If we look at the matter from the stand point of anthropology it appears that a psychopath is as important factor in the economy of humanity's social organizatoins. His way is not classify facts and discover causes he thinks in terms of life and movment with a veiw to create new patteren of behaviour for mankind. No doubt he has pitfalls and illusions just as the scientist who relies on sense-experience has his pitfalls and illusions. A careful study of his method, however, shows that he is not less alter than the scientist in the matter of eliminating the alloy of illusion from his experience.

"The reconstruction of Religious thought in Islam."

Marfat.com

علامہ اقبال کا خراج عقیدت

علامہ اقبال اپنے مشہور عالم لیکچرز (کے) ساتویں لیکچر میں کیا مذہب ممکن ہے؟
میں رقم طراز ہیں:

'محمد، ہمیں بتایا جاتا ہے ایک نفسیاتی مریض تھے۔

اچھا! اگر ایک نفسیاتی مریض اتنا باصلاحیت ہو کہ انسانی معاشرت کو تازہ رخ دے سکے انسانی تاریخ کا دھارا بدل سکے تو یہ نکتہ انسانی نفسیات کی بلندترین دلچسپی کا حامل ہوگا، کہ اس کے اصلی تجربات پر تحقیق و جانکاری کی جائے۔ اس کے تجربات سے آگاہی حاصل کی جائے جس نے غلاموں کی انسانوں کا لیڈر رامام بنادیا اور ان میں کردار کی ایسی روح پھونکی کہ تمام انسانی نسلوں کے رویوں کو نئی شکل وصورت دیدی۔

اگر ہم ان مختلف سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہیں جو پیغمبر اسلامؐ کی تحریک کے نتیجے میں نمودار ہوئیں۔ تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں روحانی کشمکش اور طرز عمل جس نے آپ سے جنم لیا، یہ کسی ذہنی مریض کے خیالی پلاؤ کا حصہ نہیں نہ صرف دماغی مریض کا حالات وواقعات کا وجدان ہے۔

یہ سب نئے جوش و جذبے، نئی تنظیم سازی اور نئے تناظر اور نئی شروعات کے ساتھ موضوعی حالات کا جواب ہیں۔

اگر اس معاملے کو ہم علم بشریات کے نقطہ نظر سے دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ ایک نفسیاتی مریض انسانی سماجی معیشت میں ایک اہم رول کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا اندازہ حقائق کو ترتیب دینا اور ان کی اسباب کی تلاش نہیں۔

وہ زندگی اور اس کی حرکات کا اس نقطہ نظر سے جائزہ لیتا ہے کہ انسانی کردار کے نئے ڈھانچے تخلیق کر سکے۔

Marfat.com

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے بھی توہمات اور فریب ہوتے ہیں جس طرح اس سائنسدان کے ہوتے ہیں جو انسانی حواس کا مطالعہ کرتا ہے۔

تاہم محتاط طریقے سے اگر اس کا جائزہ لیا جائے تو وہ اس سائنسدان سے قطعاً مختلف نہیں جو اپنے شکوک وشبہات کو اپنے تجربات سے ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

کیا مذہب کا امکان ہے؟

لہٰذا اگر کبھی ہمارا مطمع نظر طبیعات کی سطح سے آگے بڑھ سکے تو ہمیں اس کا امکان کا حوصلے سے سامنا کرنا چاہیے، خواہ اس طرح ہماری زندگی یا ہمارے غور وفکر کے معمول میں تھوڑا بہت فرق ہی کیوں نہ آجائے۔ حق کا تقاضا بہر حال یہی ہے کہ ہم نے اس باب میں جو روش اختیار کر رکھی ہے اسے بلا تامل ترک کر دیں۔ مانا کہ اس قسم کے مشاہدات، یعنی مذہبی احوال و واردات کی صورت میں ابتدأ عضوی طور پر کچھ اختلال رونما ہو جاتا ہے لیکن اس میں مضائقہ ہی کیا ہے؟

کہا جاتا ہے کہ جارج فاکس کو سوئے اعصاب کی شکایت تھی، لیکن جارج فاکس نے انگلستان کی مذہبی زندگی کا تزکیہ جس طرح کیا اس سے کون انکار کرسکتا ہے کچھ ایسے ہی نظریے نفسیاتی اعتبار سے آنحضرت محمدؐ کی ذات کے بارے میں قائم کیے جاتے ہیں۔

لیکن ذرا سوچیے تو کہ جب کوئی انسان تاریخ عالم کا رخ ہمیشہ کے لیے بدل کر اسے ایک نئی سمت پر ڈال دے تو نفسیات کے لیے اس سے زیادہ اہم مسئلہ اور کیا ہوسکتا ہے؟ کہ ہم ان واردات کی سنجیدگی سے تحقیق کریں جن کی بدولت غلاموں کے اندر وہ صفات پیدا ہوئیں کہ انہوں نے دنیا کی امامت اور راہنمائی کا فریضہ ادا کیا اور جن کے زیر اثر قوموں اور نسلوں کے اخلاق و کردار اس طرح بدلے کہ ان کی زندگی نے ایک بار نئی شکل اختیار کر لی۔

لہٰذا جب ہم ان گوناگوں سرگرمیوں کا تصور کرتے ہیں جن کا آغاز پیغمبر اسلام ﷺ کی دعوت سے ہوا۔

اور اس روحانی کشاکش کا جس سے آپ کو گزرنا پڑا۔ اور پھر اس کے ساتھ ساتھ اس امر

Marfat.com

کا کہ اس طرح آپ کی سیرت و کردار نے کیا اثر قبول کیے تو کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ سب کچھ نتیجہ تھا چند خیالی باتوں کا۔

ہم اس کو سمجھ سکتے ہیں تو صرف اس خارجی صورت احوال کی رعایت سے جو نئے نئے ولولوں، نئی نئی اجتماعی تنظیمات اور نئے نئے اقدامات کا سرچشمہ بنی۔ گویا بشریات کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک ہم انسانوں کے نظم اجتماعی کا تعلق ہے جس کی بدولت وقت کی بڑی کفایت ہوتی ہے۔ وہ حقائق کی صنف بندی یا ان کے اسباب وعلل کی تحقیق نہیں کرتے،۔ان کی نگاہیں زندگی اور حرکت پر ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ چاہتے ہیں انسان کی سیرت اور کردار نئے نئے سانچوں میں ڈھال دیں اور یوں ان کے نئے نئے نمونے وضع کریں۔ لہٰذا ان کا راستہ بھی ایسا ہی پرخطر ہوتا ہے جیسے سائنسدانوں کا، جن کا دارومدار تمام تر وارداتِ حواس پر ہوتا ہے ان کے لیے بھی ویسے ہی فریب اور التباس ہوتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ جب ہم ان کے طرزِ زندگی کا مطالعہ بہ نگاہ غائر کرتے ہیں تو یہ حقیقت آشکار ہوجاتی ہے کہ وہ بھی اپنے مشاہدات اور تجربات میں کھرے سے کھوٹا الگ کرنے میں ویسا ہی اہتمام کرتے ہیں جیسے ارباب سائنس اپنے مشاہدات میں۔ [1]

علامہ اقبال کو درحقیقت اس نفسیات کی تکذیب مقصود ہے جس سے فکر انسانی ضلالت اور پستی کا شکار ہو گیا ہے یہ نفسیات اور ان کے گوناگوں نظریے کس قدر لغو اور بے معنی ہیں اس کا اندازہ Wensink ونسنک کے اس قول سے کیجیے کہ: ''ہم نے آنحضرت ﷺ کی شخصیت کا ہر علمی نقطۂ نظر سے مطالعہ کیا لیکن بالآخر ہمارے سب علمی نظریے ناکام ہوئے اور آنحضرت ﷺ کی ذات ایک اعجاز ہی رہی۔ [2]

---

[1] تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ، ص: 295، 296، ترجمہ سید نذیر نیازی، بزم اقبال کلب روڈ لاہور۔

[2] تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ، ص: 351، 352۔

Marfat.com

نپولین بونا پارٹ اور گائی ایٹن کا خراج تحسین

نپولین بونا پارٹ لکھتا ہے ''محمد ﷺ کی ذات مرکز ثقل تھی جس کی طرف لوگ کھنچے چلے آتے تھے۔ ان کی تعلیمات نے لوگوں کو اپنا مطیع اور گرویدہ بنا لیا۔ اس طرح ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا جس نے چند ہی سال میں اسلام کا غلغلہ نصف (معلوم) دنیا میں بلند کر دیا۔

اسلام کے ان ماننے والوں نے دنیا کو جھوٹے خداؤں سے چھڑا لیا اور بتوں کو سرنگوں کر دیا۔ موسیٰ اور عیسیٰ کے پیروؤں نے پندرہ سو سالوں میں اس قدر کفر کی نشانیاں منہدم نہ کی تھیں جتنی محمد ﷺ اور ان کے ماننے والوں نے صرف پندرہ سالوں میں کر دیں۔ دراصل محمد ﷺ کی ہستی بہت ہی بڑی ہے۔ ❶

گائی ایٹن: (Gai Eaton)

گائی ایٹن اپنی کتاب ''Islam and the Destiny of Man'' میں لکھتا ہے۔

The tense and delicate balance between the glory of Muhammad's prophethood, his closeness to God and his visionary gifts, the hereculean tasks he undertook and accomplished in the world, and the warmth and liveness of his household is at the heart of the Muslim view of life, if this is understood Islam in under stood.

حضور اکرم ﷺ کی پیغمبرانہ عظمت و شان ان کا قرب الٰہی، ان کی نظر عمیق کے ماحصل اور ان کے شروع کردہ مشکل ترین کاموں کی تکمیل، ان کی پرمسرت اور گرمجوش گھریلو زندگی میں اگر توازن کیا جائے تو یہ سخت اور نازک ضرور ہے اگر کسی کو یہ توازن سمجھ میں آجائے تو پورے کا پورا اسلام سمجھ میں آجاتا ہے۔ ❷

❶ (نپولین بونا پارٹ اور اسلام)، (از شفیلر صفحہ 105، مطبوعہ پریس 1914ء) (پیکر خلق عظیم، ص: 629)

❷ پیکر خلق عظیم، ص: 586، 587۔

Marfat.com

Yousaf Estes کی کتاب سے

دیگر نامور غیر مسلم اکابرین کا خراجِ تحسین

ان کے اپنے الفاظ میں

"His.name.was.Muhammad" (PBUH)

To begin: You may be a Christian Protestant, Catholic, Jew, an atheist or an agnostic or you may belong to any of many different religious denominations existing in today's world. You might even be a communist or believe in man's democracy as the rule on earth. Whoever you are and whatever ideological or political beliefs, social habits you may hold, there is no doubt- you should understand what others have to say about this.man. The world has had its share of great personalities. But these were one sided figures who distinguished themselves in but one or two fields, such as religious thought or military leadership. The lives and teachings of these great personalities of the earth are shrouded in the mist of time. There is so much speculation about the time and place of their birth, the mode and style of their life, the nature and detail of their teachings and the degree and measure of their success or failure that is impossible for humanity to reconstruct, accurately the lives and teachings of these men and women.

But this is not the case of this man, Muhammad (PBUH), who accomplished so much in such diverse fields of human

Marfat.com

thought and behavior in the fullest blaze of human history. Every detail of his private life and public utterances has been accurately documented and faithfully preserved up until our day. The authenticity of the records so preserved are vouched for not only by the faithful followers but even by his prejudiced critics.

Muhammad (PBUH), was a religious teacher, a social reformer, a moral guide, an administrative colossus, a faithful friend, a wonderful companion, a devoted husband, a loving father–all in one. No other man in history ever excelled or equaled him in any of these different aspects of life–but it was only for the selfless personality of Muhammad (PBUH), to achieve such incredible perfection.

He, was by far, the most remarkable man that ever set foot on this earth. He, preached a religion, founded a state, built a nation, laid down a moral code, initiated numerous social and political reforms, established a powerful and dynamic society to practice and represent his teachings and completely revolutionized the worlds of human thought and behavior for all times to come.

Muhammad (PBUH), was born in what was then known as Felix Arabia, fourteen hundred years ago. He, started his mission of preaching a religion of monotheism a Way of Life based on the surrender, submission and obedience to the Commandments of Almighty God, in sincerity and peace.

The word"Islam" in Arabic means"the submission to God, in peace".

Muhammad,s mission began at the age of forty and

Marfat.com

departed from this world at the age of sixty-three. During this short period of 23years of his prophethood, he changed the complete Arabian peninsula from paganism and idolatry to worship of One God, from tribal quarrels and wars to national solidarity and cohesion, from drunkenness and debauchery to sobriety and piety, from lawlessness and anarchy to disciplined living, from utter bankruptcy to the highest standards of moral excellence. Human history has never known such a complete transformation of a people or a place before or since–and IMAGINE all these unbelievable wonders in JUST OVER TWO DECADES.

Muhammad (PBUH), was nothing more or less than a human being, but he was a man with a noble mission, which was to unite humanity on the worship of ONE and ONLY ONE GOD and to teach them the way to honest and upright living, based on the commands of God. He always described himself as,A Servant and Messenger of God and so indeed every action of his proclaimed to be.

Today after a lapse of fourteen centuries, the life and teachings of Muhammad, peace be upon him, have survived without the slightest loss, alteration or interpolation. They offer the same undying hope for treating mankind's many ills, which they did when he was alive.

This is not a claim of Muhammed's followers, but the inescapable conclusion forced upon by a critical and unbiased history.

The least YOU can do as a thinking and concerned human being is to stop for a moment and ask your self: Could these

Marfat.com

statements sounding so extraordinary and revolutionary really be true And supposing they really are true and you did not know this man

Muhammad (PBUH), or hear about him, isn't it time you responded to this tremendous challenge and put in some effort to know him

It will cost you nothing, but it may prove to be the beginning of a completely.new.era.in.your.life. We invite you to make a discovery of this wonderful man, Muhammad (PBUH), the like of whom never walked on the face of this earth.

What Do Others Say About Him

Before We Begin our"A to Z of Muhammad- "Let's See What 12 Famous People Have Said About Muhammad (peace and blessings be upon him) Throughout the Centuries...

His complete biography has been authenticated and circulated amongst scholars around the world starting while he was still alive and continuing up until today. One of the first examples we quote from is from the Encyclopedia Britannica, as it confirms:

(Regarding Muhammad) "mass of detail in the early sources shows that he was an honest and upright man who had gained the respect and loyalty of others who were likewise honest and upright men."

Another impressive tribute to Muhammad, peace and blessings be upon him is in the very well written work of Michael H. Hart," The 100:A Ranking of the Most Influential

Marfat.com

Persons in History."He states that the most influential person in all history was Muhammad, peace and blessings be upon him, with Jesus second. Examine his actual words:

"My choice of Muhammad to lead the list of the world's most influential persons may surprise some readers and may be questioned by others, but he was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular level".

[Michael H. Hart, THE 100:A RANKING OF THE MOST INFLUENTIAL PERSONS IN HISTORY, New York: Hart Publishing Company, Inc., 1978, page. 33.]

According to the Quran, Prophet Muhammad was the most excellent example for all of humanity. Even non-Muslim historians recognize him to be one of the most successful personalities in history. Read what the Reverend R. Bosworth-Smith wrote in"Mohammed Mohammedanism" in 1946:

"Head of the state as well as the Church, he was Caesar and Pope in one but, he was pope without the pope's claims, and Caesar without the legions of Caesar, without a standing army, without a bodyguard, without a palace, without a fixed revenue. If ever any man had the right to say that he ruled by a Right Divine, it was Mohammad, for he had all the power without instruments and without its support. He cared not for dressing of power. The simplicity of his private life was in keeping with his public life".

While we are reviewing statements from famous

Marfat.com

non-Muslims about Prophet Muhammad, peace and blessings be upon him, consider this:

"Philosopher, orator, apostle, legislator, warrior, conqueror of ideas, restorer of rational dogmas, of a cult without images the founder of twenty terrestrial empires and of one spiritual empire, that is Muhammad. As regards all standards by which human greatness may be measured, we may well ask, is there any man greater than he?"[1]

And then we read what George Bernard Shaw, a famous writer and non-Muslim says:

"He must be called the Savior of Humanity. I believe that if a man like him were to assume the dictatorship of the modern world, he would succeed in solving its problems in a way that would bring it much needed peace and happiness."[2]

Then we found that K. S. Ramakrishna Rao, an Indian (Hindu) professor of Philosophy, in his booklet"Muhammad the Prophet of Islam" calls him the"perfect model for human life." Professor Ramakrishna Rao explains his point by saying:

"The personality of Muhammad, it is most difficult to get into the whole truth of it. Only a glimpse of it I can catch. What a dramatic succession of picturesque scenes. There is Muhammad the Prophet. There is Muhammad the Warrior Muhammad the Businessman Muhammad the

[1] Lamartine, HISTOIRE DE LA TURQUIE, Paris, 1854,Vol. II, pp. 276-277.

[2] The Genuine Islam, Singapore, Vol. 1,No. 8,1936.

Marfat.com

Statesman Muhammad the Orator Muhammad the Reformer Muhammad the Refuge of Orphans Muhammad the Protector of Slaves Muhammad the Emancipator of Women Muhammad the Judge Muhammad the Saint. All in all these magnificent roles, in all these departments of human activities, he is alike a hero."

What should we think about our prophet Muhammad, peace and blessings be upon him, when someone with the worldly status such as Mahatma Gandhi, speaking on the character of Muhammad, peace and blessings be upon him, says in'Young India:

"I wanted to know the best of one who holds today undisputed sway over the hearts of millions of mankind... I became more than convinced that it was not the sword that won a place for Islam in those days in the scheme of life. It was the rigid simplicity, the utter self-effacement of the Prophet, the scrupulous regard for his pledges, his intense devotion to his friends and followers, his intrepidity, his fearlessness, his absolute trust in God and in his own mission. These and not the sword carried everything before them and surmounted every obstacle. When I closed the 2nd volume (of the Prophet's biography) ,I was sorry there was not more for me to read of the great life."

English author Thomas Carlyle in his'Heroes and Hero Worship, was simply amazed:

"How one man single handedly, could weld warring tribes and wandering Bedouins into a most powerful and

Marfat.com

civilized nation in less than two decades."

And Diwan Chand Sharma wrote in"The Prophets of the East":

"Muhammad was the soul of kindness, and his influence was felt and never forgotten by those around him"[1]

Muhammad, peace and blessings be upon him, was nothing more or less than a human being, but he was a man with a noble mission, which was to unite humanity on the worship of ONE and ONLY ONE GOD and to teach them the way to honest and upright living based on the commands of God. He always described himself as,A Servant and Messenger of God and so indeed every action of his proclaimed to be.

Speaking on the aspect of equality before God in Islam, the famous poetess of India, Sarojini Naidu says:

"It was the first religion that preached and practiced democracy for, in the mosque, when the call for prayer is sounded and worshippers are gathered together, the democracy of Islam is embodied five times a day when the peasant and king kneel side by side and proclaim:God Alone is Great...I have been struck over and over again by this indivisible unity of Islam that makes man instinctively a brother."[2]

In the words of Professor Hurgronje:

"The league of nations founded by the prophet of Islam

---

[1] D.C. Sharma, The Prophets of the East, Calcutta, 1935,pp. 12

[2] S. Naidu, Ideals of Islam, vide Speeches Writings, Madras, 1918,p. 169.

Marfat.com

put the principle of international unity and human brotherhood on such universal foundations as to show candle to other nations." He continues, "the fact is that no nation of the world can show a parallel to what Islam has done towards the realization of the idea of the League of Nations."

Edward Gibbon and Simon Ockley, on the profession of ISLAM, writes in"History of the Saracen Empires"

"I BELIEVE IN ONE GOD, AND MAHOMET, AN APOSTLE OF GOD is the simple and invariable profession of Islam. The intellectual image of the Deity has never been degraded by any visible idol the honor of the Prophet have never transgressed the measure of human virtues and his living precepts have restrained the gratitude of his disciples within the bounds of reason and religion."[1]

EWolfgang Goethe, perhaps the greatest European poet ever, wrote about Prophet Muhammad, peace and blessings be upon him. He said:

"He is a prophet and not a poet and therefore his Koran is to be seen as Divine Law and not as a book of a human being, made for education or entertainment."[2]

What Do Muslims Say

Considering the qualities and teachings of Muhammad, peace and blessings be upon him, testified to by some many

---

1. History of the Saracen Empires, London, 1870,p. 54.
2. Noten und Abhandlungen zum Weststlichen Dvan, WA I, 7,32.

Marfat.com

people throughout history and even testified to by Allah Himself, we conclude the following to be only a partial list of the qualities, morals and virtures of Muhammad, peace and blessings be upon him.

A. Articulate– Muhammad, peace and blessings be upon him, although unable to read or write throughout his entire life, was able to express himself in clear and decisive terms and in the best of classical Arabic language.

B. Brave– Muhammad, peace and blessings be upon him, was praised for his courage and bravery during and after his life by his followers and opponents alike. He has always been an inspiration to Muslims and even non-Muslims throughout the centuries.

C. Courteous– Muhammad, peace and blessings be upon him, always put other people's feelings ahead of his own and was the most courteous of hosts and the best of guests wherever he went.

D. Dedicated– Muhammad, peace and blessings be upon him, was determined to carry out his mission and present the message with which he had been sent, to the entire world.

E. Eloquent– Muhammad, peace and blessings be upon him, claimed he was not a poet, yet he could express himself in the most concise manner, using the least amount of words in a most classic manner. His words are still quoted by millions of Muslims and non-Muslims today everywhere.

F. Friendly– Muhammad, peace and blessings be upon him, was noted for being the most friendly and considerate of all who knew him.

Marfat.com

G. Generous–Muhammad, peace and blessings be upon him, was most generous with his possessions and never wanted to keep anything if there was anyone who was in need. This was true of gold, silver, animals and even food and drink.

H. Hospitable–Muhammad, peace and blessings be upon him, was indeed, noted to be the most gracious of hosts and taught his companions and followers to be the best of hosts to all their guests as a part of their religion.

I. Intelligent–Muhammad, peace and blessings be upon him, has been proclaimed by many commentators who have studied his life and actions, to be of the most intelligent of all men who ever lived.

J. Just–Muhammad, peace and blessings be upon him, was most fair and just in all of his dealings. Whether in business or in giving judgment in any matter, he practiced justice on all levels.

K. Kindness–Muhammad, peace and blessings be upon him, was kind and considerate to everyone he met. He tired his best to present the message of worship of the Creator instead of the creations to all he met in the kindest fashion and most considerate manner.

L. Loving–Muhammad, peace and blessings be upon him, was the most loving toward Allah and to his family members, friends, companions and even those who did not accept his message but remained peaceful to him and his followers.

M. Messenger of Mercy–Muhammad, peace and blessings be upon him, is proclaimed in the Quran by Allah, as being sent to the entire world as the"Mercy to all mankind and jinn."

Marfat.com

N. Noble–Muhammad, peace and blessings be upon him, was the most noble and distinguished of all men. Everyone knew of his fine character and honorable background.

O. "Oneness - Muhammad, peace and blessings be upon him, is most famous for his proclamation of the"Oneness of Allah" or monotheism(called"Tawheed" in Arabic).

P. Patient–Muhammad, peace and blessings be upon him, was the most steadfast and forbearing in all of the trials and tests he lived through.

Q. Quiet–Muhammad, peace and blessings be upon him, was often very quiet and never was heard to be boastful, loud or obnoxious on any occasion.

R. Resourceful–Muhammad, peace and blessings be upon him, was most clever and resourceful in handling even the most serious of difficulties and problems confronting him and his companions.

S. Straightforward–Muhammad, peace and blessings be upon him, was known by all to speak directly to a subject and not twist things around in his speech. He also used a minimal amount of verbiage and considered excessive talk to be vain and unproductive.

T. Tactful–Muhammad, peace and blessings be upon him, was the most delicate and tactful in his dealings with the people. He never scratched the dignity of someone, even though unbelievers often insulted him and maligned him.

U. Unmatched–Muhammad, peace and blessings be upon him, is known throughout the world today as the man who most influenced the lives of so many people during his own

Marfat.com

time and for all times to come.

V. Valiant–Muhammad, peace and blessings be upon him, gave new meaning to the word valiant and he was always most honorable in all of his affairs, whether defending the rights of orphans or preserving the honor of widows or fighting for those in distress. He was not intimidated when outnumbered in battle, nor did he turn away from his duties in protecting and defending the truth and freedom.

W. Wali–The Arabic word "wali" (plural is owliya)is a bit difficult to bring into English without some explanation. For this reason I decided to leave it in Arabic and offer from my humble understanding one of the most important aspects of the character and personality of the prophet Muhammad, peace and blessings be upon him. Some say the word means "protectors" and others have said"darlings" or"those in whom you put full trust and confide everything" like the Catholics might do with their priests. While still others simply offered the word"friends".While discussing this subject with one of my beloved teachers, Salim Morgan, he mentioned to me the meaning might be closer to the English word",ally".This is perhaps, a lot closer in meaning because when a person gives their pledge of allegiance to someone he or she is taking that person as a"wally" and this is called giving"bay'ah" in Arabic. Allah tells us the Quran not to take the Jews and Christians as "owliya" in place of Allah. While we understand the People of the Book(Jews and Christians(are the closest to us in faith, at the same time we are instructed here not to take anyone as our "confessor" or"intimate ally" or"one to whom we give our

Marfat.com

pledge of allegiance" in place of Allah or His messenger, Muhammad, peace and blessings be upon him. The prophet, peace and blessings be upon him, was the living example of the most trustworthy and loyal of all human beings who ever lived on this earth. Anything mentioned to him in confidence would never be divulged nor shared with others. And when he was put in place of authority or"wali" over the people, they found him to be the best of those to be trusted.

X. "X" - peace and blessings be upon him, could neither read nor write, not even his own name. In today's world he would have to use an"X" to"sign" a document. He used a signet ring worn on the little finger of his right hand to seal any documents or letters sent to the leaders of other lands.

Y. Yielding-Muhammad, peace and blessings be upon him, would yield his own desires and forego his own ideas in favor of whatever Allah directed him to do. While considering opinions from his followers, he often accepted their ideas over his own, preferring to yield in favor of others as much as possible.

Z. Zealous-Muhammad, peace and blessings be upon him, was the most zealous of all the prophets of Allah, in carrying out his mission of"Peace through the submission to the Will of God."He truly was the most enthusiastic in regard to delivering the message with which he had been entrusted by Allah the message of"Laa elaha illa-allah, Muhammadar-Rasoolulah" (There is none worthy of worship, except Allah and Muhammad is the messenger of Allah.)

Alief. "Ajeeb" AMAZING-(We couldn't resist the chance for one more letter-even if it is the first letter of the Arabic

Marfat.com

alphabet(I" alief)

Muhammad was truly amazing in every respect. He delivered a message of a complete and total way of life, encompassing everything from the time a person wakes up until time to sleep and from the cradle to the grave. And if someone were to follow this Way of Life ("deen" in Arabic), they would achieve the greatest success here in this life and the greatest success in the Next Life as well.

Conclusion:

Before concluding our review of Muhammad, A to Z, it must be mentioned, that although Muhammad is deeply loved, revered and emulated by Muslims as God's final messenger, he is NOT the object of worship for Muslims.

Now it is up to you. You are a rational thinking, concerned human being. As such, you should already be asking yourself:

Could these extraordinary, revolutionary and amazing statements, all about this one man, really be true What if this is true

You have read what famous writers, thinkers, poets, philosophers, clergy and humanitarians have said about Muhammad. You have seen the recordings of those who knew him and knew of him and what others have said, about Prophet Muhammad, peace and blessings be upon him.

So, the question now is, "What do you say about Muhammad"

http//:www.prophetofislam.com/index.php

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شناختِ محمد ﷺ

محمد ﷺ کے بارے میں اپنوں اور بیگانوں کی رائے

اُن کا نام محمدؐ تھا۔ (ﷺ)

''بات اس طرح شروع کی جاسکتی ہے کہ آپ عیسائی پروٹسٹنٹ، کیتھولک، یہودی، سیکولر، (لادین/لامذہب) یا تشکیک کا شکار شخص ہوسکتے ہیں یا آپ کا تعلق آج کی دنیا میں پائے جانے والے مختلف مذاہب میں سے کسی ایک سے ہوسکتا ہے۔ آپ ایک کمیونسٹ بھی ہوسکتے ہیں یا زمین پر جمہور کے راج کے علمبردار ہوسکتے ہیں۔ آپ جو کوئی بھی ہیں اور آپ کے جو بھی سیاسی اور تخیلاتی (تصوراتی) عقائد ہوں اور آپ جن بھی سماجی/معاشرتی رسومات/عادات کے حامل ہوں، بلاشبہ آپ کو سمجھنا چاہیے کہ دوسرے لوگ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

دنیا میں کئی عظیم شخصیات ہوگزری ہیں لیکن یہ یک رخے پیکر (ہیرو) تھے جنھوں نے زندگی کے ایک یا دو میدانوں میں خود کو ممتاز کیا، جیسا کہ کچھ مذہبی فکر یا عسکری قیادت میں نمایا ہوگئے۔ ان عظیم شخصیات کی زندگیوں اور تعلیمات کو وقت کی گرد نے ڈھانپ لیا (زمین کھا گئی) اب ان شخصیات کی جائے پیدائش، حالات زندگی، زمان، مکان تعلیمات کی نوعیت اور تفصیلات اس قدر اندھیرے میں ہیں ابہام کا شکار ہیں کہ ان کو دیو مالائی کہانیوں یا تماثیل کا ہم پلہ ہی سمجھا جاتا ہے۔ جن کی حقیقت افسانے سے الگ نہیں کی جاسکتی۔ لیکن اس شخص (محمدؐ) کے معاملہ میں ایسا نہیں ہے۔ انھوں نے انسانی تاریخ میں اپنے آپ کو پوری آب و تاب کے ساتھ زندہ رکھا ہے۔ انسانی رویوں اور فکر کے تمام شعبوں میں ہر طرف آپ کی کامیابیاں

Marfat.com

نمایاں ہیں۔

آپ کی نجی زندگی رذاتی زندگی، گھریلو زندگی اور سماجی زندگی کی ہر تفصیل پوری درستگی، اہتمام اور احترام کے ساتھ تحریراً آج تک محفوظ ہے۔ اس مستند ریکارڈ کو اس طرح محفوظ کیا گیا ہے کہ وہ نہ صرف آپؐ کے ماننے والوں بلکہ بلکہ متعصب تنقید نگاروں کے لیے بھی قابل رسائی ہے۔ کھلا ہے۔

محمدؐ ایک مذہبی معلم (استاد)، ایک سماجی مصلح، ایک اخلاقی راہنما، ایک عظیم منتظم، ایک وفادار دوست، ایک حیران کن ساتھی، ایک مخلص شوہر، ایک پیار کرنے والے باپ، سب خوبیاں، اچھائیاں یکجا، تمام عمدہ پہلو آپ کی شخصیت میں مجتمع تھے۔

ان تمام مختلف پہلوؤں میں انسانی تاریخ میں کوئی ایک شخص بھی آپ سے بڑھ کر یا آپ کے برابر بھی نہیں ہوسکا۔ یہ سب کچھ آپؐ جیسی بے لوث، بے غرض شخصیت کے لیے ہی ممکن تھا۔ یہ ناقابل یقین کمالات صرف محمدؐ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ بلاشبہ وہ سب سے زیادہ قابل ذکر شخص تھے جنھوں نے اس کرہ ارض پر قدم رکھا۔ آپؐ نے ایک دین کی تبلیغ کی، ایک ریاست قائم کی، ایک قوم برپا کی (تعمیر کی)۔ ایک ضابطہ اخلاق تشکیل دیا۔ کئی سیاسی، سماجی، معاشرتی، اقتصادی اصطلاحات متعارف کرائیں ایک طاقتور اور متحرک معاشرہ قائم کیا جس نے آپؐ کی تعلیمات کو عملی جامہ پہنا کر آنے والے تمام زمانوں کو (وقتوں) کے لیے انسانی سوچ اور رویوں میں مکمل انقلاب برپا کیا۔

محمدؐ چودہ سو سال پہلے (Flex) عرب میں پیدا ہوئے۔ آپؐ نے (اپنے مشن) توحید کی تبلیغ شروع کی، جو کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے آگے سر جھکانا اور تابع فرمانی کی زندگی اختیار کرتے ہوئے خلوص اور امن کے ساتھ مکمل بندگی اختیار کرنا۔ لفظ اسلام کا عربی میں مطلب اللہ تعالیٰ کے آگے پرسکون طریقے سے جھکنا ہے، مکمل خودسپردگی ہے۔

محمد ﷺ کے مشن کا آغاز چالیس سال کی عمر میں ہوا اور 63 برس کی عمر میں آپؐ اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ 23 سال کے اس مختصر عرصے میں آپؐ نے جزیرہ نما عرب کو مکمل طور پر

Marfat.com

تبدیل کر دیا۔ بت پرستی اور شرک سے ایک خدا کی عبادت کی طرف ان کا رخ موڑ دیا۔ قبائلی جھگڑوں/لڑائیوں کو قومی یکجہتی اور باہمی پیوستگی سے، بدمستی اور بدکاری کو نیکی اور متانت سے، انارکی (بے راجی) اور لاقانونیت کو نظم وضبط سے اور مکمل دیوالیہ پن کو عظیم ترین اخلاقی اقدار سے بدل دیا۔

انسانی تاریخ نے اتنا مکمل انقلاب انسان اور مقام کا پہلے کبھی اور آج تک نہیں دیکھا اور تصور کیجیے کہ یہ تمام ناقابل یقین معجزات/واقعات/عجائبات تقریباً دو دہائیوں میں وقوع پذیر ہوئے۔

محمدؐ صرف ایک انسان تھے اس سے کم و بیش کچھ نہ تھے۔ لیکن آپ ﷺ ایک اعلیٰ مشن و مقصد کے حامل انسان تھے جن کا مشن تمام انسانوں کو صرف اور صرف ایک خدا کی عبادت پر یکجا کرنا اور ان کو راست بازی اور دیانتداری کی تعلیم، اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق دینا تھا۔

آپؐ ہمیشہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول کے طور پر پیش کرتے رہے اور بلاشبہ آپؐ کے ہر عمل نے اس کی گواہی دی۔

آج چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی آپؐ کی زندگی اور تعلیمات بغیر کسی تبدیلی، تحریف ترمیم اور ذرا بھی کمی بیشی کے بغیر اسی طرح محفوظ ہے۔ انھوں نے انسانیت کو کبھی نہ ختم ہونے والی امیدیں دیں جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں کیا کرتے تھے۔ یعنی آئندہ تمام نسلوں کو ناامیدی سے نجات دلادی۔ یہ محمدؐ کے پیروکاروں کا دعویٰ نہیں ہے بلکہ غیر جانبدار مؤرخین اور تنقید نگاروں کا نہ جھٹلایا جانے والا نتیجہ ہے۔ کم از کم جو آپ کر سکتے ہیں کہ ایک لمحے کے لیے دوسرے لوگوں کے بارے میں فکر مند ہونا اور سوچنا چھوڑ دیں اور اپنے آپ سے پوچھیں کیا یہ بیانات، یہ انقلابی آواز، یہ غیر معمولی پیغام واقعی سچ ہو سکتا ہے؟

ہم آپ کو اس شاندار/حیران کن انسان محمد ﷺ کی دریافت کی دعوت دیتے ہیں جن جیسا کوئی دوبارہ اس زمین پر نہیں آیا۔

What do others say about him?

Marfat.com

اس سے پہلے کہ ہم (A-Z آف محمدؐ) شروع کریں، دیکھتے ہیں کہ ان تمام صدیوں میں مشہور لوگوں نے محمدؐ کے بارے میں کیا کہا۔ ان کی مکمل سوانح عمری دنیا کے تمام سکالرز ر عالموں کے نزدیک مستند اور معتبر مشتہر ہے۔

یہ سلسلہ تب سے شروع ہوا جب آپؐ ابھی زندہ تھے اور آج یہ بھی جاری ہے۔ سب سے پہلا حوالہ ہم برٹانیکا انسائیکلوپیڈیا سے دیں گے جو تصدیق کرتی ہے۔

اس عظیم تذکرہ میں اوائل کے ذرائع سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک ایماندار اور سچے آدمی تھے جنھوں نے دوسروں سے عزت اور خیر خواہی حاصل کی۔

ایک اور متاثر کن خراج عقیدت حضرت محمد ﷺ کو بڑے اچھے انداز میں مائیکل ایچ۔ ہارٹ نے پیش کیا ہے۔

"The 100: A ranking of the most influential persons in the history."

انھوں نے بیان کیا کہ پوری تاریخ میں حضرت محمد ﷺ سب سے زیادہ بارسوخ انسان تھے جبکہ عیسیٰ علیہ السلام دوسرے نمبر پر تھے۔ ان کے الفاظ کا مفہوم یوں ہے:

''میرا انتخاب محمدؐ کو دنیا کے بہترین، بارسوخ شخصیات کی فہرست میں سب سے اوپر رکھنا شاید پڑھنے والوں کو حیرت میں مبتلا کردے اور شاید دوسروں کے لیے سوال کھڑے کردے، لیکن وہ تاریخ میں پہلے آدمی تھے جو مذہبی اور سیکولر دونوں سطحوں پر کامیاب تھے۔''

قرآن مجید کے مطابق حضرت محمد ﷺ تمام انسانیت کے لیے سب سے بہترین مثال تھے۔ جبکہ غیر مسلم مورخ آپؐ کو تاریخ کی کامیاب ترین شخصیات میں اولیت دیتے ہیں۔

ریورنڈ آر بوسورتھ سمتھ نے 1946ء میں "Muhammad and Mohammednism" میں لکھا:

ریاست کا سربراہ اور چرچ کا بھی، وہ حکومت کا شہنشاہ اور پوپ بھی تھا، لیکن وہ بغیر کسی

Marfat.com

دعویٰ کے پوپ تھا اور شہنشاہ بغیر کسی فوجی دستے کے، بغیر سپاہیوں کے بغیر کسی محافظ کے، بغیر کسی محل کے اور بغیر کسی طے شدہ (محاصل) آمدن کے۔ اگر کسی آدمی کو یہ کہنے کا حق ہے کہ اس نے صحیح آسمانی حکومت کی تو وہ صرف محمدؐ تھے کہ ان کے پاس تمام تر طاقت تھی، بغیر کسی ہتھیار کے اور بغیر کسی مدد کے۔ انھوں نے اقتدار کے پہناوے کی کبھی پرواہ نہ کی۔ وہ اپنی ذاتی زندگی کی سادگی، عوامی زندگی میں بھی اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

جب ہم محمد ﷺ کے بارے میں مشہور غیر مسلموں کے بیانات کا جائزہ لیتے ہیں تو ملاحظہ کرتے ہیں:

''فلسفی، خطیب، رسول، قانون ساز، جنگجو، خیالات کا فاتح، عقلی اصولوں کو سمجھنے والے، تماثیل کے بغیر مذہب لانے والے کئی زمینی سلطنتوں اور ایک روحانی سلطنت (امت) کے بانی وہ محمدؐ ہیں جن کے معیار کو انسانی عظمت کے تمام بلند ترین معیاروں پر پرکھا جاسکتا ہے۔ ہم اچھی طرح یہ سوال کر سکتے ہیں کہ کیا کوئی آدمی آپؐ سے بھی عظیم تر ہے؟

اور پھر ہم پڑھتے ہیں کہ مشہور غیر مسلم مصنف جارج برنارڈ شا کہتے ہیں:

''انہیں لازماً انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہیے میرا یقین ہے کہ اس جیسے کسی آدمی کو مقتدر اعلیٰ (آمر مطلق) بنا کر جدید دنیا کے تمام مسائل سے نجات پائی جاسکتی ہے اور وہ بہت زیادہ امن اور خوشی کا زمانہ ہوگا۔''

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ کے۔ ایس راما کرشنا راؤ ایک کامل رول ماڈل ہندوستانی فلسفے کے پروفیسر اپنے کتابچے 'محمدؐ اسلام کے نبی' میں انہیں انسانی زندگی کے لیے کامل ماڈل بتاتے ہیں۔ پروفیسر راما کرشنا راؤ اپنے نقطہ نظر کو یوں بیان کرتے ہیں۔

''محمدؐ کی شخصیت کا مکمل سچ حاصل کرنا سب سے زیادہ مشکل ہے۔ میں اس کی صرف ایک جھلک دیکھ سکتا ہوں۔ کیا دل آویز مناظر میں سے ایک ڈرامائی سلسلہ ہے۔ وہ محمدؐ رسول ہیں، محمدؐ سیاستدان، محمد خطیب، محمدؐ مصلح، محمدؐ یتیموں کے پناہ گزین، محمدؐ غلاموں کے محافظ، محمدؐ عورتوں کے نجات دہندہ، محمدؐ جج، محمدؐ ولی۔ تمام

Marfat.com

انسانی سرگرمیوں کے ان تمام شعبوں میں ان تمام شاندار کرداروں میں وہ ایک ہیرو کے برابر ہیں۔''

ہمیں اپنے نبی محمدؐ کے بارے میں کیا سوچنے چاہیے، جب مہاتما گاندھی دنیاوی حیثیت سے 'نوجوان بھارت' میں محمدؐ کے کردار پر بات کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''میں اسے جاننا چاہتا ہوں جو سب میں بہترین ہے اور لاکھوں انسانوں کے دلوں پر آج بھی اثر رکھتا ہے، راج کرتا ہے۔ مجھے اس بات کا زیادہ یقین ہو گیا ہے کہ تلوار نہیں تھی، زندگی کی منصوبہ بندی میں اسلام کے لیے ایک جگہ کی جیت نہیں تھی۔ یہ غیر لچکدار سادگی، پیغمبر کی سراسر انکساری، ان کے وعدے کی پابندی، ان کی اپنے دوستوں اور پیروکاروں سے عقیدت، ان کی جرأت، ان کی بے خوفی، اللہ پر اور ان کے اپنے مشن میں مکمل اعتماد پر ان کی شدید لگن تھی۔ نہ کہ تلوار جس سے سب کچھ کیا جاتا ہے اور ہر رکاوٹ دور کی جاتی ہے۔ جب میں نے (نبی ﷺ کی سوانح عمری کی) دوسری جلد ختم کی، مجھے معاف کر دیں کہ میرے لیے عظیم زندگی کے لیے پڑھنے کے لیے زیادہ نہ تھا۔''

انگریز مصنف تھامس کارلائل نے اپنی کتاب 'ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ' میں محض تعجب کا اظہار کیا تھا کہ:

''ایک آدمی اکیلے ہی دو سے کم دہائیوں میں متحارب قبائل اور خانہ بدوش بدوؤں کو انتہائی طاقتور اور مہذب قوم میں تبدیل کر سکتا ہے۔'' (پیغمبرانِ شرق)

اور دیوان چند شرما "The Prophets of the East" میں لکھتے ہیں کہ:

''محمدؐ رحم دل روح تھے، اور ان کا اثر و رسوخ ایسا تھا جو کہ ان کے اردگرد کے لوگ کبھی نہیں بھولیں گے۔''

محمدؐ ایک انسان سے کم و بیش کچھ بھی نہ تھے۔ وہ ایک عظیم انسان تھے جو عظیم مشن پر تھے وہ ایک خدا کی عبادت پر تمام انسانیت کو متحد کرنا چاہتے تھے اور انہیں ایمانداری اور براہِ

Marfat.com

راست اللہ کے احکام پر مبنی راستہ پر چلنا سکھاتے تھے۔ انھوں نے ہمیشہ کی طرح خود کو ایک بندہ، اللہ کا رسول بتایا اور انھوں نے واقعی اپنے اعلان پر خود بھی عمل کر کے دکھایا۔

اسلام کے مساوات کے پہلو پر بات کرتے ہوئے بھارت کی مشہور شاعرہ سروجنی نائیڈو نے کہا:

یہ سب سے پہلا دین تھا کہ جس میں تبلیغ اور مساوات کی مشق تھی کیونکہ مسجد میں نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے اور سب نمازی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اسلام کی جمہوریت پوشیدہ ہے۔ دن میں پانچ مرتبہ کسان اور بادشاہ پہلو بہ پہلو جھک جاتے اور اعلان کرتے ہیں کہ: ''اللہ اکیلا ہی عظیم ہے'' میں اسلام کی اس ناقابل تقسیم وحدت کے زیر اثر بار ماری گئی جو انسان کو فطری طور پر بھائی بناتا ہے۔''

پروفیسر ہرگرونج کے الفاظ ہیں:

''پہلی لیگ آف نیشنز اسلام کے نبی کی طرف سے قائم کی گئی جہاں بین الاقوامی یکجہتی کے اصول اور انسانی بھائی چارے کے اصول عالمگیر بنیادوں پر رکھے گئے جو دوسری قوموں کے لیے روشنی ثابت ہوگی وہ جاری رکھتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ دنیا کی کوئی قوم متوازی دکھائی دے جس طرح اسلام نے لیگ آف نیشنز پر خیالات کی وصولی کی۔''

ایڈورڈ گبن اور سائمن اوکلے اسلام کے پیشے پر اہل مشرق کی سلطنتوں کی تاریخ پر لکھتے ہیں:

''مجھے یقین ہے کہ اللہ ایک ہے اور محمد اس کے رسول ہیں۔ یہ اسلام کا سادہ اور اٹل اعتراف ہے۔ الوہیت کا دانشورانہ تصور کسی بت کی وجہ سے رد نہیں کیا گیا۔ نبی ﷺ کے رتبہ کی وجہ سے انسانی نیکیوں کا پیمانہ پامال نہیں ہوا اور آپ کے رہنے کے طریقے نے کبھی اپنے شاگردوں کو مذہب اور عقل کے دائروں میں شکر گزاری سے نہیں روکا۔''

ای ولف گینگ گوئٹے جو غالباً مغرب کے عظیم ترین شاعر ہیں نے آپ کے بارے

Marfat.com

میں کہا کہ:

''آپ شاعر نہیں نبی ہیں۔ اس وجہ سے اُن کے قرآن کو الہامی قانون کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے نہ کہ انسانی کتاب کے طور پر جو تعلیم اور کھیل تماشے کے لیے ہو۔''

مسلمان کیا کہتے ہیں؟ What do Muslims Say?

آپؐ کی تعلیمات اور خوبیوں کو ذہن میں رکھ کر تاریخ میں بہت سے لوگوں کی طرف سے گواہی دی گئی اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے خود بھی گواہی دی۔ ہم محمدؐ کی خصوصیات، اخلاق اور فضائل میں سے صرف ایک جزوی فہرست درج کر سکتے ہیں۔

(A-Z) اے تا زیڈ محمدؐ

شاندار مثالی: A. Articulate:

محمدؐ اپنی پوری زندگی میں لکھ نہیں سکتے تھے اور نہ پڑھ سکتے تھے، اس کے باوجود وہ بہت واضح اور فیصلہ کن انداز اور بہترین عربی زبان میں اظہار کرنے کے قابل تھے۔

بہادر: B. Brave:

آپؐ کی زندگی میں اور اس کے بعد بھی آپؐ کے پیروکار اور مخالفین آپؐ کی جرأت اور بہادری کی تعریف کرتے ہیں جو صدیوں سے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لیے مثالی رہی ہے۔

شائستہ: C. Courteous:

آپؐ دوسرے لوگوں کے خیالات کو اپنی رائے سے زیادہ اہمیت دیتے تھے اور سب سے نرم مزاج میزبان تھے اور جہاں بھی جاتے سب سے بہترین مہمان ہوتے۔

پُرعزم: D. Dedicated:

محمدؐ اپنے مشن اور پیغام کو جو انہیں دے کر بھیجا گیا تھا، پوری دنیا میں پھیلانے/آگے بڑھانے کے لیے پُرعزم تھے۔

فصیح الکلام/جوامع الکلام: E. Eloquent:

آپؐ نے کبھی شاعری کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس کے باوجود آپؐ جامع انداز اور کم لفظوں کے

Marfat.com

استعمال سے مستند انداز میں بیان کر سکتے تھے۔ آج بھی لاکھوں مسلم اور غیر مسلم آپؐ کے الفاظ کا حوالہ دیتے ہیں۔

مہربان/دوستانہ:
F. Friendly:

آپؐ مہربان اور لحاظ کرنے والے کے طور پر جانے جاتے تھے۔ ان سب میں جو بھی آپؐ کو جانتے تھے۔

سخی:
G. Generous:

آپؐ اپنے مال کے معاملے میں بہت سخی تھے۔ آپؐ اپنے پاس کوئی چیز نہ رکھنا چاہتے تھے۔ جب کوئی ضرورت مند ہوتا۔ یہ بات سونا، چاندی، مویشی اور کھانے پینے کے لیے سچ تھی۔

مہمان نواز:
H. Hospitable:

آپؐ یقیناً سب سے زیادہ مہربان مہمان نواز کے طور پر جانے جاتے تھے اور اپنے ساتھیوں اور پیروکاروں کو بھی بہترین میزبانی کا درس دیتے تھے کہ یہ مذہب کا حصہ ہے۔

ذہین (فطین):
I. Intelligent:

بہت سارے مبصرین جنھوں نے آپؐ کے اعمال اور زندگی کا مطالعہ کیا ہے یہ اعلان کرتے ہیں کہ آپؐ تمام لوگوں سے زیادہ ذہین تھے جو دنیا میں آئے۔

عادل/منصف:
J. Just:

آپؐ تمام معاملات میں منصف اور عادل تھے چاہے کوئی کاروباری معاملہ ہوتا یا کسی معاملے میں فیصلہ دینا ہوتا، آپؐ نے ہر سطح پر انصاف کیا۔

رحم دل/محسن:
K. Kindness:

آپؐ اپنے ہر ملنے والے کے ساتھ مہربان اور لحاظ رکھنے والے تھے۔ آپؐ نے خالق کی عبادت کا پیغام مخلوقِ خدا کو احسن اور قابلِ غور انداز سے پیش کرنے کی پوری کوشش کی۔

Marfat.com

L. Loving: **محبت کرنے والے:**

محمدؐ سب سے زیادہ محبت کرنے والے تھے، اللہ سے، اپنے گھر والوں سے، دوستوں سے، ساتھیوں سے، حتیٰ کہ ان سے بھی جنھوں نے آپؐ کا پیغام قبول نہ کیا مگر آپؐ اور آپؐ کے ماننے والوں کے ساتھ پُرامن رہے۔

M. Messenger of Mercy: **پیغمبر رحمت:**

اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ آپؐ کو پوری دنیا کے لیے بھیجا جارہا ہے، انسانوں اور جنوں کے لیے رحمت بنا کر۔

N. Noble: **معزز/عظیم:**

آپؐ تمام آدمیوں میں سب سے عظیم اور ممتاز تھے۔ ہر کوئی آپؐ کے اچھے کردار اور معزز پس منظر کو جانتا تھا۔

O. "Oneness": **وحدت/توحید:**

آپؐ اللہ کی توحید یا وحدت (عربی میں توحید کہا جاتا ہے) کے اپنے اعلان کے لیے سب سے زیادہ مشہور ہیں۔

P. Patient: **صابر/متحمل:**

محمدؐ اپنی زندگی میں آنے والے تمام تجربوں اور آزمائشوں میں سب سے زیادہ ثابت قدم اور تحمل والے تھے۔

Q. Quiet: **خاموش طبع:**

آپؐ اکثر بہت خاموش رہتے تھے اور کبھی کسی نے آپؐ کو فخریہ انداز میں تلخ یا بلند آواز میں نہ سنا۔

R. Resourcefull: **چارہ ساز/خوش تدبیر:**

آپؐ سب سے زیادہ ہوشیار اور چارہ ساز تھے مشکلات، حتیٰ کہ سنگین حالات میں بھی چاہے ان کا سامنا آپؐ کو خود یا آپؐ کے ساتھیوں کو ہوتا۔

Marfat.com

کھرے رب لاگ ربراہِ راست: S. Straightforward:

محمدؐ ہر موضوع پر براہِ راست بات کرتے اور اپنی گفتگو میں بات کو توڑ موڑ کر بیان نہ کرتے۔ آپ ؐ کم لفظوں کا استعمال کرتے اور زیادہ فالتو بات کو بے کار اور بے سود سمجھتے تھے۔

فرست کے پیکر رحکمت والے: T. Tactful:

آپ ؐ دوسرے لوگوں کے معاملات میں حکمت اور نرمی سے کام لیتے تھے۔ آپ ؐ نے کبھی کسی کے وقار کو ٹھیس نہ پہنچائی، جب کہ کافر لوگ اکثر آپ ؐ کی توہین اور بدنامی کرتے تھے۔

بے مثال: U. Unmatched:

آپ ؐ آج بھی پوری دنیا میں اس شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں جنھوں نے بہت سے لوگوں کی زندگیوں پر گہرا اثر چھوڑا اپنے وقت میں اور آنے والے تمام وقتوں کے لیے۔

دلیر رنڈر: V. Valiant:

محمدؐ نے لفظ نڈر ر دلیر کو نیا مطلب دیا۔ آپ ؐ اپنے تمام معاملات میں سب سے زیادہ معزز رہے چاہے وہ یتیموں کے حقوق کا دفاع کرنا تھا یا بیواؤں کی عزت کا دفاع یا مصیبت زدہ لوگوں کے لیے لڑنا ہوتا۔ وہ جنگ میں دشمن کی زیادہ تعداد سے مرعوب نہ ہوتے تھے، نہ ہی کبھی انھوں نے سچ رحق اور آزادی کی حفاظت اور دفاع کی ذمہ داری سے منہ موڑا۔

ولی ردوست: W. Wali:

عربی لفظ ولی (جمع اولیاء) کو بغیر کچھ وضاحت انگریزی میں لانا تھوڑا مشکل ہے۔ اس لیے میں نے اس کو عربی ہی میں رہنے دیا ہے اور آپ ؐ کی ذات اور کردار کے سب سے اہم پہلو پر اپنی ناقص سمجھ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس لفظ کا مطلب 'محافظ' اور دوسروں کا کہنا ہے 'محبوب' یا وہ لوگ جن پر آپ مکمل اعتماد اور یقین محکم رکھتے ہوں ہر چیز میں، جیسے کیتھولک اپنے پادری پر۔ جبکہ کچھ لوگ محض 'دوست' کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اس موضوع پر بات کرتے ہوئے میرے محبوب استاد سلیم مورگن کا کہنا تھا کہ اس کا مطلب انگریزی کے لفظ (ally) 'اتحادی' کے قریب ہے۔ یہ شاید انتہائی قریبی معنی ہے کیونکہ جب کوئی

Marfat.com

شخص کسی شخص کو ولی کے طور پر لیتا ہے تو وہ عہد میں لیتا ہے۔ اس کو عربی میں 'bayah' بیعت دینا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو اللہ کی جگہ 'اولیاء' نہ بناؤ یہ جانتے ہوئے کہ اہل کتاب (یہودی اور عیسائی) عقیدے میں ہم سب سے قریب تر ہیں، اس کے باوجود ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم کسی کو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی جگہ 'اتحادی' نہ بنائیں۔

آپؐ اس دنیا میں رہنے والے تمام انسانوں میں سب سے زیادہ قابل اعتماد اور وفاداری کی زندہ مثال تھے۔ آپؐ کو اعتماد میں لے کر کی گئی کوئی بھی بات فاش ہوتی نہ دوسروں تک پہنچتی اور جب آپؐ کو اختیار دیا گیا یا لوگوں پر 'ولی' بنایا گیا تو لوگوں نے آپؐ کو سب سے زیادہ اعتماد کے قابل پایا۔

ایکس (X): X. "X":

محمدؐ لکھ سکتے تھے، نہ پڑھ سکتے تھے، حتیٰ کہ اپنا نام بھی نہیں۔ آج کی دنیا میں آپؐ کو کسی دستاویز پر دستخط کے لیے "X" کا استعمال کرنا پڑتا۔ آپؐ اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہنی ایک انگوٹھی کو دستخط رمہر کے لیے استعمال کرتے، دوسرے علاقوں کے سرداروں کو بھیجے جانے والے خطوط اور دستاویزات کو مہر بند کرنے کے لیے۔

سر تسلیم خم کرنے والے: Y. Yeilding:

محمدؐ اپنے خواہشات اور خیالات کو اللہ کے احکام کے آگے جھکا دیتے۔ اپنے ماننے والوں کے مشوروں کو ذہن میں رکھتے ہوئے، آپؐ اکثر ان کے خیالات کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہوئے مان لیتے، دوسروں کے حق میں جہاں تک ممکن ہوتا سر تسلیم خم کرتے۔

پُرجوش رپُرعزم: Z. Zealous:

محمدؐ اللہ کے تمام انبیاء میں سب سے زیادہ پُرعزم تھے۔ اپنا مشن 'اللہ کی مشیت کے آگے سر جھکانے میں امن سے' پھیلانے میں۔ آپؐ واقعی سب سے زیادہ پُرجوش تھے۔ اس پیغام کو پھیلانے کے سلسلے میں جو اللہ نے ان کو سونپا تھا، پیغام جو کہ: لا اله الا الله محمد رسول الله (اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں)

Marfat.com

عجیب/حیرت انگیز: الف Alief (Ajeeb) Amazing:

ہم ایک اور حرف کو شامل کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اگرچہ وہ عربی حروف تہجی کا پہلا حروف ہے۔ محمدؐ ہر لحاظ سے حیرت انگیز تھے۔ آپؐ نے زندگی گزارنے کے مکمل طریقے کا پیغام پہنچایا، تمام پہلوؤں سمیت، انسان کے جاگنے سے لے کر سونے کے وقت اور گود سے قبر تک تمام معاملات پر روشنی ڈالی اور اگر کوئی اس طریقہ زندگی (دین) پر عمل کرے تو وہ بڑی کامیابی حاصل کرے گا، اس زندگی میں اور عظیم ترین کامیابی اگلی زندگی میں بھی۔

نتیجہ: Conclusion:

اس سے پہلے کہ ہم محمدؐ (A-Z) کا اختتامی جائزہ لیں یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ اگرچہ مسلمان آپؐ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں اور آپؐ کی تقلید اور پیروی کرتے ہیں اللہ کے آخری پیغمبر کے طور پر، مگر آپؐ کی ذات کی عبادت نہیں کرتے۔

اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ منطقی سوچ رکھنے والے، دانش مند انسان ہیں۔ اس طرح آپ کو سب سے پہلے خود سے یہ سوال پوچھنا چاہیے کہ: کیا کسی انسان کے بارے میں یہ سب زبردست، حیرت انگیز اور انقلابی جملے واقعی سچ ہو سکتے ہیں؟ اگرچہ یہ واقعی سچ ہے تو؟

آپ پڑھ چکے ہیں کہ مشہور مصنفین، دانشوروں، شاعروں، مفکرین، پادریوں اور انسانی حقوق کے علمبرداروں نے آپؐ کے بارے میں کیا کہا۔ آپ نے ان لوگوں کی تحریریں دیکھی ہیں جو آپؐ کو جانتے تھے اور آپؐ کے بارے میں جانتے تھے اور یہ کہ دوسروں نے آپؐ کے بارے میں کیا کہا۔

تو اب سوال یہ ہے کہ ''آپ محمدؐ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟''
فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں۔

Marfat.com

معجزات محمد ﷺ

﴿ اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انۡشَقَّ الۡقَمَرُ ۝ ﴾
''قیامت قریب آ گئی اور چاند شق ہو گیا۔''

1: ''چاند کا شق ہونا'' جب ولید بن مغیرہ اور کفار قریش نے آپ ﷺ سے صداقت نبوت پر معجزہ طلب کیا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا، یہ معجزہ دنیا کے کئی حصوں میں دیکھا گیا۔

2: غزوہ احد کے دن حضرت قتادہ کی آنکھ نکل کر رخسار تک آ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اس کی جگہ پر لگا دیا اور وہ پہلے سے بھی بہتر بن گئی۔

3: غزوہ خیبر کے دن حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی آنکھیں دکھتی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے لعاب دہن لگایا اور ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہوئیں کہ گویا وہ کبھی بیمار ہی نہیں ہوئیں۔

4: غزوہ بدر میں ابن الحکم کی پنڈلی ٹوٹ گئی، اس پر آپ نے اپنا لعاب مبارک لگایا، وہ فوراً درست ہو گئی اور پھر کبھی درد کا احساس نہیں ہوا۔

5: آپ کی نبوت کی شہادت دینے ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا، آپ ﷺ کے آگے کھڑا ہو گیا اور تین بار شہادت مذکورہ ادا کی۔

6: کھجور کا تنا آپ ﷺ سے دوری کی وجہ سے رونے لگا' تمام مسجد والوں نے روتے سنا، آپ ﷺ اس کے قریب گئے اور ہاتھ مبارک اس پر رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔

7: کسریٰ کے خلاف آپ ﷺ نے فرمایا ''اس نے ہمارا مکتوب پھاڑا ہے' اس کا ملک اسی طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گا'' چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

8: عبداللہ بن عباس کے لیے آپ ﷺ نے فقاہت دین کی دعا فرمائی۔ چنانچہ وہ امت

Marfat.com

کے بہت بڑے فقیہ بنے۔

9: آپ ﷺ کی دعا سے ''جو'' کے دومد میں اتنی برکت ہوگئی کہ اسی (80) سے زائد افراد اس سے سیر ہوئے۔

10: آپ ﷺ کی دعا سے حدیبیہ کے دن پانی میں برکت ہوئی پانی کے ایک چھوٹے سے برتن میں آپ ﷺ نے ہاتھ رکھا۔انگلیوں کے درمیان سے پانی چشموں کی طرح ابل پڑا۔چنانچہ اس سے پندرہ سو کے قریب لوگوں نے سیر ہوکر پیا اور وضو کیا۔

11: سب سے بڑا معجزہ اور ابدی نشانی قرآن کریم ہے۔[1]

[1] منہاج مسلم تالیف ابوبکر جابر الجزائری، ترجمہ مولانا محمد رفیق الاثری، دارسلام پبلشرز ریاض/ لاہور

Marfat.com

معراج رسول اللہ ﷺ کے معجزاتی اور سائنسی پہلوؤں پر ایک نظر

نبی کریم ﷺ کا معراج اپنے اندر کئی معجزاتی پہلو ایسے رکھتا ہے جن کی تصدیق و تائید آج کی سائنس سے بھی ہو رہی ہے۔

(1):......سب سے پہلا معجزاتی اور محیر العقول پہلو سینہ چاک کر کے اس میں سے غیر مرغوب اشیا کی صفائی کے باوجود نبی اکرم ﷺ کا زندہ بچ جانا۔ یقیناً ایک انہونی اور خلاف عادت جاریہ بات تھی۔ سینہ چیر کر دل اور دیگر اندرونی اعضاء رئیسہ کو باہر نکال کر دوبارہ اپنی جگہ پر لگا دینا، آج کی میڈیکل سائنس میں اوپن ہارٹ سرجری کی شکل میں معروف و معلوم ہے۔ لیکن عہد رسالت میں اس کا تصور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ آج کی سائنسی ترقی نے اس کا امکان ہی نہیں وقوع بھی ثابت کر دیا۔

(2):......دوسرا محیر العقول واقعہ اس دور میں جب انسان گھوڑے یا خچر سے زیادہ تیز سواری کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا ''براق'' جیسی تیز ترین سواری تھی جس نے چند لحظات میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ، طور سینا، بیت اللحم اور بیت المقدس کا سفر دو افراد کو لے کر طے کیا، جس کا قدم تا حد نظر تھا۔ آج کا انسان تیز ترین سواریوں سے متعارف ہی نہیں ان کو روزمرہ استعمال بھی کرتا ہے گویا سائنسی ترقی نے صدیوں بعد ایسی تیز ترین سواریاں ایجاد کر کے ''معجزۂ براق'' کو حقیقت ثابت کر دیا۔

(3):......انسان پرندوں کے ہواؤں اور فضاؤں میں اڑانیں بھرنے سے تو روز اول سے واقف ہے۔ لیکن کسی جانور یا انسان کے کسی مادی چیز پر سوار ہو کر کسی فضائی سفر کرنے کے تصور سے صدیوں تک لاعلم رہا۔ تا آنکہ نبی کریم ﷺ نے ''براق'' پر فضائی اور ہوائی سفر کر کے اس زمانے کے انسانوں کو فضا میں اڑنے یا تیرنے کے امکان ہی نہیں وقوع پر بھی ایک واقعاتی

Marfat.com

دلیل مہیا کر دی۔

(4):...... زمین کی کشش ثقل ایک معروف شدہ حقیقت ہے اور زمین کے چاروں طرف ایک ہوائی کرہ ہے جس کا سخت دباؤ ہے تقریباً 50 پچاس میل کی بلندی پر اس ہوا کا دباؤ کم ہو جانے سے انسان سر درد، متلی، نیم بے ہوشی اور سانس لینے میں دشواری کی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ انتہائی بلندی پر تو انسان کے نتھنوں اور کانوں سے خون بہنے لگتا ہے اور بسا اوقات اگر مناسب حفاظتی اقدام نہ اٹھائے جائیں تو زندگی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ انتہائی اونچائی اور بلندی پر ہوا میں آکسیجن کم ہو جاتی ہے اور سانس لینا دشوار محسوس ہوتا ہے۔ جدید سائنس کے مطابق زمین کی کشش ثقل کے دائرہ سے نکلنے کے لیے ایک ایسی طاقتور اور تیز ترین سواری درکار ہے جس کی کم از کم رفتار پچیس ہزار میل ہو۔

نبی اکرم ﷺ، ان ساری مادی مشکلات سے بچ کر نہ صرف یہ کہ زمین کی کشش ثقل کے دائرہ سے باہر گئے بلکہ زندہ، صحیح سلامت اربوں میل کا بالائی سفر کیا اور آپ کو ذرہ برابر مشکل پیش نہ آئی کیونکہ آپ ﷺ، خالق کائنات کے پیغمبر اور رسول تھے اس سے یہ معجزاتی کامیابیاں ہی حاصل نہیں ہوئیں بلکہ آپ کا پیغمبر خدا ہونا بھی مبرہن ہوا۔

(5):...... انسان اپنے علم، تجربات اور مسلسل کاوشوں کے نتیجے میں اس کائنات کے ایک تھوڑے سے حصے کو ہی دریافت کر سکا ہے۔ لیکن رسول اکرم ﷺ نے معراج کے موقع پر اس عظیم کائنات کے بے شمار ایسے مقامات کا مشاہدہ بچشم سر کیا، جہاں آج تک انسان کے تصور کی رسائی بھی نہیں ہے۔ عرش معلیٰ، سدرۃ المنتہیٰ، جنت الماوٰی، جہنم اور اس کی ہولناکیاں یہ سب وہ حقائق ہیں جن کی خبر رسول اللہ ﷺ دیتے تھے۔ پھر آنجناب ﷺ کو ان کائناتی حقیقتوں کا مشاہدہ بھی کروا دیا گیا۔ آپ ﷺ نے واپس تشریف لا کر آنکھوں دیکھی صورت حال بیان فرمائی۔

سبق ملا ہے معراج مصطفی سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں [1]

[1] ماہنامہ دعوۃ مارچ اپریل 2016ء، دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ، ص: 34 تا 37۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ، قرآن اور جنات

قرآن کا ایک معجزہ یہ ہے کہ یہ کتاب جس طرح انسانوں کے لیے کتاب ہدایت ہے اسی طرح جنوں کے لیے بھی ہدایت کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طرح جنوں کے لیے بھی ان کی ہدایت کے لیے انہی کے گروہ میں انہی کی جس سے انبیاء بھیجے اور کتابیں نازل کیں جیسا کہ ہمیں درج ذیل آیات سے پتہ چلتا ہے۔

”(قیامت کے روز اللہ یہ بھی پوچھے گا) کہ اے گروہ جن وانس کیا تمہارے پاس خود تم ہی میں سے وہ پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیات سناتے اور اس دن کے انجام سے ڈراتے تھے۔ وہ کہیں گے، ہاں ہم اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں۔ آج دنیا کی زندگی نے ان لوگوں کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے مگر اس وقت وہ اپنے خلاف خود گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے (یہ شہادت ان سے اس لیے لی جائے گی کہ یہ ثابت ہو جائے کہ) تمہارا رب بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہ تھا جبکہ ان کے باشندے حقیقت سے ناواقف ہوں۔“ (الانعام: 6/130، 131)

دلچسپ بات یہ ہے کہ اگرچہ انسان جنات کو نہ دیکھ سکتے ہیں، نہ ان کے حالات سے باخبر ہو سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے انبیاء اور آسمانی کتابوں یا صحیفوں کے بارے میں انہیں کوئی معلومات ہیں۔ لیکن اس کے برعکس جنات نہ صرف انسانوں کو دیکھ سکتے ہیں بلکہ ان کے حالات سے بھی باخبر رہتے ہیں جیسا کہ اس آیت میں فرمایا گیا:

”شیطان اور اس کا قبیلہ تم کو ایسی جگہ سے دیکھ رہا ہے جہاں تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔“ (الاعراف: 7/27)

Marfat.com

اسی طرح کیونکہ وہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں اس لیے وہ سریع الحرکت ہیں۔ مزید یہ کہ وہ با آسانی مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں اور ان مقامات پر غیر محسوس طریقے سے نفوذ کر جاتے ہیں جہاں انسان نفوذ نہیں کر سکتا۔

جنات کی ان صلاحیتوں کی وجہ سے انسان پر برتری حاصل ہے کہ اپنے انبیاء کے علاوہ وہ ان انبیاء کی تعلیمات سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں جو انسانوں میں مبعوث ہوئے اور ان کی کتابوں سے ہدایت حاصل کر سکتے ہیں جو انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل کی گئیں۔ قرآن کریم میں درج ذیل دو مقامات پر ہمیں بتایا گیا ہے کہ جنات نے نبی کریم ﷺ سے براہ راست قرآن سنا اور پر ایمان لائے۔ (الاحقاف: 29 تا 31)، (الجن: 1، 2) [1]

آپ ﷺ نے فرمایا: جب میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ (پس جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے) پڑھتا تو جن اس کے جواب میں کہتے جاتے تھے۔

"لا بشئی من نعمة ربنا نکذب"

"ہم اپنے رب کی کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے۔" [2]

---

[1] سیرت نبوی کے حیرت انگیز واقعات، ص: 56، 57، ڈاکٹر مقبول احمد شاہد، پیا پبلی کیشنز، جوہر ٹاؤن لاہور۔

[2] ابن جریر۔

Marfat.com

پیغمبر اسلام، اسلام اور قرآن

لیٹن برٹنی اپنی کتاب "The Holy Land" میں لکھتا ہے۔

The Arab people originally lived in Arabia witch lies southeast of the holy land. Until sevenths century A.D, Arabs worshipped many different gods. This practice was ended by the prophet Muhammad(ﷺ) who born at Makkah in Saudi Arabia in about A.D.570Muhammad taught that there was only One God, called Allah. The messages he received from Allah were written down and today form the Koran, the holy writings of Islam(Page 11----Brittney)

The Koran is said to be the most widely quoted book in the world, because passages of it form part of the daily ritual of devout Muslim. [1]

عرب بنیادی طور پر عربیہ کے رہنے والے تھے جو ارض مقدس (فلسطین) کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ ساتویں صدی عیسوی/تک وہ کئی خداؤں کی پوجا کرتے رہے۔ ان مختلف خداؤں کی عبادت حضرت محمد ﷺ نے آ کر ختم کی حضرت محمد ﷺ سعودی عرب کے شہر مکہ میں 570 عیسوی میں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو سکھایا لا الہ الا اللہ خدا صرف ایک ہے۔ جس کا نام "اللہ" ہے۔ جو وحی آپ ﷺ پر نازل ہوئی وہ قرآن کے نام سے جانی جاتی ہے مسلمانوں/اسلام کی مقدس کتاب ہے۔ کہا جاتا ہے قرآن دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے کیونکہ آیات کا پڑھنا ایک مخلص مسلمان کے روز مرہ معاملات اور عبادات کا حصہ ہوتا ہے۔

---

[1] Ibid. page . 17.

Marfat.com

آداب غلامی

لارڈ ہیڈ لے فاروق جب مسلمان ہوئے تو آپ نے انگلستان کی ایک مسجد میں اسلام پر ایک تقریر کی، جس میں اسلام کی خوبیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے آخر میں کہا:

''قرآن میں ایک نقص بھی ہے کہ وہ حکومت کرنے کے تو سب گر بتاتا ہے لیکن یہ ہرگز نہیں بتاتا کہ اگر مسلمان غلام ہو جائے تو وہ کیا کرے۔ سارے قرآن میں غلام مسلمان کے لیے ایک بھی ہدایت موجود نہیں۔''

بدیگر الفاظ لارڈ فاروق یہ کہہ گئے کہ قرآن جہانبانوں کا دستور العمل ہے نہ کہ غلاموں کا۔ اور اس مقدس کتاب پر عمل کرنے کا لازمی نتیجہ آقائی و فرمانروائی ہے۔ [1]

سیاسی طور پر دو ہی ممکن صورتیں ہو سکتی ہیں آزادی یا غلامی قرآن کتاب ہدایت ہے کتاب انقلاب ہے کتاب حریت ہے اسی لئے تو وہ آداب غلامی نہیں سکھاتی بلکہ حریت و آزادی کے باب کیسے رقم کرنے ہیں؟ غیرت و حمیت سے کس طرح زندگی بسر کرنی ہے؟ جرأت، ایثار، قربانی کے پرچم کس طرح سربلند کرنے ہیں؟ بزدلی، کنجوسی، بے غیرتی سے کیسے نجات پانی ہے؟ اس کے عنوانات ہیں۔

پیغمبر اسلام درحقیقت پیغمبر حریت و انقلاب ہیں۔ ان کی زندگی قیامت تک آنے والی تمام نسلوں کے لئے مینارہ نور ہے۔ آزادی و تبدیلی اور جدوجہد مسلسل، تمام انسانی بندشوں کو توڑتے ہوئے صرف خدائے واحد کے سامنے سرنڈر کرنا، سربسجود ہونا ہی اصل آزادی ہے۔ یہی آپ ﷺ کا مشن تھا/ ہے۔

---

[1] ڈاکٹر غلام جیلانی برق دو اسلام ص 295۔

Marfat.com

طریقِ محمد ﷺ (سنت) کی اہمیت

نومسلم محمد اسد اپنی کتاب (ISLAM AT THE CROSSROADS) ''اسلام چوراہے پر'' میں سنت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں۔ میرے علم کے مطابق سنت کی پیروی کا تصور کم از کم تین اہم وجوہات کا حامل ہے۔

1: پہلی وجہ یا سبب یہ ہے کہ اس کے مطابق چلنے والا فرد اپنی زندگی اسطرح جچے تلے انداز میں گزارتا ہے کہ وہ مستقلاً باشعور، باخبر اور اپنی ذاتی خواہشات کو کنٹرول کرنے والا ہوتا ہے۔

2: اس کی سماجی اور معاشرتی اہمیت اور افادیت ہوتی ہے۔ کہ سنت اپنی ''نام نہاد'' غیر متبدل حالت کی وجہ سے انسانیت اور معاشرے کے لیے عظیم ترین خدمت سرانجام دیتی ہے۔ ایک معیار بنتی ہے۔

3: اس نظام میں ہماری روزمرہ کی زندگی کی کئی تفصیلات پیغمبر ﷺ کی زندگی کی مثالوں سے اخذ شدہ ہیں۔ جو کچھ بھی ہم کریں، کہیں۔ ہمیں مجبوراً نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کے ایسے واقعات کو مدنظر رکھنا پڑھتا ہے۔ تو لازماً دنیا کے عظیم ترین انسان کی شخصیت و سیرت کا اپنے روزمرہ کے معاملات میں عکس نظر آنے لگتا ہے یا کم از کم ہم موازنہ تو کرتے ہیں۔ اور اس کا روحانی اثر ہمیشہ حقیقی صورت میں ہماری زندگی پر اثر انداز ہوتا رہتا ہے۔

پچھلی دہائیوں میں اسلام کے بیمار جسم کے لیے کئی اصلاحاتی تجاویز پیش کی گئیں ہیں اور روحانی ڈاکٹر اس کے لیے کئی پیٹنٹ ادویات تجویز کر گئے ہیں۔

مگر ان تمام ہوشیار اور بااعتبار ڈاکٹروں کی تمام کوششیں سعیٔ لاحاصل ہیں۔ کیونکہ یہ تمام

Marfat.com

روحانی معالج صرف ادویات اور مقویات پر ہی گزارہ کر رہے ہیں اور اس مریض کو جس قدرتی غذا کی ضرورت ہے اسے بھول جاتے ہیں۔اسلام کا بیمار یا صحت مند جسم جس اکلوتی غذا کو اپنے لئے مناسب پاتا ہے وہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔سنت ہی اسلام کے عروج کی کلید ہے۔اور اس کے ذریعے ہی سے ہم اپنی موجودہ پستی کی صحیح وجوہات سمجھ سکتے ہیں۔

سنت کا مشاہدہ/ وجود دراصل اسلام کی زندگی اور ترقی کا ہم معنی ہے۔اور سنت کا ترک اسلامی وجود کے انتشار اور منہدم ہونے کا نام ہے۔

سنت وہ ڈھانچہ ہے جس کے گرد اسلام کی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔تو اس میں کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے کہ ڈھانچہ ہٹا دیا جائے تو عمارت زمین بوس ہو جائے۔

سنت کا لفظ بڑے وسیع معنی میں استعمال ہوتا ہے یہ نبی اکرم ﷺ کے اقوال، افعال اور حیران کن زندگی سب کو گھیرے ہوئے ہے۔علاوہ ازیں یہ قرآن پاک کی تعبیر، تفسیر اور تشریح بھی ہے۔ہم اس سے زیادہ قرآن پاک کے ساتھ انصاف نہیں کر سکتے کہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کریں۔

Marfat.com

بیداری یا موت

علامہ محمد اسد اپنی کتاب ''اسلام چوراہے پر'' میں لکھتے ہیں۔عصر جدید کی نئی وسعت پذیر تہذیبوں اور باہم ٹکراتے تمدنوں میں اسلام کے لیے زیادہ دیر خاموش تماشائی کی حیثیت سے رہنا ناقابل برداشت ہے۔اسے صدیوں کی جادوئی نیند سے بیدار ہونا پڑے گا اب اسے ابھرنا یا مرنا ہوگا۔آج مسلم دنیا جس مسئلے (بحران) سے دوچار ہے اس مسافر سے ملتا جلتا ہے جو ایک چوراہے پر کھڑا ہو۔وہ جہاں کھڑا ہے وہاں کھڑا رہ سکتا ہے مگر اس کا مطلب بیچارگی کی موت ہوگا۔وہ اس شارع پر مڑ سکتا ہے جس پر جانب تہذیب مغرب کا بورڈ لگا ہے ۔لیکن اس صورت میں اسے اپنے ماضی کو ہمیشہ کے لیے خدا حافظ کہنا ہوگا۔اس کے پاس متبادل وہ شارع بھی ہے جس پر لکھا ہے ''اسلام کی حقیقت'' یہ صرف اکلوتی شارع ہے جو ان کو مطمئن کر سکتی ہے۔جو اپنے ماضی سے تعلق بھی رکھنا چاہتے ہیں اور اس ماضی کو ایک زندہ جاندار اور شاندار مستقبل میں ڈھالنا چاہتے ہیں۔(ص۔57)

Under the impact of new ideas and conflicting cultural currents, so characteristic of the period in which we are living, Islam can no longer afford to remain an empty form. Its magic sleep of centuries is broken it has to rise or to die. The problem facing the Muslims today is the problem of the traveller who has come to crossroads. He can remain standing where he is but that would mean death of starvation. He can choose the road bearing the sign. Towards western civilization but then he would have to say good-bye to his past for ever. Or he can choose the other road, the one over which is written: towards

Marfat.com

the Reality of Is!am. It is this road alone which can appeal to those who believe in their past and in the possibility of its transformation into a living future.

Many reform proposals have been advanced during the last decades, and many spiritual doctors have tried to devise a patent medicine for the sick body of Islam. But, until now, all was in vain, because all those clever doctors-at least those who get a hearing today- invariably forgot to prescribe along with their medicines, tonics and elixirs the natural diet on which the early development of the patient had been based. This diet, the only one which the body of Islam, sound or sick, can positively accept and assimilate, is the Sunnah of our prophet Muhammad (e.(The Sunnah is the key to the understanding of the Islamic rise more than thirteen centuries ago and why should it not be a key to the understanding of our present degeneration Observance of the Sunnah is synonymous with Islamic existence and progress. Neglect of the Sunnah is synonymous with decomposition and decay of Islam. The Sunnah was the iron framework of the House of Islam and if you remove the framework from a building, can you be surprised if it breaks down like a house of cards

The word Sunnah is used here in its widest meaning, namely, the example the prophet has set before us in his actions and sayings. His wonderful life was a living illustration and explanation of the Qur'an and we can do no greater justice to the Holy Book than by following him who was the means of its revelation.

Marfat.com

حصہ دوم

(الف) مقتدرِ اعلیٰ

(ب) اعلیٰ ترین ادب

Marfat.com

Marfat.com

سپریم اتھارٹی

خدائے محمد ﷺ

تقریباً تمام ملکوں اور معاشروں میں کچھ لوگ ایسے ضرور پائے جاتے ہیں جو خدا کے وجود کے منکر، ہیں یا اس کو مانتے بھی ہیں تو ایک گورکھ دھندے کی صورت۔ ایسے لوگوں سے رابطوں کے زیر اثر ہمارے ذہنوں میں بھی شکوک وشبہات کا پیدا ہونا لازمی ہے اور اگر کم علم اور کمزور ایمان والوں کو ان کے سوالات کا جواب نہ ملے تو ان کے بھٹکنے کے مواقع بڑھ جاتے ہیں) اور اگر ان سوالات کے جوابات ہم نہ ڈھونڈھ سکیں تو بلاشبہ ہم راہ راست سے نہ صرف خود دور ہو جاتے ہیں بلکہ دہریت، لادینیت اور شرک کا شکار ہو جاتے ہیں انتشار اور تشکیک ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ حضرت محمد ﷺ نے کتاب اللہ قرآن مجید کے ذریعے جو خدائے واحد کا تصور دیا ہے آئیں دیکھتے ہیں وہ کتنا معقول، حقیقت پسندانہ اور انسانی شعور کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

وجودِ "خدا" باری تعالیٰ:

کسی کو اپنی ذات پر یقین ہو نہ ہو، خدا پر کسی کو یقین ہو نہ ہو۔ زندگی پر کسی کو یقین ہو نہ ہو، اخلاق و مذاہب پر کسی کو یقین ہو نہ ہو، تہذیب وتمدن پر کسی کو یقین ہو نہ ہو، مگر موت پر سب کو یقین ہے اور اتنا پختہ یقین، کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔

مرنے کے بعد دو ہی صورتیں ممکن ہیں۔

پہلی صورت انسان ختم ہوگیا، عناصر (Element) عناصر کے ساتھ مل گئے۔ مٹی کی لیبارٹری نے اسے (Desompose) منتشر کر دیا۔

Marfat.com

زندگی کیا ہے، عناصر کا ظہور ترتیب
موت کیا ہے؟ انہی عناصر کا پریشان ہونا

دوسری صورت یہ ہے کہ جس ہستی نے، جس طاقت نے، جس قوت نے اسے پہلی بار جسم اور جان بخشی تھی وہ دوبارہ اس کو لوٹانے کی قدرت رکھتی ہے اور حسبِ وعدہ مقرر وقت پر تمام انسانوں کو اپنے دربار میں حاضر کر سکتی ہے / حاضر کرے گی۔ اس کو حیات بعد الممات، زندگی بعد ازموت (Life after Death) قیامت، حشر وغیرہ کے الفاظ سے بیان کیا جاتا ہے۔ اب عقلی طور پر اسے ممکن ہونا دیکھتے ہیں۔

موت کیا ہے زمانے کو سمجھائیں کیا
اک مسافر کو رستے میں نیند آ گئی

انسان خود کیا ہے؟

جب ہم اپنے کسی پیارے کی لاش کو دیکھتے ہیں تو ہمیں لامحالہ اپنے بے بس ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ مرنے والے سے جتنا تعلق ہوتا ہے اتنا دکھ بھی ہوتا ہے، لاش ہمارے سامنے پڑی ہے، اس کے جسم کے تمام اجزا ہاتھ، پاؤں، سر، آنکھ، دل، دماغ وغیرہ موجود ہیں، عناصر ترکیبی بھی اسی ترتیب اور ترکیب سے موجود ہیں۔ مگر ہم اسے انسان نہیں کہتے، اسے اس انداز میں مخاطب نہیں کرتے، اس کے ذمہ کام نہیں لگاتے، اس سے کوئی آس / امید وابستہ نہیں کرتے / نہیں جوڑتے۔ کیوں؟ اس لیے کہ کوئی شے اس جسم میں تھی جو نظر نہ آتی تھی مگر تمام جسم کو متحرک اور فعال رکھتی تھی۔ جان کہہ لیں، روح کہہ لیں، نفس کہہ لیں، جوہر حیات کہیں، حقیقتِ حیات کہیں۔ وہ اصل انسان تھی۔

اس کے بغیر انسانی جسم ویران کھنڈر کی طرح ہے۔ کھوکھلا کھلونا ہے۔ انسانی جسم کو اس کے بغیر سالوں، مہینوں تو الگ، دنوں اور گھنٹوں برداشت کرنا بھی خاصا محال ہوتا ہے۔ منہ سے کہیں یا نہ کہیں، لیکن سب چاہتے ہیں جلد از جلد اس سے چھٹکارا پایا جائے۔ اسے آخری منزل تک پہنچایا جائے۔ مگر اس فرد کی زندگی کے آخری دم تک ہماری کوشش ہوتی ہے کہ اس کو موت

Marfat.com

کے منہ میں جانے سے بچایا جائے۔ مگر ایک قوت ہے جو ہماری تمام کوششوں کو ناکام بنانے کی طاقت رکھتی ہے۔ اسی قوت کو ہم خدا کہتے ہیں۔

اسی انسانی بے بسی اور خدائی طاقت کو ہم ایک دوسری طرح لیتے ہیں۔ دوسرے زاویے سے دیکھتے ہیں۔ آخری الہامی کتاب ہمیں بتاتی ہے۔

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (الواقعة : 83، 84)

''ہر ذی روح (جان) موت کا مزا چکھے گی۔''

اب تمام دنیا کے انسان، اپنی تمام تر تحقیقات، جدید ترین آلات، سپر کمپیوٹروں، ایٹم بموں، میزائلوں، سپر سانک طیاروں اور الٹرا شعاعوں، ماڈرن ریز (Rays) کے باوجود اتنی بھی طاقت نہیں رکھتے کہ اس فرمانِ خدا کی ایک بار ہی سہی خلاف ورزی کر سکیں۔ کسی ایک ہی منتخب فرد کو مرنے نہ دیں۔ یقیناً غالب قوت ہی اقتدارِ اعلیٰ کی مالک ہوتی ہے! اسی سپریم طاقت کو ہی مقتدرِ اعلیٰ، قادرِ مطلق، خدائے لم یزل، سپریم اتھارٹی کہلوانا سزاوار ہے۔ اب ہم اپنے اصل سوال کی طرف لوٹتے ہیں۔ مگر ہم پہلے کافر اور مسلمان کا فرق واضح کرتے جاتے ہیں۔

مسلمان، ماننے والا، کافر انکار کرنے والا۔

ہمارا سوال مرنے کے بعد پیش آنے والے مرحلہ جات/واقعات کے بارے میں تھا۔ پہلی صورت میں جب مرنے کے بعد سب کچھ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔ تو ماننے اور نہ ماننے والے برابر ہو گئے۔ مگر اگر دوسری صورت سامنے آ گئی جو عقلاً ممکن ہے تو ماننے والے یقیناً فائدے میں ہوں گے۔ اور نہ ماننے والوں کو اپنے انکار کی لازماً سزا ملے گی۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی خدا ہونے کے قابل نہیں۔''

There is none God save Allah

اب ہم دیکھتے ہیں مقتدرِ اعلیٰ (Sovereign) کے پاس کیا اختیارات ہونے چاہیں، کیا خوبیاں ہونی چاہیں۔

Marfat.com

(الف) لامحدود اختیارات یا مطلق العنانیت: ABSOLUTENESS

کوئی بھی محدود اختیارات کی حامل ہستی نہ مقتدر اعلیٰ ہوسکتی ہے نہ خدا، اس کے اختیارات کی حد مقرر ہے اس حد کے باہر اس کا اقتدار نہیں لہٰذا وہ وہاں بے بس ہے اور بے بس خدا تو نہیں ہوسکتا۔ مکمل اختیارات کے بغیر چھوٹے سے چھوٹے یونٹ کا انتظام و انصرام بھی صحیح نہیں چلایا جاسکتا۔

(ب) لازوال یا دائمی حیثیت: PERMANENCY

اگر مقتدر اعلیٰ کے پاس اختیار محدود مدت کے لیے ہے۔ مثلاً چار سال، پانچ سال یا عمر بھر، تو بھی یہ وقت جلد ہی ختم ہونے والی چیز ہے اور اس کی حامل ذات فنا پذیر ہے اور فنا والے، غروب ہونے والے خدا تو نہیں ہوسکتے۔

(ج) ہمہ گیری/جامعیت:

UNIVERSILTY or ALL COMPREHENSIVENESS

اگر کسی شخص کو اختیارات تو مکمل حاصل ہوں مگر صرف ایک شعبے ایک محکمے یا ایک براعظم یا ایک بحر اعظم کے، یا ایک مخلوق (Species) مثلاً: جنات یا حیوانات کے تو یقیناً بے شمار حصے اس کی سلطنت اور اقتدار سے باہر ہوں گے۔

(د) ناقابل انتقال: INALIENABILITY

اگر اقتدار منتقل کیا جاسکتا ہو تو ہمہ وقت وہ اس خطرے سے گھرا رہے گا نامعلوم کب یہ پاورز منتقل ہوجائیں۔ خطروں میں گھری ہستی خدا کب ہوسکتی ہے؟

ہ۔ ناقابل تقسیم: INDIVISIBILITY

ایسی قوت جو تقسیم ہوسکتی ہو تقسیم در تقسیم کے عمل سے گزرتے منفی میں چلی جاتی ہے اور قابل ذکر نہیں رہتی اور جو قابل ذکر ہی نہ ہو اس کا خدائی کا دعویٰ یا اختیار کیا ہوسکتا ہے؟

منفرد حیثیت: EXCLUSIVENESS

اس کا مطلب ہے اس جیسا کوئی نہ ہو۔ اگر اس جیسے اور بھی ہوں تو پھر وہی ٹکراؤ، الجھاؤ،

Marfat.com

سمجھوتوں، معاہدوں، جنگ وجدل کا ماحول پیدا ہو جائے گا۔ مشترکہ اقتدار خطرناک ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ درج بالا خوبیاں صرف اللہ تعالیٰ میں پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا وہ اکیلی قوت ہی خدا ہونے کے قابل ہے۔ اقتدارِ اعلیٰ مکمل و اکمل صورت میں اسی کے پاس ہے۔ زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، دن، رات، سردی، گرمی، خزاں، بہار، برسات، آندھیاں، طوفان، زلزلے، سکون، گردش حرکت، وقت، موت، زندگی، عدم اور وجود، ضیا اور ظلمت سب اس کے زیر تصرف ہیں۔ ہر چیز اس کے مکمل کنٹرول میں ہے ہم نظام کائنات کو رواں دواں دیکھتے ہیں۔ ایک نظم اور تناسب کے ساتھ سب کچھ چل رہا ہے۔ یقیناً اس کے پیچھے کوئی انتہائی مدبر، منظم اور مقتدر قوت ہے، ہستی ہے، اسی ہستی کو خدا کہتے ہیں۔

روحانی یا دینی زندگی کا بنیادی سوال اور الٰہیات کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ کیا خدا اکیلا ہے یا خداؤں کی پوری فیملی ہے؟ پورا خاندان ہے۔ اس سوال کے جوابات جو وقتاً فوقتاً دیے گئے ہیں۔

الف: تکثیر (لا تعداد۔ بے شمار خدا)

ب: تثلیث۔ (تین خدا۔ تریمورتی۔ ٹرینٹی)

ج: ثنویت۔ (دو خدا۔ یزداں۔ اہرمن)

د: توحید۔ (اکیلا۔ یکتا)

☆ عقلاً بھی ایک سے زیادہ خدا ممکن نہیں۔ خداؤں کا خاندان ایک تصوراتی خوبصورتی تو ہے مگر عملاً یہ بہت بڑی خامی ہے۔ ہم ایک سے زیادہ خدا فرض کرتے ہیں تو ان کی باہمی حیثیت کیا ہوگی؟

چار ہی ممکن صورتیں ہوسکتی ہیں۔

نظام چلانے میں اگر سب ایک دوسرے کے محتاج ہیں تو سب میں نقص پایا گیا۔ کیونکہ وہ دوسرے کی مدد کے محتاج ہیں اور محتاج خدا نہیں ہوسکتا۔

اگر ایک ان میں باصلاحیت ہے دوسرا محتاج اور کمزور ہے تو اس صورت میں کمزور خدا کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ ایک ہی بلاشرکت غیر نظام کائنات چلاسکتا ہے۔

Marfat.com

اگر سب بااختیار ہیں تو ان کا ٹکراؤ لازمی طور پر ہوگا۔ جس سے نظام درہم برہم ہو جائیگا۔ مگر نظام کائنات میں تو نظم ہے حسن ہے لہٰذا کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔

اگر فرض کیا جائے کہ ان سب نے سمجھوتہ کر کے نظام کو رضامندی سے چلانے کا معاہدہ کر رکھا ہے تو دیکھا جائے گا کہ ان سب کی طاقت صرف ہو رہی ہے یا ایک کی۔ اگر ایک کی صرف ہو رہی ہے تو باقی دوسرے بے مقصد ہوئے۔ کیونکہ اگر ایک خدا نظام چلا سکتا ہے۔ چلا رہا ہے تو دوسرا بے مقصد ہی ہو سکتا ہے رہوا۔

☆ نقلاً بھی ایک سے زیادہ خداؤں کو تسلیم کرنا، کئی الجھنوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ قرآن مجید، دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب، سب سے مستند صحیفہ، چیلنج کرتی حقیقت، انسانیت کے نام، اس واحد لاشریک کا آخری پیغام ہے۔

یہ کتاب بڑی وضاحت کے ساتھ، بڑے چیلنج کے ساتھ اپنا مشن بیان کرتی ہے۔ جہالت کے اندھیروں کو توحید کی کرنوں سے نیست و نابود کرتی، کفر اور شرک کے محلات کو زمین بوس کرتی، بڑے ٹھنڈے میٹھے انداز میں دلوں پر دستک دیتی، توہمات کو پاش پاش کرتی، انسان کو خدا آشنا کرتی ہے۔ اب کوئی انتہا پسند ہی ہو سکتا ہے جو بغیر پڑھے اور سمجھے اس پر اعتراض کرتا ہے۔ یہ کہنا غلط ہے۔ یہ مسلمانوں کی کتاب ہے یہ تو اللہ کی کتاب ہے۔ جو پوری انسانیت کے لیے ہے۔ جس کا مخاطب بنی نوع، آدم کا ہر فرد ہے۔

(عمل اور ردِّ عمل)

کسی بھی خبر پر ہمارے کئی ردعمل ہو سکتے ہیں:

1۔ ہم اسے مان لیتے ہیں۔

2۔ ہم اس کا انکار کر دیتے ہیں۔

3۔ ہم اس کو سمجھتے تو سچ ہیں مگر وہ ہمارے مفادات سے ٹکراتی ہے۔ دلائل کو سننا نہ ہمارا مقصد ہوتا ہے نہ ہم سچ اور صداقت سے متاثر ہوتے ہیں۔

4۔ ہم اس کو سمجھتے تو جھوٹ ہیں مگر ہمیں اس کے ماننے والوں سے فائدہ پہنچ رہا ہوتا ہے یا

Marfat.com

ہم ان سے فائدہ اٹھانے کا سوچے ہوئے ہوتے ہیں۔ لہٰذا دل کے اس خبر کو جھوٹ سمجھنے کے باوجو، ہم زبان سے اس کی سچائی کا اقرار کرتے ہیں۔ دل اور زبان الگ سمتوں میں ہوتے ہیں۔

5۔ہم اس کے بارے میں تذبذب کا شکار ہوجاتے ہیں۔ تحقیق کرتے ہیں۔ سوچتے ہیں، سمجھتے ہیں، مزید معلومات حاصل کرتے ہیں۔ ماہرین سے ملتے ہیں۔

پہلی صورت میں ہم مسلم، دوسری حالت میں کافر، تیسری حالت میں مفاد پرست، چوتھی حالت میں منافق اور پانچویں حالت میں ہم طالب علم/تحقیق کار (Student Resercher) ہیں۔

بالکل اسی طرح کا ردعمل ہمارا اس کائنات کے خالق کے بارے میں ہوتا ہے۔ جب اس کا کوئی بندہ ہمیں اس کی خبر دیتا ہے یا اس کی جانب توجہ مبذول کراتا ہے تو ہم اس سچائی کو مان لیتے ہیں یا اس خبر کو جھٹلا دیتے ہیں یا اپنے مفادات میں الجھ کر کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔

سچائی کے متلاشی:

طالبِ علم کا رویہ سچائی کی تلاش میں سرگرداں ہونا ہوتا ہے۔ ہم ہر ممکن ذریعے (Source) سے اسے دیکھتے ہیں، پرکھتے ہیں، ہر پہلو سے اس کا جائزہ لیتے ہیں۔ تمام سمتوں یعنی شش جہات (Six Dimensions) سے اس کا تجزیہ کرتے ہیں پھر کسی نتیجے پر پہنچتے ہیں۔ یہ ایک سچے طالب علم کا رویہ ہوتا ہے۔

علم کا عیب:

یہ ہوتا ہے کہ ہم کسی نظریے (Theory) عقیدے کے بارے میں انتہا پسند (Extremist) ہوجائیں۔ پھر ہم نہ صرف آنکھیں بند کر لیتے ہیں، بلکہ علم کے دروازے بھی اپنے لیے بند کردیتے ہیں۔ صرف چند پہلوؤں کا جائزہ لے کر اپنا پہلے سے منتخب شدہ نظریہ سچا سمجھنے لگتے ہیں اسی کے حق میں دلائل ڈھونڈتے اور تراشتے ہیں۔ کسی بھی طرح کی تنقید برداشت نہیں کرسکتے۔ ہم انتہا پسندی کی وکالت ہی کر سکتے ہیں۔ اصلی منبع و مبدا (Original Source) تک پہنچنے سے انکار کردیتے ہیں اور اس طرح نیچے سے نیچے لڑھکتے جاتے ہیں۔ سچائی سے بہت دور چلے جاتے ہیں۔

Marfat.com

دین کیا ہے؟

اصول وطریق زندگی ہے۔ ضابطہ حیات ہے۔ (Code of life) ہے۔ ہمارے رویے اپنے عزیزوں، دوستوں، ہمسائیوں اور دیگر انسانوں سے کیسے ہونے چاہیں؟ اگر ہم آخرت کا انکار کرتے ہیں تو خدا پر یقین نہیں رکھتے۔ آخرت کے یقین کے بغیر صرف خدا پر یقین رکھنا کچھ معانی نہیں رکھتا۔ کیونکہ یہ رویہ نہ صرف خدا کی طاقت اور وعدے کا انکار ہے بلکہ زندگی پر اثر انداز بھی نہیں ہوتا۔

اگر ہم اپنے آپ کو کہیں بھی جوابدہ نہیں سمجھتے، تو بھی ہماری زندگی نے گزر ہی جانا ہے۔ مگر اس صورت میں رویے انتہائی غیر ذمہ دارانہ ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ جو ردعمل کے طور پر تباہی و بربادی، بے چینی اور بے سکونی کا موجب بنتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ہمیں آخرت پر یقین ہو، جوابدہی کا احساس ہو۔ تو ہمارے رویے ذمہ دارانہ خیر خواہانہ اور ہمدردانہ ہوں گے، یہ خود ہمارے لیے، ہمارے گھر والوں کے لیے ہمارے خاندان کے لیے خوشگوار ردعمل لائیں گے۔ یہی اسلام کی تعلیمات ہیں۔

ناشکری: Thanklessness

یہ ایک رویہ ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اس دنیا میں بہت سے لوگوں کو آنکھوں کی نعمت نہیں ملی۔ بہت سے سماعت سے محروم ہیں۔ بہت سے ٹانگوں سے معذور ہیں، بہت سے عقل وشعور سے نوازے نہیں گئے، بہت سے صحت کی خرابی کا شکار ہیں، بہت سے معمولی معاوضے پر سخت کام کرنے پر مجبور ہیں، بہت سے لوگوں کو معاشرہ کوئی عزت نہیں دیتا، بہت سے اپنے ہی علاقے میں ذلیل وخوار پھر رہے ہیں۔ انہیں اپنے ہی لوگوں میں وقار اور پیار نہیں ملتا، بہت سے ایسے ہیں کہ کروڑوں کے مالک ہو کر اپنی مرضی کی کوئی چیز کھاپی نہیں سکتے۔ کیونکہ نمک اور چینی کے استعمال کا حق ان سے چھین لیا گیا ہے اور ہم ذائقوں، خوشبوؤں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ یہ نعمتیں ہمیں میسر ہیں۔

Marfat.com

ایک قلم، کیمرہ یا کتاب ہمیں کوئی تحفتاً دے تو ہمیں الفاظ نہیں ملتے کہ اس کا شکریہ ادا کر سکیں۔ تھینک لیس ہونا کوئی بھی پسند نہیں کرتا تو کیا ہمیں اس ہستی کا شکر گزار نہیں ہونا چاہیے جس نے ہمیں یہ تمام نعمتیں (Gifts) دیں۔؟ ہمیں (اپنی ذات پر) میسر نعمتوں کا احساس ضرور کرنا چاہیے ان گنت نعمتیں ہم ہر وقت استعمال کرتے ہیں۔ اگر ہم ناشکری کا رویہ اپنائیں تو یہ واپس بھی لی جا سکتی ہیں۔ چھینی بھی جا سکتی ہیں۔ اس کے برعکس شکر گزاری سے ان میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔

یہ بے شمار نعمتیں دینے والی ہستی خدائے واحد کی ہے اس کو تسلیم کرنا ایمان، اور اس کا شکر بجالانا، اُسے یاد کرنا اعمال کہلاتا ہے۔ انسان کا غیر ارادی طور پر کوئی کام کرنا فعل اور شعوری طور پر کرنا عمل کہلاتا ہے۔ عملوں کو ارادے اچھے یا برے بناتے ہیں۔ یقیناً پسندیدہ اعمال اچھے اعمال ہی ہو سکتے ہیں۔ انہیں کو وزن دیا جا سکتا ہے۔ انسان اپنے اوپر ہونے والی نعمتوں کا جتنا زیادہ جائزہ لے گا، اتنا ہی اس کا ایمان بڑھتا جائے گا اور اچھے عمل کرنا چاہے گا۔

اصل مطالبہ/تقاضا: Demand

کیا اسلام ہم سے محمدی ہونے کا تقاضا کرتا ہے؟ ہرگز نہیں! اسلام تو بس اسی تسلیم و رضا کا نام ہے۔ اسلام کا اصلی ماخذ قرآن ہے۔ مطالعۂ قرآن کے بغیر نہ تو اسلام کو سمجھا جا سکتا ہے نہ اسلام پر تنقید ہی کا حق ادا کیا جا سکتا ہے، قرآن مجید، خالق کائنات کا جو تصور دیتا ہے وہ باقی ادیان سے زیادہ عقلی اور سائنسی ہے۔ سائنسی اور حسابی طریقے سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ سپریم پاور (اعلیٰ ترین طاقت) صرف ایک ہو سکتی ہے اور اسی طرح یہ بھی ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اس دنیا (جہاں) نے ضرور فنا ہونا ہے اور اس کے ردعمل کے طور پر ایک دوسرا جہان (کائنات) ممکن ہے۔

جب ہم حقیقت عالیہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ اسے پہچان لیتے ہیں، ازلی ابدی حقیقت تک رسائی کے بعد پتہ چلتا ہے کہ تمام پیامبر اسی اکیلی قوت کی طرف سے ہی آئے تھے۔ سب کا مشن بھی مشترک تھا پیام بھی مشترک تھا۔ البتہ حالات کے تحت ان کے طریق کار میں فرق

Marfat.com

ضرور تھا۔ احکامات میں فرق ضرور تھا نہ حضرت موسیٰ یہودیت کے لیے آئے نہ انہوں نے اپنی ذات کی خاطر دعوت دی نہ حضرت عیسیٰ لوگوں کو عیسائی بنانے آئے اور نہ ہی حضرت محمد ﷺ محمدی بنانے کے لیے آئے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت محمد ﷺ تک تمام انبیاء اسلام کے پیغمبر ہیں۔ سب کی صداقت و نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ تمام ایک ہی روشنی کی کرنیں ہیں۔ مگر اتباع و پیروی صرف آخری حکم (نبوت) کی ہوگی رہوسکتی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی پیروی ہی مطلوب ہے۔

تمام انبیاء کی دعوت اسلام کی دعوت ہے، خدائے واحد کی برتری کی دعوت ہے، توحید کی دعوت ہے۔ توحید، ایک کرنا، ایک کا ارادہ کرنا۔

توحید ربوبیت علم کا نام ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالی رب العزت نے اکیلے ہی بنایا۔ توحید الوہیت ارادے کا نام ہے کہ عبادت، استعانت، دعا، ندا بھی اسی اکیلی ذات سے ہو کہ اور کوئی خدا ہونے کے قابل ہی نہیں۔ اور کوئی ہماری دعاؤں کے سننے اور بلاؤں کو ٹالنے پر قادر ہی نہیں۔

''خدا کی تعریف ہی یہ ہے کہ وہ ایسی ہستی ہو جس کے حسن و کمال کی کوئی حد نہ ہو'' [1]

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ﴾

''اس کی مثال کوئی شے نہیں۔''

''اَللّٰهُ جَمِيْلٌ وَ يُحِبُّ الْجَمَالَ.''

''اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور انھیں خوبصورتی پسند ہے۔''

اور محمد ﷺ کا خدا تو ایسی ہستی ہے جس کے تمام نام بھی خوبصورت ہیں۔

''وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى''

---

[1] ہیگل۔

Marfat.com

مطالعہ قرآن:

ایمان تو ذہنی اور قلبی کیفیت کا نام ہے۔ ایمان تو حقیقت عالیہ کو تسلیم کرنا، اپنے آپ کو سرنڈر (surrender) کرنا ہے۔ مقتدر اعلیٰ کے آگے سرنڈر ہونے کا عمل (Process) عمل صالح کے نام سے جانا جاتا ہے۔ عمل کی جمع اعمال ہوتا ہے۔ اعمال صالحہ تمام کے تمام ہمارے اپنے فائدے (Benifit) کے لیے ہوتے ہیں۔ مثلاً نماز ہمیں ریگولر بناتی ہے۔ جسم کے تمام اعضاء کی ورزش بھی ہے۔ جسم کی صفائی کا اہتمام بھی ہے۔ محلہ داروں اور اپنے رب سے رابطہ بھی ہے۔ ایک ضابطہ بھی ہے مگر اصل ادائیگی، اس کی یاد، اس کے شکر کے لیے ہے۔ اس کا حکم ماننے کے لیے ہے۔

یہ تمام حکم اور حکمتیں ہمیں قرآن مجید سے ملتی ہیں جو اورجنل سورس (original source) ہے۔ اس میں تین مضامین کو ہم نمایاں پاتے ہیں۔

(ا) عبرت کے لیے (قصص) کہانیاں، تماثیل۔

(ب) زندگی کے لیے روشنی آخرت (حیات بعد از موت) کے دلائل اور (ج) راہنمائی، قرآن مجید عام کتابوں کی طرح کوئی کتاب نہیں، یہ کلام الٰہی ہے۔ جو نہ کبھی پرانا ہوتا ہے نہ اکتا دینے والا ہوتا ہے کہ پڑھنے والا اکتا جائے، ہر بار پڑھنے والا نئے لطف اور معارف (علوم) سے آشنا ہوتا ہے۔ اس کا صحیح لطف تو صرف اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب پڑھنے والا اس کی زبان میں ہی اسے پڑھے اور سمجھے۔ ہر نئی نسل اور نئے عصر کے لیے اس کی اپنی تفہیم ہے، اپنا رنگ ہے، اپنا حل ہے۔ (چند مقامات سے مطالعہ کرتے ہیں)

آخرت میں نجات کے لیے اسلام Adopt کرنا ہوگا اپنے آپ کو سرنڈر کرنا ہوگا۔ اسلام لے کر جانا ہوگا۔ سپریم اتھارٹی کا ارشاد فرمان:

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝﴾ (آل عمران : 85/3)

”جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ

Marfat.com

آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔"

یہ ایک چیلنجنگ کتاب ہے جو پہلے اپنے (Status) معیار کی بات کرتی ہے۔

﴿ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ ﴾ (البقرة : 2/2)

"یہ کتاب ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے۔"

یہ چیلنج ہے کہ کوئی اس میں خامی، کوتاہی رکمی نہیں نکالی جاسکتی۔

دوسرا چیلنج:

اس کتاب کو مٹایا یا معدوم نہیں کیا جاسکتا:

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ﴾ (الحجر : 9/15)

"ہم نے خود اتاری ہے یہ نصیحت اور خود اس کے نگہبان ہیں۔"

دنیا یہ کوشش کر کے دیکھ چکی ہے۔

تیسرا چیلنج:

﴿ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ۝ ﴾

(البقرة : 2/23، 24)

"جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنا لاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلا لو۔ پس اگر تم نے نہ کیا اور تم ہرگز نہیں کر سکتے (تو اسے سچا مان کر) اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔"

یہ کھلا چیلنج، ڈیڑھ ہزار سال سے عالم کفر کو یہ کتاب دے رہی ہے۔

چوتھا چیلنج:

﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ ﴾ (التین : 4)

Marfat.com

"یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔"

یہ چیلنج بھی دنیا کے تمام مفکروں، مصوروں، پینٹروں، انجینئروں، کمپیوٹر آپریٹوں وغیرہ کے لیے ہے کہ انسان سے بہتر کوئی شکل وصورت بنا کر دکھا دیں۔

ہم انسان کے اندر جو سسٹم اور نظام ہیں ان کی بات ہی نہیں کر رہے صرف ظاہری تصویر کی بات ہے۔ کاغذ پر، عدسے پر کوئی بے جان تصویر ہی ایسی تخلیق کر کے رتراش کے دکھا دیں جو بے شک زندگی اور شعور سے عاری ہو مگر انسانی تصویر سے خوبصورت ہو، پیاری ہو۔

توحید:

آخر میں ہم ایک مختصر سی سورۃ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جو توحید یا اخلاص کہلاتی ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ ﴾ آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالی ایک (ہی) ہے۔

﴿ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ ﴾ اللہ تعالی بے نیاز ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں سب اس کے محتاج ہیں۔

﴿ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ ﴾ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

﴿ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴ ﴾ اور نہ کوئی اس کا ہمسر (برابری کرنے والا) ہے۔

اس مختصر سورت میں اتنے واضح اور دوٹوک انداز میں توحید کو بیان کیا گیا ہے کہ کسی بھی شخص کے لیے ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالی کے بارے میں کوئی مغالطہ دے سکے یا شرک کا کوئی بھی جواز مہیا کر سکے۔ قرآن نے خدا ہونے کے لیے چار نکاتی فارمولا یا کرائی ٹیرا دیا (criteria) ہے۔

1: وہ ایک ہو۔

2: وہ کسی بھی معاملے میں کسی کا محتاج نہ ہو۔ بلکہ دوسروں کا حاجت روا ہو۔

3: وہ باپ، دادا اور اولاد ہونے سے پاک ہو۔

4: وہ لاثانی ہو اس جیسا یا اس کے برابر کوئی نہ ہو۔

Marfat.com

سپریم کلاسیک

لافانی معجزہ محمد ﷺ:

دنیا کے وجود میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے متعدد پیامبر بھیجے۔ ان پیامبروں کو اللہ تعالیٰ نے معجزات عطاء فرمائے تاکہ دنیا کو پتہ چل سکے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصاء دربارِ فرعون میں اژدہا بن گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نابینوں کو بینائی دیتے اور مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے جتنے بھی معجزات ان پیامبروں کو اللہ تعالیٰ نے عطاء فرمائے تھے، وہ انہیں کے ساتھ ختم ہو گئے۔ ان کے بعد کی نسلوں نے ان کا مشاہدہ نہیں کیا۔ مثلاً ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصاء کو اژدہا میں تبدیل ہوتے نہیں دیکھا یا ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مٹی کی چڑیوں میں جان ڈالتے نہیں دیکھا۔ چونکہ حضرت محمد ﷺ خاتم النّبیین ہیں۔ اس لیے یہ امر ضروری ہے کہ اُن کا معجزہ لافانی ہو اور اس کا تسلسل ہو، ان کے زمانے کی نسل اور تا قیامت سب آنے والی نسلیں اس کا مشاہدہ کر سکیں۔ معجزہ محمدیؐ قرآن مجید ہے۔ پچھلے ساڑھے چودہ سو سال سے ہر ایک نسل اس کا مشاہدہ کرتی آ رہی ہے اور آنے والی نسلیں اس کا مشاہدہ کرتی رہیں گی۔ سائنسی اور تکنیکی علوم میں جب بھی کوئی ترقی ہوئی تو یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ اُس کی نشاندہی پہلے قرآن مجید میں ہو چکی ہے۔ طلوع اسلام کے بعد جو تعلیم یافتہ زبان دان جن کو نظم و نثر پر پورا عبور اور کمال حاصل تھا آئے، ان کے لیے یہ باعث حیرت اور تعجب ہوا کہ اتنا اعلیٰ اور بے داغ کلام اُمی حضرت محمد ﷺ کے ذریعے نزول ہوا، اور بعد کی نسلوں نے زبردست معجزوں کا مشاہدہ کیا۔ جیسے جیسے انسان نے سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کی تو لوگوں کے لیے باعث تعجب تھا کہ یہ سب سے پہلے ہی قرآن مجید میں موجود ہے۔ مثلاً جب سائنس دانوں نے بتایا کہ زمین نہ صرف گول گھومتی ہے بلکہ سورج کے گرد بھی گھومتی ہے تو اس نے

Marfat.com

لوگوں کو تعجب میں ڈال دیا۔ قرآن دانوں نے بتایا کہ یہ قرآن مجید میں پہلے ہی سے موجود ہے۔
جب یہ بتایا گیا کہ زمین گول ہے تو معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں یہ بھی موجود ہے، ملاحظہ ہو۔

1: ''اور تو (جن) پہاڑوں کو دیکھ رہا ہے (اور) ان کو خیال کر رہا ہے کہ یہ (اپنی جگہ سے) جنبش نہ کریں گے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح اڑے اڑے پھریں گے۔'' (النمل: 88)

2: ''وہ رات کو دن کے گرد گھماتا ہے اور دن کو رات کے گرد گھماتا ہے۔'' یہ آیت صحیح نہیں ہو سکتی اگر زمین گول نہ ہو۔ (الزمر: 5)

3: ''اللہ تعالیٰ کا قیامت کا حکم دن کو بھی ہو سکتا ہے اور رات کو بھی ہو سکتا ہے۔''

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک وقت میں زمین کا ایک حصہ روشنی میں ہوتا ہے اور دوسرا حصہ اندھیرے میں رہتا ہے۔ پھر دریافت ہوا کہ زمین کو سورج روشن کرتا ہے اور چاند کو اپنی روشنی سے چمکاتا ہے۔ یہ بھی قرآن مجید میں بہت واضح ہے۔ سورج کو سراج، لیمپ اور چاند کو روشنی بتایا گیا۔ علی ھذا القیاس

علم سائنس کی آخری شہادت علم حساب ہے۔ میں نے اس علم کو استعمال کرتے ہوئے جو آپ کے سامنے مشاہدہ کروں گا اس کا آپ بھی تجزیہ کر سکتے ہیں۔

معجزہ محمد ﷺ کی چابی قرآن مجید کی پہلی آیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ میں حروف کی گنتی کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ 19 عدد ہیں۔ اس میں کوئی شبہ کی گنجائش نہیں ہے اور اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ ایک لفظ جو اس آیت میں استعمال ہوا ہے وہ پورے قرآن مجید میں 19 حروف ہیں اور اس آیت میں جتنے حروف ہیں وہ 19 یا 19 کا مرکب ہو کر پورے قرآن مجید میں پائے جاتے ہیں۔ اس کو سمجھنے کے لیے عربی دان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ قرآن مجید صرف عربوں کے لیے نہیں ہے بلکہ کل بنی نوع انسان کے لیے نازل ہوا ہے۔

مندرجہ بالا اعداد و نتائج کمپیوٹر کے ذریعے حاصل کیے گئے ہیں اور کوئی بھی اس کی تصدیق کر سکتا ہے۔ جو کچھ ہمیں اس وقت تک علم ہوا ہے اس کے کیا معنی ہیں؟ اس کے تین

Marfat.com

مطالب نکل سکتے ہیں۔

1: یہ ایک اتفاقی امر ہے مگر آپ خود ہی غور فرما سکتے ہیں کہ یہ قطعی ناممکن ہے۔ اگر آپ کوئی بھی کتاب اُٹھائیں اور اس کے پہلے جملے کے حروف گنیں پھر اس جملے کا لفظ پوری کتاب میں گنیں تو ممکن ہے کہ کوئی حسابی رشتہ نکلے ہو سکتا ہے دوسرے لفظ کا بھی یہی حال ہو مگر تیسرے یا چوتھے لفظ کا ایسا ہونا بعید از امکان ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ یہ اتفاق ہے، بعید از قیاس ہے۔

2: دوسرا مطلب جو ہم نکال سکتے ہیں وہ غیر مسلموں کا خیال ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے سوچ بوجھ کے بعد قرآن مجید کی حسابی تکمیل کی ہے اگر وہ قرآن مجید کو کلامِ خداوندی سمجھتے تو مسلمان ہو جاتے۔ اُن کے خیال کے مطابق ایک اُمّی شخص نے جو ساتویں صدی عیسوی میں پیدا ہوا تھا اپنے آپ سے کہا کہ میں ایک کتاب لکھوں گا جو کہ ضخیم ہوگی اور اس کے پہلے جملے میں 19 حروف ہوں گے اور ان کا ہر لفظ قرآن مجید میں 19 یا 19 کا مرکب ہوگا۔ پھر اس نے اس حساب سے کتاب لکھنی شروع کی جس میں 23 سال لگے، جس کی آیتیں مختلف اوقات اور مقامات پر لکھی گئیں۔

آپ خود ہی غور فرما سکتے ہیں کہ یہ خیال کس قدر لغو ہے، اس کے باوجود کچھ ڈھیٹ لوگ ہوں گے جو کہ کہیں گے کہ قرآن مجید تصنیف محمدی ﷺ ہے۔ ان کٹر کافروں سے یہ سوال کیا جا سکتا ہے اگر بالفرض محال حضرت محمد ﷺ نے یہ حسابی تکمیل کی ہے تو کیا وجہ ہے کہ انہوں نے اس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا۔ اگر نعوذ باللہ وہ بہروپیے تھے تو انہوں نے اپنے ساتھیوں کے سامنے شیخی کیوں نہ بگاڑی۔

تیسرا اور اصل مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید ارشاد خداوندی ہے جس کی حسابی تکمیل انسانی دائرہ سے باہر ہے اور اس تھوڑے سے حسابی جائزے سے اس کی شہادت میسر آتی ہے جو کچھ ہم نے ابھی حاصل کیا ہے۔ سمندر کا ایک قطرہ ہے۔ [1]

---

[1] القرآن الکریم، معجزہ محمد الابدیہ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ (متکلم)

متکلم کی مراد کو سمجھنے کی صورتیں:

لفظ کی متکلم کی مراد پر دلالت کی یا یوں کہیے کہ متکلم کی مراد سے واقفیت کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) عبارۃ النص (۲) اشارۃ النص (۳) دلالۃ النص (۴) اقتضاء النص۔

نص: کوئی بھی عبارت، متن، قرآنی آیت، حدیث، قطعی دلیل وغیرہ۔

(۱) عبارتہ النص:...... عبارتہ بیان کرنا، وضاحت کرنا، نص لفظ و عبارت عبارتہ النص، نص کی وضاحت۔

(۲) اشارتہ انص:...... کلام کے وہ معنی جو لفظ سے از روئے لغت معمولی غور و فکر کے بعد سمجھے جائیں مثال! وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ اور جس کا بچہ ہے اس کے ذمہ ان (دودھ پلانے والیوں) کا کھانا کپڑا ہے۔ یہ عبارتہ نص اور اشارتہ انص دونوں کی مثال ہے۔ عبارتہ انص کی یوں کہ اس سے دودھ پلانے والی عورتوں کے نفقہ کے وجوب کو بیان کرنا مقصود ہے اور اشارتہ انص کی یوں کہ معمولی غور و فکر کے بعد یہ بھی سمجھ میں آ رہا ہے کہ بچوں کا نسب ان کے آباء (باپوں) کی جانب سے ثابت ہوتا ہے۔

(۳) دلالتہ النص:...... لفظ کا کلام میں ذکر کردہ حکم کی ایسی علت پر دلالت جسے ہر اہل زبان سمجھ سکے۔

مثال:...... لَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ (ان دونوں سے اف نہ کہو)

قرآن میں صرف اف کہنے سے منع کیا گیا ہے مگر ہر صاحب زبان ان کو پڑھ کر اور سن کر

Marfat.com

سمجھتا ہے تکلیف کے ہر ذریعے وصورت کی ممانعت ہوگی، خواہ قول ہو یا فعل۔

(۴) اقتضاء النص:...... عبارت کا اپنے الفاظ کے معنی سے زائد کسی ایسے معنی پر دلالت کرنا جس پر شرعا یا عقل کلام کا صدق یا صحت موقوف ہو۔

مثال:...... ارشاد ربانی ہے وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا (بستی سے پوچھیے) مراد یہاں اس بستی کے باشندے ہیں۔ [1]

---

[1] اصول الفقہ، مولانا محمد عبید اللہ الاسعدی، ص 161 تا 170 (ماخوذ)۔ مضامین قرآن کو سمجھنے کے لیے ان چاروں صورتوں سے استفادہ ضروری ہے۔ (محمد انور حیات محمد)

Marfat.com

قرآن مجید کے خالص اسلامی موضوعات/مضامین

Subject: Matter of the Wise Quran

ایمانیات (عقائد) Dogma Faith Eemaniyat :

A اسلام B اللہ تعالیٰ C محمد D e اہم انبیاء کرام E قرآن مجید F الہامی/آسمانی کتابیں G فرشتے H آخرت (معاد) I حیات بعد الممات J یوم حساب/یوم مکافات عمل K جنت L جہنم M تقدیر

عبادات :worship

A طہارت (لازمی پاکیزگی) B نماز C روزہ D زکوٰۃ E حج F جہاد G امر بالمعروف ونہی المنکر H تبلیغ I انفاق فی سبیل اللہ J اعتکاف K توبہ L ذکر M قیام لیل ولیلۃ القدر (نوافل) N دعا O قربانی/نذرانے

معاملات حیات اجتماعیہ۔ Human Affairs collective life

علم بشریات/سماجی/اقتصادی/عمرانی علوم وغیرہ

1- Social sciences/economics/interpersonal. Affairs impersonal human relation/ social psychology of knowledge/ personal morals/ woman's status/ children, parent's social systems.

سماجیات ومعاشیات economics Social sciences:

1: انسان (دوجنس) مذکر، مونث Human being (both sexes)

2: تعلیمی نفسیات Educational psychology/sociology of knowledge

Marfat.com

3: محنت اور مزدور کی نفسیات Human labour/psychology of work

4: عام انسانی رویوں کی نفسیات dream-martial Psychology/psychiatry/ complexes drugs suicides

5: مساوات، انسانی حقوق، باہمی احترام، باہمی محبت وشفقت
Equalety & Human Rights / Mutual Respect Mutual love

☆ ۔ذہنی امراض/کیفیات، خواب، خاندانی پیچیدگیاں، منشیات، خودکشی وغیرہ۔

6: اجتماعی زندگی میں مطلوب انسانی رویے
Islamic social characteristics in group life

معاشی واقتصادی زندگی۔ :Economic life

1. متوازن برتاؤ/لین دین/ناپ تول
measures weights/take equitable give,Just dealing

2. ممانعت سود Prohibition of riba (interest)

3. معاشی سودوں کی تحریر دکاغذی ثبوت Documentation in economic deals

4. تقسیم ترکہ (ورثہ)، جائیداد، دولت
Distribution of inheritage wealth/property any type

5. مسلم خاندان، اجتماعی نظام زندگی میں عورتوں اور بچوں کا مقام (معاشی حوالے سے)
children's status and rights females, group,The Muslim family

6. عائلی قوانین Family laws

7. ملکیت میں والدین کے حقوق/ماں باپ کا احترام Respect rights of Parents

8. بیوی کے حقوق/فرائض Matrimonial right of wife in Islam

9. رضاعت کے حقوق The obligatory sibling

10. غریبوں، مسافروں، مقروضوں اور ہمسایوں کے حقوق

Marfat.com

Rights of the facenets (poors), neighbors, people under debit/ poor and travellers

11. یتامیٰ کے حقوق Rights of the orphans

12. ایمان،اتحاد،نظم،نظم وضبط discipline faith,Unity

13. شخصی کردار،سماجی معاشی زندگی انفرادی نیکیاں اوراچھے رویے۔

Personal character, social life, individual virtue goods traits of a Muslim

محکمات (انداز حکمرانی) اسلامی حکومت

سیاسیات (Politics)

1. ریاستی/حکومتی پالیسی،دستور،عمرانی معاہدہ،انتظام وانصرام،طرز حکمرانی

Governance social contract, constitution,State policy

2. قانون اورانصاف Justice/Law

3. جرم اورجرمیات Criminology/Crime

4. انتظامیہ اوراس کی بنیادی ذمہ داریاں

Basic duties police management,Administration

5. طریق تعمیل،شہادت (گواہی) واقعاتی شہادت،حلف،تحریری ثبوت

Prosecution, witness circumstantial evidences, oath documentary proof

6. اصلاح اورجیل خانہ جات Prison, correction, before home

7. قیدیوں کی خوراک Prison diet

8. قانونی سزائے موت کا نفاذ/انعقاد Execution of legal death

9. عبوری اقدام/پیرول Probation/ Parole

Marfat.com

10. سزا، جزا، جرمانہ Punishment, penology peanlty

11. دیت/خون بہا

Diyat(compensation in murder and in juries)

12. عفو/معافی Afw / pardon Forgiveness/amnesty

13. سماجی سیاسی زندگی Sociopolitical life

14. بین الاقوامی تعلقات International relations

Marfat.com

مضامین قرآن حکیم

(A) خالص سائنسی و اطلاقی سائنسی علوم زراعت، طب، حیوانات وغیرہ:

1۔ سورج، چاند، ستارے، خلا، روشنی، آسمان، فلکیات اور زمین حوالا جات:

The sun, the moon, the stars, the light upper atmosphere, heavens, astronomy the earth

سورۃ البقرہ (2) آیت نمبر 22، 164، 255،	سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر 191
سورۃ الانعام (6) آیت نمبر 86، 87، 96	سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر 205،
سورۃ ابراہیم (14) آیت نمبر 32، 33، 48	سورۃ الحجر (15) آیت نمبر: 14، 16، 17
سورۃ النحل (16) آیت نمبر: 12، 13	سورۃ طٰہٰ (20) آیت نمبر: 4، 53
سورۃ الانبیاء (21) آیت نمبر 33، 44	سورۃ المومنون (23) آیت نمبر: 17
سورۃ النور (24) آیت نمبر 35	سورۃ لقمان (31) آیت نمبر 10
سورۃ یٰسین (36) آیت نمبر 38، 39، 40	سورۃ صافات (37) آیت نمبر 5، 6
سورۃ المومن (40) آیت نمبر 64	سورۃ حٰم سجدہ (41) آیت نمبر 9، 11
سورۃ زخرف (43) آیت نمبر 105	سورۃ دخان (44) آیت نمبر 10
سورۃ جاثیہ (45) آیت نمبر 13	سورۃ ق (50) آیت نمبر 4، 7، 48، 51
سورۃ النجم (53) آیت نمبر: 49	سورۃ قمر (54) آیت نمبر: 4
سورۃ الرحمٰن (55) آیت نمبر: 5، 6، 10	سورۃ القلم (68) آیت نمبر: 15
سورۃ حدید (57) آیت نمبر 17	سورطلاق (65) آیت نمبر 12
سورۃ ملک (67) آیت نمبر: 3، 4، 5	سورۃ حاقۃ (69) آیت نمبر: 14
سورۃ نوح (71) آیت نمبر: 19	سورۃ مزمل (73) آیت نمبر: 14

Marfat.com

سورۃ مرسلات (77) آیت نمبر:25

سورۃ نبا (78) آیت نمبر:6

سورۃ نازیات (79) آیت نمبر:30

سورۃ عبس (80) آیت نمبر:26

سورۃ تکویر (81) آیت نمبر:15

سورۃ انشقاق (82) آیت نمبر:16

سورۃ غاشیہ (88) آیت نمبر:1،2

سورۃ فجر (89) آیت نمبر:21

سورۃ زلزال (99) آیت نمبر:1،2

2۔طبعیات اورنامعلوم کائناتی طبعیات،فلکی طبعیات مابعدطبعیات:

Physics and the unknown astrophysics of the universe/metaphysics.

سورۃ واقعہ (56) آیت نمبر 75

3۔نور،تابکاری،گاماشعاعیں:

Light, radiation, gamma rays:

سورۃ البقرہ (2) آیت نمبر:164

سورۃ الرعد (13) آیت نمبر:2

سورۃ النور (24) آیت نمبر:35

4۔ارضیات Geology:

سورۃ البقرہ (2) آیت نمبر:255

سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر:54

سورۃ یونس (10) آیت نمبر:3

سورۃ ہود (11) آیت نمبر:7

سورۃ الفرقان (25) آیت نمبر:59

سورۃ ق (50) آیت نمبر:38

سورۃ مریم (19) آیت نمبر:65

سورۃ السجدہ (32) آیت نمبر:4

سورۃ الحدید (57) آیت نمبر:4

5۔مخلوقات کے جوڑے:

Animate and inanimate creatures in pairs:

سورۃ یٰسین (36) آیت نمبر 36

Marfat.com

6- ندیاں نالے، دریا، سمندر، خلیج، کھائی:

Canal, stream, river, seas, oceans gulf, bay

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:164	سورۃ ابراہیم (14) آیت نمبر:32
سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر:66،70،91	سورۃ الفرقان (25) آیت نمبر:53
سورۃ الجاثیہ (45) آیت نمبر:12	سورۃ رحمن (55) آیت نمبر:19،24
سورۃ تکویر (81) آیت نمبر:6	سورۃ الانفطار (82) آیت نمبر:3
سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:96	سورۃ نحل (16) آیت نمبر:14
سورۃ حج (22) آیت نمبر:65	سورۃ لقمان (31) آیت نمبر:31
سورۃ شوریٰ (42) آیت نمبر:32	سورۃ طور (51) آیت نمبر:6

7۔ آسمانی آگ :Fire from heaven

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:19،55	سورۃ نساء (4) آیت نمبر:153
سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:143	سورۃ رعد (13) آیت نمبر:13
سورۃ زمر (39) آیت نمبر:68	سورۃ حٰم سجدہ (41) آیت نمبر:13،17
سورۃ الذاریات (51) آیت نمبر:40	سورۃ طور (52) آیت نمبر:45

8۔ بارش کی زمین کی ذرخیزی کے لیے جغرافیائی اہمیت:

Geography of rain for productivity of land(soil)

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:19	سورۃ انعام (6) آیت نمبر:99
سورۃ یوسف (12) آیت نمبر:32	سورۃ نحل (16) آیت نمبر:10
سورۃ ہود (11) آیت نمبر:16	سورۃ طٰہٰ (20) آیت نمبر:53
سورۃ لقمان (31) آیت نمبر:10	سورۃ یٰسین (36) آیت نمبر:33

Marfat.com

سورۃ زخرف (43) آیت نمبر: 11
سورۃ عبس (80) آیت نمبر: 24،25

9۔ فلکیات، کائنات اور تکونیات: Astrology cosmos/ cosmology

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر 29،189
سورۃ یونس (10) آیت نمبر: 5
سورۃ حجر (15) آیت نمبر 16،17
سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر: 12،17
سورۃ الانبیاء (21) آیت نمبر: 33
سورۃ مومنون (23) آیت نمبر: 17
سورۃ یٰسین (36) آیت نمبر: 36،40
سورۃ صافات (37) آیت نمبر: 6،8
سورۃ ملک (67) آیت نمبر: 5
سورۃ العنکبوت (29) آیت نمبر: 27،28
سورۃ الطارق (86) آیت نمبر: 11،3

10۔ نظریہ نسبتی / اضافی کائنات / گردش زمین مع کشش ثقل اور مرکز گریز قوت:

Theory of relativity of universe، Rotations of the earth with graveness of centrifugal force

سورۃ ابراہیم (14) آیت نمبر: 33
سورۃ قصص (28) آیت نمبر: 73
سورۃ یٰسین (36) آیت نمبر: 37
سورۃ نمل (27) آیت نمبر: 88
سورۃ العنکبوت (29) آیت نمبر: 40
سورۃ لقمان (31) آیت نمبر: 20

11۔ بحریات: Oceanology

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 164
سورۃ نحل (16) آیت نمبر: 14،32،33،34
سورۃ نور (24) آیت نمبر: 40
سورۃ رحمن (55) آیت نمبر: 19،20
سورۃ صافات (37) آیت نمبر: 141

12۔ زمین کی زرخیزی کے لیے مٹی کی تبدیلی اور بائیوکیمسٹری۔

Soil conservation for vitality of earth and biochemistry

سورۃ یاسین (36) آیت نمبر: 33،34
سورۃ رحمن (55) آیت نمبر: 10 تا 12

Marfat.com

13۔(a) زندگی/اشیا کی تخلیق/حرارت اور زرخیزی

Creation of things / life incubation and fertilization

سورۃ الانعام (6) آیت نمبر: 95
سورۃ طٰہٰ (20) آیت نمبر: 53
سورۃ یٰسین (36) آیت نمبر: 12
سورۃ رحمٰن (55) آیت نمبر: 10

13۔(b) کلوننگ: Cloning

سورۃ مریم (19) آیت 16 تا 27
سورۃ انعام (6) آیت 98

13۔(c) مادہ کا توانائی اور توانائی کا مادہ میں بدلنا

Transformation of Matter into energy and energy into Matter

سورۃ نمل (27) آیت 38، 39، 40

1.14۔ جینیات Genies of human procreation

سورۃ الحج (22) آیت نمبر: 7، 6، 5
سورۃ التین (95) آیت نمبر: 4
سورۃ العلق (96) آیت نمبر: 2، 1

15۔ آسمانی نور افشانیاں Radiology of divine light

سورۃ المؤمنون (23) آیت نمبر: 20
سورۃ النحل (16) آیت نمبر 66، 12، 6، 5
سورۃ الرحمٰن (55) آیت نمبر: 10
سورۃ عبس (80) آیت نمبر: 32، 24، 18 تا 22

16۔ پہاڑ: The mountains

سورۃ انفال (8) آیت نمبر: 74
سورۃ حجر (15) آیت نمبر: 82
سورۃ نحل (16) آیت نمبر: 81، 68
سورۃ کہف (18) آیت نمبر: 48
سورۃ طٰہٰ (20) آیت نمبر: 105
سورۃ شعرا (26) آیت نمبر: 149
سورۃ نمل (27) آیت نمبر 88
سورۃ سجدہ (32) آیت نمبر: 72
سورۃ فاطر (35) آیت نمبر: 27
سورۃ ص (38) آیت نمبر: 18
سورۃ طور (52) آیت نمبر: 10
سورۃ واقعہ (56) آیت نمبر: 5

Marfat.com

سورۃ حاقہ (69) آیت نمبر:14
سورۃ معارج (70) آیت نمبر:9
سورۃ مزمل (73) آیت نمبر:14
سورۃ مرسلات (77) آیت نمبر:10
سورۃ نباء (78) آیت نمبر:5،20
سورۃ حجر (15) آیت نمبر:312
سورۃ تکویر (81) آیت نمبر:3
سورۃ القارعۃ (101) آیت نمبر:5

17۔بادل:The clouds

سورۃ البقرہ (2) آیت نمبر:164
سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:57
سورۃ رعد (13) آیت نمبر:12
سورۃ نور (24) آیت نمبر:40
سورۃ زخرف (43) آیت نمبر:27
سورۃ الدخان (44) آیت نمبر:
سورۃ غاشیہ (88) آیت نمبر:30
سورۃ النمل (27) آیت نمبر:88
سورۃ روم (30) آیت نمبر:48
سورۃ فاطر (35) آیت نمبر:9
سورۃ طور (52) آیت نمبر:44

18۔زلزلے:Earthquakes

سورۃ اعراف (8) آیت نمبر:78،91
سورۃ عنکبوت (29) آیت نمبر:37
سورۃ مزمل (73) آیت نمبر:14
سورۃ نازعات (79) آیت نمبر:6
سورۃ زلزال (99) آیت نمبر:1

19۔سات آسمان:Seven Heavens

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:29
سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر:44
سورۃ مؤمنون (23) آیت نمبر:17،86
سورۃ حٰم سجدہ (41) آیت نمبر:12
سورۃ الطلاق (65) آیت نمبر:12
سورۃ ملک (67) آیت نمبر:3
سورۃ نوح (71) آیت نمبر:15
سورۃ نباء (78) آیت نمبر:12

20۔فلکیات:Astronomy

سورۃ انعام (6) آیت نمبر:97
سورۃ حجر (15) آیت نمبر:16،17،18

Marfat.com

سورۃ نحل (16) آیت نمبر:16 سورۃ شعرا (26) آیت نمبر:212،211،210

سورۃ صافات (37) آیت نمبر:6 تا 10 سورۃ قلم (68) آیت نمبر:5

سورۃ جن (72) آیت نمبر:9،8

B- Irrigation / Engineering

آبپاشی: Irrigational engineering

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:266 سورۃ انعام (6) آیت نمبر:99

سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر:91 سورۃ الکہف (18) آیت نمبر:32

سورۃ سبا (34) آیت نمبر:16 سورۃ یٰسین (36) آیت نمبر:34

سورۃ صافات (37) آیت نمبر:45 سورۃ عبس (80) آیت نمبر:25

C-1 نباتات، پھل، باغات: Botany, Fruits and Horticulture

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:57 سورۃ اعراف (7) آیت نمبر:160

سوۃ طٰہٰ (20) آیت نمبر:80

2۔ کھجور:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:266 سورۃ رعد (13) آیت نمبر:4

سورۃ نحل (16) آیت نمبر:67،11،10 سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر:91،90

سورۃ الکہف (18) آیت نمبر:32 سورۃ مریم (19) آیت نمبر:25،23

سورۃ حمٰ السجدۃ (41) آیت نمبر:71 سورۃ مؤمنون (23) آیت نمبر:91

سورۃ نور (24) آیت نمبر:148 سورۃ یٰسین (36) آیت نمبر:34

سورۃ قمر (54) آیت نمبر:20 سورۃ رحمٰن (55) آیت نمبر:68،11

سورۃ حشر (59) آیت نمبر:5 سورۃ حاقہ (69) آیت نمبر:7

سورۃ عبس (80) آیت نمبر:29

Marfat.com

3۔زیتون:

سورۃ النحل (16) آیت نمبر:11 — سورۃ مؤمنون (23) آیت نمبر:20

سورۃ نور (24) آیت نمبر:35 — سورۃ عبس (80) آیت نمبر:29

سورۃ التین (95) آیت نمبر:1

4۔انگور:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:266 — سورۃ اعراف (7) آیت نمبر:160

سورۃ رعد (13) آیت نمبر:4 — سورۃ نحل (16) آیت نمبر:11،67

سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر:91 — سورۃ الکہف (18) آیت نمبر:32

سورۃ مؤمنون (23) آیت نمبر:19 — سورۃ یٰسین (36) آیت نمبر:24

سورۃ نبا (78) آیت نمبر:31،32 — سورۃ عبس (80) آیت نمبر:27،31

5۔انار:

سورۃ رعد (13) آیت نمبر:14 — سورۃ رحمٰن (55) آیت نمبر:52،54

6۔ناشپاتی:

سورۃ التین (95) آیت نمبر:1

7۔دیودار

سورۃ النجم (53) آیت نمبر:14 — سورۃ القمر (54) آیت نمبر:28

8۔کیکر

سورۃ واقعہ (56) آیت نمبر:29

9۔جھاو

سورۃ سباء (34) آیت نمبر:16

10۔پیلو

سورۃ النجم (53) آیت نمبر:14،15

Marfat.com

11۔ادرک:

سورۃ رعد (13) آیت نمبر:4

12۔دال

سورۃ بقرۃ (2) آیت نمبر:61

13۔پیاز

سورۃ بقرۃ (2) آیت نمبر:61

14۔لہسن

سورۃ بقرۃ (2) آیت نمبر:61

15۔کھیرا

سورۃ بقرۃ (2) آیت نمبر:61

16۔امرود

سورۃ صافات (37) آیت نمبر:46

17۔رائی:

سورۃ انبیا (21) آیت نمبر:47 سورۃ لقمان (31) آیت نمبر:16

18۔میٹھی تلسی

سورۃ رحمٰن (55) آیت نمبر:12 سورۃ واقعہ (56) آیت نمبر:89

19۔لوبیا:

سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر:60

20۔تمہ

سورۃ الدھر (76) آیت نمبر:6 سورۃ غاشیہ (88) آیت نمبر:6

21۔طوبیٰ:

سورۃ الرعد (13) آیت نمبر:29

Marfat.com

22۔درخت:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:35
سورۃ اعراف (7) آیت نمبر 19،22،28
سورۃ ابراہیم (14) آیت نمبر:24،26
سورۃ نحل (16) آیت نمبر:10،68
سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر:60
سورۃ طٰہٰ (20) آیت نمبر:120
سورۃ حج (22) آیت نمبر:18
سورۃ مومنون (23) آیت نمبر:20
سورۃ رحمٰن (55) آیت نمبر:52،72
سورۃ لقمان (31) آیت نمبر:27
سورۃ سبا (34) آیت نمبر:146،64،62
سورۃ دخان (44) آیت نمبر:43
سورۃ فتح (48) آیت نمبر:18
سورۃ واقعہ (51) آیت نمبر:52،72

23۔پتہ:

سورۃ انعام (6) آیت نمبر:59
سورۃ اعراف (7) آیت نمبر:22
سورۃ طٰہٰ (20) آیت نمبر:121

24۔بٹیر

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:57
سورۃ اعراف (7) آیت نمبر:160
سورۃ طٰہٰ (20) آیت نمبر:80

25۔نباتات/جڑی بوٹیاں:

سورۃ رحمٰن (55) آیت نمبر:6

26۔شہد

شہد سورۃ نحل (16) آیت 68،69

27۔مختلف پھل قدرتی پیداوار:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:22،25،126،155،266
سورۃ انعام (6) آیت نمبر:100،142
سورۃ اعراف (7) آیت نمبر:57،130
سورۃ رعد (13) آیت نمبر:3
سورۃ ابراہیم (14) آیت نمبر:32،37

Marfat.com

سورۃ نحل (16) آیت نمبر:11،67،69

سورۃ الکہف (18) آیت نمبر:34،42

سورۃ مؤمنون (23) آیت نمبر:19

سورۃ فرقان (25) آیت نمبر:27

سورۃ سبا (34) آیت نمبر:35،57

سورۃ صافات (37) آیت نمبر:42

سورۃ ص (38) آیت نمبر:51

سورۃ حٰم سجدہ (41) آیت نمبر:47

سورۃ زخرف (43) آیت نمبر:73

سورۃ دخان (44) آیت نمبر:55

سورۃ محمد (47) آیت نمبر:15

سورۃ طور (52) آیت نمبر:22

سورۃ واقعہ (56) آیت نمبر:20،32

سورۃ ممتحنہ (61) آیت نمبر:11،52،68

سورۃ اعراف (7) آیت نمبر:42

سورۃ عبس (80) آیت نمبر:31

D- خوراک (Food):

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:261،266

سورۃ انعام (6) آیت نمبر:60،96،100

سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر:160

سورۃ نحل (16) آیت نمبر:69

سورۃ الانبیاء (21) آیت نمبر:47

سورۃ لقمان (31) آیت نمبر:16

سورۃ یاسین (36) آیت نمبر:33

سورۃ ق (50) آیت نمبر:9

سورۃ رحمن (55) آیت نمبر:7،12،15

سورۃ عبس (80) آیت نمبر:24 تا 31

E- زراعت: Agriculture

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:261،61،264 تا 266

سورۃ انعام (6) آیت نمبر:95،141

سورۃ نحل (16) آیت نمبر:11

سورۃ الکہف (18) آیت نمبر:32

سورۃ نور (24) آیت نمبر:148

سورہ لقمان (31) آیت نمبر:10

سورۃ سجدہ (32) آیت نمبر:27

سورۃ زمر (39) آیت نمبر:21

سورۃ الدخان (44) آیت نمبر:29

سورۃ فتح (48) آیت نمبر:29

سورۃ عبس (80) آیت نمبر:26،27،28،31

Marfat.com

F-نباتات/جڑی بوٹیاں/سبزیات Vegetation, Herbs

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 61،261 سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر: 27

سورۃ الانعام (6) آیت نمبر: 142 سورۃ اعراف (7) آیت نمبر: 10،58

سورۃ یونس (10) آیت نمبر: 24 سورۃ ہود (11) آیت نمبر: 6

سورۃ ابراہیم (14) آیت نمبر: 24 تا 26 سورۃ حجر (15) آیت نمبر: 19

سورۃ نحل (16) آیت نمبر: 11،65 سورۃ الکہف (18) آیت نمبر: 45

سورۃ طٰہٰ (20) آیت نمبر: 53 سورۃ حج (22) آیت نمبر: 5

سورۃ مؤمنون (23) آیت نمبر: 20 سورۃ نور (24) آیت نمبر: 17،22،27،60

سورۃ لقمان (31) آیت نمبر: 10 سورۃ سبا (34) آیت نمبر: 27،36،146

سورۃ آیت نمبر: 9،10 سورۃ ق (50) آیت نمبر: 7،9

سورۃ ذاریات (51) آیت نمبر: 19،20 سورۃ رحمٰن (55) آیت نمبر: 17

سورۃ نبا (78) آیت نمبر: 15 سورۃ عبس (80) آیت نمبر: 27

G-اینمل ہسبنڈری Animal husbandry

سورۃ انعام (6) آیت نمبر: 136 تا 144

سورۃ نحل (16) آیت نمبر: 5 تا 8،80،66

سورۃ مؤمنون (23) آیت نمبر: 21،30،32

سورۃ روم (30) آیت نمبر: 32 سورۃ لقمان (31) آیت نمبر: 10

سورۃ یٰسین (36) آیت نمبر: 36 سورۃ زمر (39) آیت نمبر: 6

سورۃ مؤمن (40) آیت نمبر: 79،80 سورۃ رحمٰن (55) آیت نمبر: 10

سورۃ عبس (80) آیت نمبر: 32

H-حیوانات: Zoology

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 260 سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر: 176

Marfat.com

سورۃ یسین (36) آیت نمبر:36 سورۃ ملک (67 آیت نمبر:19

سورۃ فیل (105) آیت نمبر:1،3

1-انسانی صحت، صفائی، پیدائش، علم الجزاوغیرہ

Human Health, Anatomy/birth

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:269،222،184،129

سورۃ نساء (4) آیت نمبر:43 سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:6

سورۃ توبہ (9) آیت نمبر:108 سورۃ ذاریات (51) آیت نمبر:56

سورۃ مدثر (74) آیت نمبر:5،4 سورۃ یونس (10) آیت نمبر:57

سورۃ لقمان (31) آیت نمبر:14 سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر 82

سورۃ حج (22) آیت نمبر:5

سورۃ مؤمنون (23) آیت نمبر:31،26،14،13،12

سورۃ شعراء (26) آیت نمبر:31 سورۃ فاطر (35) آیت نمبر:11

سورۃ زمر (39) آیت نمبر:6 سورۃ مؤمن (40) آیت نمبر:67

سورۃ حٰم السجدۃ (41) آیت نمبر:44 سورۃ الطارق (86) آیت نمبر:7،6،5

2-جسمانی، روحانی، بیماریاں:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:196،185،184

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:52 سورۃ انفال (8) آیت نمبر:49

سورۃ توبہ (9) آیت نمبر:125 سورۃ حج (22) آیت نمبر:53

سورۃ نور (24) آیت نمبر:61،50 سورۃ احزاب (33) آیت نمبر:60،32،12

سورۃ صافات (37) آیت نمبر:29،20

سورۃ فتح (48) آیت نمبر:17 سورۃ مدثر آیت نمبر:31

لازمی غسل، وضواور شخصی صفائی:

Marfat.com

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:222 سورۃ نساء (4) آیت نمبر:43

سورۃ مائدہ (5) 6 سورۃ توبہ (9) آیت نمبر:108

سورۃ ذاریات (51) آیت نمبر:56 سورۃ مدثر (74) آیت نمبر:4،5

3- مطالعہ قدرتی نشوونما:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:19،20

سورۃ حٰم السجدۃ (41) آیت نمبر:9،10،11،39،52

سورۃ شوریٰ (42) آیت نمبر:11،12،29

سورۃ زخرف (43) آیت نمبر:9 تا 19، 31،32

سورۃ جاثیہ (45) آیت نمبر:3 تا 6،12،13 سورۃ یٰسین (36) آیت نمبر:36

سورۃ ملک (67) آیت نمبر:16،15،14،13،4،3 تا 23،30

سورۃ نوح (71) آیت نمبر:1 تا 25 سورۃ قیامہ (75) آیت نمبر:2 تا 5،36 تا 40

سورۃ الدہر (76) آیت نمبر:3،2،1 سورۃ نبا (78) آیت نمبر:6 تا 10

اجتماعی امور

4-A- نفس کی حالتیں

سورۃ بقرۃ (2) آیت نمبر:281 سورۃ یوسف (12) آیت نمبر:53

سورۃ شمس (91) آیت نمبر:7 تا 10

5- تکلیف اور راحت:

سورۃ انشراح (94) آیت نمبر:5،6

6- خیر اور شر کا انداز:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:215،30

7- انسان بہترین تخلیق:

سورۃ دھر (76) آیت نمبر:1،2 سورۃ انفطار (82) آیت نمبر:6 تا 8

Marfat.com

سورۃ التین (95) آیت نمبر:4

8-انسانی رویہ:

سورۃ فرقان (25) آیت نمبر:63،64 سورۃ حدید (57) آیت نمبر:23

9-اللہ کی یاد اور خدا خوفی:

سورۃ سجدہ (32) آیت نمبر:16

10-معاف کرنا بہترین عمل:

سورۃ آل عمران (3) آیت 133،134

11-زندگی اور موت صرف اللہ کے لیے:

سورۃ انعام (6) آیت نمبر:162،163،166

سورۃ یونس (10) آیت نمبر:14 سورۃ ہود (11) آیت نمبر:7

سورۃ الکہف (18) آیت نمبر:7 سورۃ الانبیاء (21) آیت نمبر:35

سورۃ مؤمنون (23) آیت نمبر:115 سورۃ سجدہ (32) آیت نمبر:72،73

سورۃ فاطر (35) آیت نمبر:39 سورۃ جاثیہ (45) آیت نمبر:22

سورۃ ذاریات (51) آیت نمبر:56،57

سورۃ ملک (67) آیت نمبر:2 سورۃ قیامہ (75) آیت نمبر:36

12-شاہ رگ (شہ رگ سے نزدیک)

سورۃ ق (50) آیت نمبر:16

B_تعلیمی نفسیات/علم کی سوشیالوجی:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:231،268،269

سورۃ العمرآن (3) آیت نمبر:104 سورۃ نساء (4) آیت نمبر:113

سورۃ نحل (16) آیت نمبر:125 سورۃ طہٰ (20) آیت نمبر:114

سوۃ رعنکبوت (29) آیت نمبر:43 سورۃ احزاب (33) آیت نمبر:34

Marfat.com

سورۃ فاطر (35) آیت نمبر:28 — سورۃ مجادلہ (58) آیت نمبر:11
سورۃ قلم (68) آیت نمبر:21 — سورۃ انشراح (94) آیت نمبر:5،4،1
سورۃ علق (96) آیت نمبر:3،2،1

C۔ انسانی محنت/کام کی نفسیات:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:286 — سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر:195
سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:1 — سورۃ نحل (16) آیت نمبر:91
سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر:24 سورۃ الکہف (18) آیت نمبر:79
سورۃ قصص (28) آیت نمبر:27،26،25 سورۃ بلد (90) آیت نمبر:7

D۔ نفسیات: سائکاٹری، خواب، خاندانی الجھنیں منشیات، ادوایات، خودکشی:

1۔ توکل علی اللہ

سورۃ البقرہ (2) آیت نمبر:155

2۔ رنج وغم کا علاج صرف اللہ سے محبت:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:277،238 — سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:69
سورۃ توبہ (9) آیت نمبر:40 — سورۃ یونس (10) آیت نمبر:62
سورۃ زمر (39) آیت نمبر:61 — سورۃ قریش (106) آیت نمبر 4،3

3۔ سکون واطمینان:

سورۃ توبہ (9) آیت نمبر:40 — سورۃ فاطر (35) آیت نمبر:34

4۔ توبہ/ندامت/ پچھتاوا:

سورۃ توبہ (9) البقرہ (2) آیت نمبر:286 — سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر:90،89
سورۃ النساء (4) آیت نمبر:18 — سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:39
سورۃ انعام (6) آیت نمبر:54 — سورۃ مریم (19) آیت نمبر:60
سورۃ تحریم (66) آیت نمبر:8

Marfat.com

5۔احساس برتری وکمتری:

سورۃ حجرات (49) آیت نمبر:11،13 | سورۃ تغابن (64) آیت نمبر:3

سورۃ فلق (113) آیت نمبر:5

6۔غرور تکبر:

سورۃ فرقان (25) آیت نمبر:63،64 | سورۃ حدید (57) آیت نمبر:23

7۔مایوسی:

سورۃ حدید (57) آیت نمبر:23

8۔خواب:

سورۃ یوسف (12) آیت نمبر:4 تا 7، 41 تا 56

سورۃ صافات (37) آیت نمبر:،102، 111

سورۃ فتح (48) آیت نمبر:27

9۔منشیات (ہر نشہ آور چیز کا حرام ہونا)

سورۃ دخان (44) آیت نمبر:43،46 | سورۃ واقعہ (56) آیت نمبر:52،54

سورۃ صف (61) آیت نمبر:63،69 | سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:219

سورۃ نساء (4) آیت نمبر:43 | سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:90،91

10۔خودکشی حرام:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:195 | سورۃ الکہف (18) آیت نمبر:6،7

11۔حسد/بغض/جلایا ناپسندیدہ

سورۃ فلق (113) آیت نمبر:5

E۔مساوات/انسانی حقوق/احترام باہمی/آپس میں پیار ومحبت

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:220 | سورۃ نساء (4) آیت نمبر:1

سورۃ انعام (6) آیت نمبر:98 | سورۃ اعراف (7) آیت نمبر:189

Marfat.com

سورۃ توبہ (9) آیت نمبر: 11،23 سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر: 70

سورۃ حجرات (49) آیت نمبر: 10 سورۃ حشر (59) آیت نمبر: 10

F- اجتماعی زندگی میں اسلام کی مطلوبہ خوبیاں:

1۔ سچائی:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 42،147 سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر: 17،16،15

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر: 119 سورۃ توبہ (9) آیت نمبر: 119

سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر: 33 سورۃ حج (22) آیت نمبر: 54

سورۃ نمل (27) آیت نمبر: 79 سورۃ عنکبوت (29) آیت نمبر: 3

سورۃ روم (30) آیت نمبر: 60 سورۃ احزاب (33) آیت نمبر: 24،8

سورۃ سبا (34) آیت نمبر: 23 سورۃ ص (38) آیت نمبر: 26

سورۃ مؤمن (40) آیت نمبر: 77 سورۃ العصر (103) آیت نمبر: 3،2

2۔ صبر و تحمل / درگزر:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 249،153 تا 157،45

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر: 200 سورۃ النباء (78) آیت نمبر: 25

سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر 137 سورۃ الانفال (8) آیت نمبر: 60،46

سورۃ نحل (16) آیت نمبر: 127،110 سورۃ شوریٰ (42) آیت نمبر: 43

سورۃ احقاف (46) آیت نمبر: 35،14،3 سورۃ قلم (68) آیت نمبر: 48

سورۃ الجن (72) آیت نمبر: 117 سورۃ بلد (90) آیت نمبر: 17

سورۃ انشراح (94) آیت نمبر 8،7 سورۃ العصر (103) آیت نمبر: 4

3۔ نیکی میں تعاون:

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر: 2

Marfat.com

4۔ پروردگار کا شکر گزار ہونا:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:172،152 سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر:145،144

سورۃ نساء (4) آیت نمبر:147 سورۃ انعام (6) آیت نمبر:53

سورۃ ابراہیم (14) آیت نمبر 7،5 سورۃ حجر (15) آیت نمبر:114

سورۃ مؤمنون (23) آیت نمبر:78 سورۃ لقمان (31) آیت نمبر:14،12

سورۃ سجدہ (32) آیت نمبر:6 سورۃ سباء (34) آیت نمبر:19

سورۃ زمر (39) آیت نمبر:7 سورۃ ملک (67) آیت نمبر:23

سورۃ دہر (76) آیت نمبر:3

5۔ رحم/مہربانی:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:178

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر 172،148،134

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:13،12 سورۃ توبہ (9) آیت نمبر:100

سورۃ ہود (11) آیت نمبر:114،3 سورۃ یوسف (12) آیت نمبر:56

سورۃ نحل (16) آیت نمبر:128،90 سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر:23

سورۃ الکہف (18) آیت نمبر:2 سورۃ الحج (22) آیت نمبر:58

سورۃ فرقان (25) آیت نمبر:70 سورۃ نمل (27) آیت نمبر 121،110،8

سورۃ فتح (48) آیت نمبر:16 سورۃ رحمٰن (55) آیت نمبر:60

سورۃ حشر (59) آیت نمبر:9 سورۃ مرسلات (77) آیت نمبر:44

G۔ معاشیات و اقتصادیات:

1_Economic Life / Just dealing / Equitable give and take/ Weights and measures / Just Social System

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:282،279، 278، 275، 254، 245، 216، 215 ،

Marfat.com

112،188،195،198

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر: 191،188،180،168،130،92،37،27،14

سورۃ نساء (4) آیت نمبر: 62،58،42،37،36،32،29،10،9،5

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر: 161،160،85،63،61،

سورۃ انعام (6) آیت نمبر: 153،53

سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر: 85،31،10،

سورۃ انفال (8) آیت نمبر: 69

سورۃ توبہ (9) آیت نمبر: 103،75،35،34

سورۃ ہود (11) آیت نمبر: 86،85،84 — سورۃ رعد (13) آیت نمبر: 26

سورۃ حجرات (49) آیت نمبر: 20 — سورۃ نحل (16) آیت نمبر: 144،17

سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر 37،35،31،29،21

سورۃ الکہف (18) آیت نمبر: 95،7 — سورۃ طٰہٰ (20) آیت نمبر: 124

سورۃ مؤمنون (23) آیت نمبر: 72 — سورۃ نور (24) آیت نمبر: 38

سورۃ شعراء (26) آیت نمبر: 118 — سورۃ قصص (28) آیت نمبر: 82،77،60

سورۃ عنکبوت (29) آیت نمبر: 62 — سورۃ زمر (39) آیت نمبر: 52

سورۃ حٰم السجدہ (41) آیت نمبر: 10

سورۃ شوریٰ (42) آیت نمبر 27،19،12

سورۃ زخرف (43) آیت نمبر: 32 — سورۃ رحمٰن (55) آیت نمبر: 9،8،7

سورۃ حدید (57) آیت نمبر: 20 — سورۃ الحشر (59) آیت نمبر: 7

سورۃ تغابن (64) آیت نمبر: 17 — سورۃ طلاق (65) آیت نمبر: 9،3،2

سورۃ معارج (70) آیت نمبر: 15 تا 18 — سورۃ المطففین (83) آیت نمبر: 1 تا 6

Marfat.com

2۔ممانعت سود:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:219، 275 تا 279

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر:131، 130

سورۃ نساء (4) آیت نمبر:161 سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:91

سورۃ توبہ (9) آیت نمبر:24 سورۃ شوریٰ (42) آیت نمبر:9، 10، 11

3۔معاشی لین دین کی تحریر:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:282

4۔تقسیم (ورثہ) ترکہ

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:240، 182، 181، 180

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر:7 تا 14

سورۃ نساء (4) آیت نمبر:176، 33، 20، 19

سورۃ انفال (8) آیت نمبر:72 سورۃ احزاب (33) آیت نمبر:40، 37، 5، 4

سورۃ فجر (89) آیت نمبر:19

معاشرتی نظام Social System

A۔عائلی زندگی، عائلی قوانین

1۔نکاح:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:223، 221، 226 تا 230، 241، 240، 237، 235

سورۃ نساء (4) آیت نمبر:130، 127، 35، 34، 19 تا 25، 7، 6، 3

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:5

سورۃ نور (24) آیت نمبر:26، 3 سورۃ روم (30) آیت نمبر:1، 2

سورۃ احزاب (33) آیت نمبر:38، 36، 33، 32، 6، 4، 49 تا 53

سورۃ مجادلہ (58) آیت نمبر:1 تا 4 سورۃ ممتحنہ (60) آیت نمبر 11، 10

Marfat.com

سورۃ طلاق (65) آیت نمبر: 1 تا 7 سورۃ تحریم (66) آیت نمبر: 1 تا 5

2۔طلاق:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 266 تا 232، 241، 236

سورۃ نساء (4) آیت نمبر: 130، 128، 35

سورۃ طلاق آیت نمبر: 1 تا 7

B۔حقوق والدین:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 233، 215، 180، 83

سورۃ نساء (4) آیت نمبر: 135، 36، 1 سورۃ انعام (6) آیت نمبر: 15

سورۃ رعد (13) آیت نمبر: 25 سورۃ ابراہیم (14) آیت نمبر: 4

سورۃ نحل (16) آیت نمبر: 90

سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر: 26، 24، 23 سورۃ مریم (19) آیت نمبر: 32، 14

سورۃ نمل (27) آیت نمبر: 199 سورۃ عنکبوت (29) آیت نمبر: 8

سورۃ روم (30) آیت نمبر: 38 سورۃ لقمان (31) آیت نمبر: 15، 14

سورۃ احقاف (46) آیت نمبر: 17، 16، 15 سورۃ محمد (47) آیت نمبر: 23، 22

سورۃ نوح (71) آیت نمبر: 28

C۔اسلام میں عورتوں کے حقوق

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 241، 234، 233، 228، 187

سورۃ نساء (4) آیت نمبر: 130، 127، 34، 32، 21، 20، 19، 7، 4

سورۃ نور (24) آیت نمبر: 23 سورۃ ممتحنہ (60) آیت نمبر: 12

سورۃ معارج (70) آیت نمبر: 13

D۔بیوی کے حقوق:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 237، 229

Marfat.com

سورۃ نساء (4) آیت نمبر: 24، 21، 20، 19، 4

سورۃ سجدہ (32) آیت نمبر: 49 سورۃ ممتحنہ (60) آیت نمبر: 11، 10

E- بچوں کے حقوق (رضاعت وغیرہ)

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 233 سورۃ لقمان (31) آیت نمبر: 17، 14

سورۃ احقاف (46) آیت نمبر: 15 سورۃ طلاق (65) آیت نمبر: 7، 6

F- ہمسایوں/غریبوں، مسکینوں، مقروضوں، مسافروں کے حقوق

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 280، 215، 177، 83

سورۃ نساء (4) 28، 36، 8 سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر: 7

سورۃ انفال (8) آیت نمبر: 41 سورۃ توبہ (9) آیت نمبر: 60

سورۃ بنی اسرائیل (17)، سورۃ نور (24) آیت نمبر: 22

سورۃ حاقۃ (69) آیت نمبر: 34، 4 سورۃ مدثر (74) آیت نمبر: 44

سورۃ ضحٰے (93) آیت نمبر: 10 سورۃ ماعون (107) آیت نمبر: 3 تا 7

G- تقسیم وراثت ورثہ (ترکہ)

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 240، 182، 181، 180

سورۃ نساء (4) آیت نمبر: 7 تا 14، 176، 33، 20، 19

سورۃ انفال (8) آیت نمبر: 72 سورۃ احزاب (33) آیت نمبر: 40، 37، 5، 4

سورۃ فجر (89) آیت نمبر: 19

H- یتیموں کے حقوق

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 220، 215، 177، 83

سورۃ نساء (4) آیت نمبر: 127، 36، 10، 10، 8، 6، 2

سورۃ انعام (6) آیت نمبر: 152 سورۃ انفال (8) آیت نمبر: 41

سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر: 34 سورۃ حشر (59) آیت نمبر: 7

Marfat.com

سورۃ دھر (76) آیت نمبر :8
سورۃ فجر (89) آیت نمبر :17
سورۃ بلد (90) آیت نمبر :5،14
سورۃ ضحے (93) آیت نمبر :9
سورۃ ماعون (107) آیت نمبر :2

3۔ اتحاد، اعتماد، نظم وضبط

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر :119،118،103،28
سورۃ مائدہ (5) 58،51
سورۃ انفال (8) آیت نمبر :63
سورۃ توبہ (9) آیت نمبر :23،12،11
سورۃ مجادلہ (58) آیت نمبر :22
سورۃ ممتحنہ (60) آیت نمبر :1

4۔ شخصی کردار، اجتماعی زندگی، انفرادی نیکیاں اور اچھے مسلمان کی خوبیاں :

1۔ فطری طور پر نیکی ہے / نیکی انسانی شرشت میں ہے :

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر :263 سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر :110،104
سورۃ نساء (4) آیت نمبر :114،19 سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر 157
سورۃ انفال (8) آیت نمبر :112،67 سورۃ نحل (16) آیت نمبر :90
سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر :157 سورۃ مریم (19) آیت نمبر :45،29
سورۃ الحج (22) آیت نمبر :41 سورۃ نور (24) آیت نمبر :21
سورۃ لقمان (31) آیت نمبر :17 سورۃ محمد (47) آیت نمبر :21
سورۃ ممتحنہ (60) آیت نمبر :12 سورۃ طلاق (65) آیت نمبر :6
سورۃ التین (95) آیت نمبر :4

2۔ نیکی، مہربانی، رحم، شرافت، اچھے رویے اور معتدل و مناسب طور طریقے :

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر :212،201،24،5،4،3،2
سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر :172،15
سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر :93 سورۃ انعام (6) آیت نمبر :36

Marfat.com

سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر: 26 سورۃ توبہ (9) آیت نمبر: 4

سورۃ یوسف (12) آیت نمبر: 109 سورۃ نحل (16) آیت نمبر: 128، 30

سورۃ قصص (28) آیت نمبر: 83 سورۃ زمر (39) آیت نمبر: 61

سورۃ حٰم السجدۃ (41) آیت نمبر: 40 سورۃ حجرات (49) آیت نمبر: 13

سورۃ قمر (54) آیت نمبر: 54 سورۃ مرسلات (77) آیت نمبر: 41

سورۃ عصر (103) آیت نمبر: 3، 2

3۔ تقویٰ (خدا خوفی)

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 45 سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر 199

سورۃ الانبیاء (21) آیت نمبر: 90 سورۃ مومنون (23) آیت نمبر: 2

سورۃ احزاب (33) آیت نمبر: 35 سورۃ یٰسین (36) آیت نمبر: 11

سورۃ ق (50) آیت نمبر: 23 سورۃ رحمٰن (55) آیت نمبر: 46

سورۃ حدید (57) آیت نمبر: 16 سورۃ نازعات (79) آیت نمبر: 9

سورۃ البینہ (98) آیت نمبر: 8

4۔ محبت (الٰہی الٰہیہ)

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 156، 46 سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر: 105، 48

سورۃ مومنون (23) آیت نمبر: 60

5۔ صبر، تحمل، تمکنت (وقار)

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 156، 155، 153، 45

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر 200، 186 سورۃ یونس (10) آیت نمبر: 109

سورۃ ہود (11) آیت نمبر: 115 سورۃ نحل (16) آیت نمبر: 127، 126

سورۃ طٰہٰ (20) آیت نمبر: 132، 131، 130 سورۃ مومن (40) آیت نمبر: 77، 55

سورۃ دخان (44) آیت نمبر: 35 سورۃ ق (50) آیت نمبر: 39

Marfat.com

سورۃ معارج (70) آیت نمبر:50
سورۃ مزمل (73) آیت نمبر:10،11
سورۃ عصر (103) آیت نمبر:3

6۔اخلاص

سورۃ بقرۃ (2) آیت نمبر:286
سورۃ نساء (4) آیت نمبر:94،146
سورۃ اعراف (7) آیت نمبر:23،29
سورۃ یونس (10) آیت نمبر:22
سورۃ یوسف (12) آیت نمبر:24
سورۃ حجرات (49) آیت نمبر:40
سورۃ مریم (19) آیت نمبر:51،65
سورۃ صافات (37) آیت نمبر:128،160
سورۃ ص (38) آیت نمبر:46
سورۃ زمر (39) آیت نمبر:3،11،14
سورۃ مومن (40) آیت نمبر:74،65
سورۃ العصر (103) آیت نمبر:1،3

7۔توکل علی اللہ:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:122
سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر:159
سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:11
سورۃ انفال (8) آیت نمبر:2،49
سورۃ توبہ (9) آیت نمبر:51
سورۃ ہود (11) آیت نمبر:123
سورۃ یوسف (12) آیت نمبر:67
سورۃ ابراہیم (14) آیت نمبر:11
سورۃ طہٰ (20) آیت نمبر:46
سورۃ فرقان (25) آیت نمبر:58
سورۃ شعرا (26) آیت نمبر:217،218،219
سورۃ النمل (27) آیت نمبر:79
سورۃ زمر (39) آیت نمبر:38
سورۃ زخرف (43) آیت نمبر:5،10،36
سورۃ مجادلہ (58) آیت نمبر:10
سورۃ ممتحنہ (60) آیت نمبر:4
سورۃ تغابن (64) آیت نمبر:13
سورۃ طلاق (65) آیت نمبر:3

8۔یقین محکم:

سورۃ زمر (39) آیت نمبر:23

Marfat.com

9۔ صراط مستقیم:

سورۃ فاتحہ (1) آیت نمبر: 5

سورۃ النساء (4) آیت نمبر: 175، 68، 67
سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر: 16

سورۃ انعام (6) آیت نمبر: 168، 153، 126، 87،

سورۃ ہود (11) آیت نمبر: 56
سورۃ حجر (15) آیت نمبر 16

سورۃ نحل (16) آیت نمبر: 121
سورۃ حج (22) آیت نمبر: 2

سورۃ صافات (37) آیت نمبر: 22، 118
سورۃ شوریٰ (42) آیت نمبر: 52

سورۃ حٰم السجدۃ (41) آیت نمبر: 40

10۔ دیانت داری:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 283
سورۃ نساء (4) آیت نمبر: 58، 56

سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر: 67
سورۃ انفال (8) آیت نمبر: 27

سورۃ شعراء (26) آیت نمبر: 89
سورۃ نمل (27) آیت نمبر: 39

سورۃ احزاب (33) آیت نمبر: 72
سورۃ معارج (70) آیت نمبر: 32

11۔ ایفائے عہد:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 177، 125، 27
سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر: 77

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر: 1
سورۃ انعام (6) آیت نمبر: 152

سورۃ انفال (8) آیت نمبر: 156
سورۃ توبہ (9) آیت نمبر: 75، 7

سورۃ یونس (10) آیت نمبر: 91 تا 95
سورۃ نمل (27) آیت نمبر: 91

سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر: 34
سورۃ مومنون (23) آیت نمبر: 15

سورۃ یسین (36) آیت نمبر: 60
سورۃ ممتحنہ (60) آیت نمبر: 32

12۔ ایثار/قربانی

سورۃ حشر (59) آ ت نمبر: 9

Marfat.com

13۔شفقت:

سورۃ نساء(4) آیت نمبر:1

سورۃ انفال(8) آیت نمبر:75

سورۃ احزاب(33) آیت نمبر:6

سورۃ محمد(47) آیت نمبر:22

14۔عفو/درگزر(معافی)

سورۃ بقرہ(2) آیت نمبر:263

سورۃ آل عمران(3) آیت نمبر:159،133

سورۃ النساء(4) آیت نمبر:148

سورۃ مائدہ(5) آیت نمبر:13

سورۃ اعراف(7) آیت نمبر:199

سورۃ نور(24) آیت نمبر:22

سورۃ شوریٰ(42) آیت نمبر:40

سورۃ زخرف(43) آیت نمبر:85

سورۃ جاثیہ(45) آیت نمبر:14

15۔عاجزی:

سورۃ انعام(6) آیت نمبر:43،42

سورۃ اعراف(7) آیت نمبر:161

سورۃ حدید(57) آیت نمبر:16

16۔دوسروں کے حدود/بیوت میں داخلہ:

سورۃ نور(24) آیت نمبر:29،28،27

اسلام کا سیاسی نظام(محکمات Political System Of Islam(

1۔ریاستی پالیسی،دستور،حکومت،اجتماعی کنٹرول(جماعتی نظام)

(i) بادشاہی (حکومت) صرف اللہ کے لیے

سورۃ انعام(6) آیت نمبر:62،57

سورۃ یوسف(12) آیت نمبر:67،40

سورۃ قصص(28) آیت نمبر:88،77

سورۃ مؤمن(40) آیت نمبر:12

(ii) انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ(امین) ہے۔

سورۃ بقرہ(2) آیت نمبر:30

سورۃ مائدہ(5) آیت نمبر:120

سورۃ اعراف(7) آیت نمبر:166،158

سورۃ توبہ(9) آیت نمبر:116

Marfat.com

سورۃ طٰہٰ (20) آیت نمبر:62 سورۃ نور (24) آیت نمبر:42

سورۃ فرقان (25) آیت نمبر:2 سورۃ فاطر (35) آیت نمبر:13،39

سورۃ ص (38) آیت نمبر:26 سورۃ زمر (39) آیت نمبر:6،44

سورۃ شوریٰ (42) آیت نمبر:49 سورۃ زخرف (43) آیت نمبر:85

سورۃ جاثیہ (45) آیت نمبر:27 سورۃ فتح (48) آیت نمبر:14

سورۃ حدید (57) آیت نمبر:2 سورۃ تغابن (64) آیت نمبر:1

سورۃ ملک (67) آیت نمبر:1 سورۃ بروج (85) آیت نمبر:9

(iii) زمین اور آسمانوں کا (کی حقیقی حکومت) اقتدار اللہ تعالیٰ کے لیے ہے انسان بطور خلیفہ زمین پر تصرف ہے۔

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:107 سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر:189، 110، 26

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:17،40 سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر:54

سورۃ مؤمنون (23) آیت نمبر:88،89

سورۃ فرقان (25) آیت نمبر:2 سورۃ یٰسین (36) آیت نمبر:83

سورۃ زمر (39) آیت نمبر:6،44

(iv) اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایت کے مطابق فیصلے نہ کرنے والے مردود:

سورۃ نساء (4) آیت نمبر:60،65 سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:44،47،49

سورۃ ص (38) آیت نمبر:26

(v) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ہر حالت میں اطاعت لازم ہے

سورۃ نساء (4) آیت نمبر:59،60 سورۃ شوریٰ (42) آیت نمبر:10

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر:23

(vi) اسلامی نظام تمام نظاموں پر غالب ہونا چاہیے۔

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:193 سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر:85،19،3

Marfat.com

سورۃ انفال (8) آیت نمبر:39 سورۃ توبہ (9) آیت نمبر:33

سورۃ فتح (48) آیت نمبر:28 سورۃ صف (61) آیت نمبر:9

سورۃ انبیاء (21) آیت نمبر:105

(vii) اولین ترجیح اللہ کے حکم کی پابندی ہونی چاہیے۔

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:50 سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر:111

سورۃ طہٰ (20) آیت نمبر:144 سورۃ ص (38) آیت نمبر:10

(viii) اسلامی ریاست کا نظام باہمی مشورے سے چلے گا:

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر:159 سورۃ شوریٰ (42) آیت نمبر:38

1۔اسلامی حکومت

I۔ اسلامی حکومت کی بنیادی ذمہ داریاں:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:247 سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:66،99

سورۃ انفال (8) آیت نمبر:60 سورۃ انبیاء (21) آیت نمبر:105

سورۃ حج (22) آیت نمبر:41 سورۃ مؤمنون (23) آیت نمبر:96

سورۃ نور (24) آیت نمبر:54 سورۃ احزاب (33) آیت نمبر:71

سورۃ العصر (103) آیت نمبر:3

II۔ محمد ﷺ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہی ہے۔

سورۃ نساء (4) آیت نمبر: آیت نمبر:6،59،80 سورۃ حشر (59) آیت نمبر:7

2۔اسلامی حکومت

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:188،282،283

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر:58،110

سورۃ نساء (4) آیت نمبر:29،58،135،161

Marfat.com

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر: 8، 2، 42 تا 51، 115، 70، 152

سورۃ اعراف (7) آیت نمبر: 181، 29 سورۃ نحل (16) آیت نمبر: 90

سورۃ حج (22) آیت نمبر: 30 سورۃ نور (24) آیت نمبر: 25، 24

سورۃ فرقان (25) آیت نمبر: 72 سورۃ احزاب (33) آیت نمبر: 72، 71، 70، 58

سورۃ شوریٰ (42) آیت نمبر: 40، 15 سورۃ حجرات (49) آیت نمبر: 9

سورۃ حدید (57) آیت نمبر: 25 سورۃ ممتحنہ (60) آیت نمبر: 8

3۔ جرم، جرمیات:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 251، 195، 194، 179، 178،

سورۃ نساء (4) آیت نمبر: 93، 92، 43، 30، 29، 25، 16، 15،

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر: 91، 90، 45، 39، 38، 34، 32

سورۃ انعام (6) آیت نمبر: 151، 54 سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر: 33

سورۃ نحل (16) آیت نمبر: 90 سورۃ حج (22) آیت نمبر: 40

سورۃ نور (24) آیت نمبر: 2 تا 5، 7 تا 9، 25، 24، 23، 19، 30 تا 33

سورۃ فرقان (25) آیت نمبر: 69، 68 سورۃ احزاب (33) آیت نمبر: 58

سورۃ ممتحنہ (60) آیت نمبر: 12

نظریہ جرم/ بنیادی محرکات کے خلاف جرم:

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر: 14 سورۃ مومن (40) آیت نمبر: 41

1۔ قتل قصاص:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 179، 178، 61 سورۃ نساء (4) 93، 92

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر: 45، 32 سورۃ انعام (6) آیت نمبر: 51

سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر: 33 سورۃ فرقان (25) آیت نمبر: 68

Marfat.com

انسانی جسم کے خلاف جرم

1۔زخم،مجروح:

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:45

2۔نشہ آور اشیا کا استعمال منشیات ممنوع:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:219 سورۃ نساء (4) آیت نمبر:43

سورۃ مائدہ (5) آیت 90،91

3۔ڈکیتی ،رہزنی:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:217،193،191، سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:33

سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر:86،85،41 سورۃ انفال (8) آیت نمبر:73،39

سورۃ ہود (11) آیت نمبر:85 سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر:53

سورۃ شعراء (26) آیت نمبر:183 سورۃ یونس (10) آیت نمبر:81

سورۃ قصص (28) آیت نمبر:83،77 سورۃ عنکبوت (29) آیت نمبر:36

چوری/سرقہ/جائیداد کے خلاف جرائم:

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:38

1۔ہنگامہ آرائی بلوہ،تشدد،زنا وغیرہ

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:217،193،191 سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:33

سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر:86،85،41 سورۃ انفال (8) آیت نمبر:73،39

سورۃ یونس (10) آیت نمبر:81 سورۃ ہود (11) آیت نمبر:85

سورۃ ہود (11) آیت نمبر:85 سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر:53

سورۃ شعراء (26) آیت نمبر:183 سورۃ قصص (28) آیت نمبر:83،77

سورۃ عنکبوت (29) آیت نمبر:36

Marfat.com

2۔ جنسی جرائم:

سورۃ نساء (4) آیت نمبر: 25، 19، 16، 15 — سورۃ انعام (6) آیت نمبر: 152

سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر: 32 — سورۃ مومنون (23) آیت نمبر: 5

سورۃ نور (24) آیت نمبر: 2 تا 5، 33، 25 — سورۃ فرقان (25) آیت نمبر: 68

3۔ قذف/ بہتان تراشی

سورۃ نور (24) آیت نمبر: 4

4۔ امن عامہ (محکمہ) پولیس اور اس کی بنیادی ذمہ داریاں:

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر: 110 — سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر: 166، 99

سورۃ انبیاء (21) آیت نمبر: 105 — سورۃ مومنون (23) آیت نمبر: 96

سورۃ نور (24) آیت نمبر: 54 — سورۃ الاحزاب (33) آیت نمبر: 71

سورۃ العصر (103) آیت نمبر: 3

5۔ تعمیل، گواہی، قرائنی شہادت، (قسم،) حلف تحریری ثبوت:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 283، 282، 140، سورۃ نساء (4) آیت نمبر: 135

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر: 107، 106، 8

سورۃ یوسف (12) آیت نمبر: 28، 27، 26، 25

سورۃ نور (24) آیت نمبر: 4 تا 6، 13 تا 9 — سورۃ فرقان (25) آیت نمبر: 72

سورۃ طلاق (65) آیت نمبر: 2 — سورۃ معارج (70) آیت نمبر: 33

6۔ جیل/ اصلاح خانے

سورۃ فاتحہ (1) آیت نمبر: 5 — سورۃ انعام (6) آیت نمبر: 54

سورۃ یوسف (12) آیت آیت نمبر: 42، 41، 39، 37، 36، 35، 34، 33، 25

سورۃ دھر (76) آیت آیت نمبر: 8

Marfat.com

7۔قیدیوں کی خوراک:

سورۃ یوسف (12) آیت نمبر:37

سورۃ دھر (76) آیت نمبر:8

8۔تعمیل سزائے موت:

سورۃ یوسف (12) آیت نمبر:41

9۔پیرول/عبوری ضمانت:

سورۃ یوسف (12) آیت نمبر:41

10۔سزائیں/جرمانے،تاوان

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر:188

سورۃ انعام (6) آیت نمبر:15،16

سورۃ یونس (10) آیت نمبر:50،53

سورۃ ھود (11) آیت نمبر:101 تا104

سورۃ رعد (13) آیت نمبر:34

سورۃ نحل (16) آیت نمبر:88

سورۃ احقاف (46) آیت نمبر:20

سورۃ معارج (70) آیت نمبر:1 تا 3

سورۃ نازعات (79) آیت نمبر:37 تا39

سورۃ علق (96) آیت نمبر:15 تا18

11۔دیت/زرتلافی،قتل اورزخموں کا سمجھوتہ مالیاتی تلافی:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:178

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:32،45

12۔عفو (معافی) درگزر کرنا:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر:178،263

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر:133،159

سورۃ نساء (4) آیت نمبر:1،92،148

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر:13،45

سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر:199

سورۃ انفال (8) آیت نمبر:75

سورۃ النور (24) آیت نمبر:22

سورۃ احزاب (33) آیت نمبر:6

سورۃ شوریٰ (42) آیت نمبر:40

سورۃ زخرف (43) آیت نمبر:89

سورۃ جاثیہ (45) آیت نمبر:14

سورۃ محمد (47) آیت نمبر:12

Marfat.com

13۔ نظام اجتماعی (سیاسی وسماجی زندگی)

1۔ امن عامہ (امن وامان)

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 213

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر: 110، 23

سورۃ نساء (4) آیت نمبر: 141

سورۃ مائدہ (5) آیت آیت نمبر: 42، 44 تا 49

سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر: 87

سورۃ یونس (10) آیت نمبر: 109

سورۃ رعد (13) آیت نمبر: 41

سورۃ نحل (16) آیت نمبر: 124

سورۃ انبیاء (21) آیت نمبر: 112

سورۃ حج (22) آیت نمبر: 69، 56

سورۃ نور (24) آیت نمبر: 51، 48

سورص (38) آیت نمبر: 26

سورۃ زمر (39) آیت نمبر: 3

سورۃ ممتحنہ (60) آیت نمبر: 10

2۔ مال ودولت مالیاتی نظام:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 247

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر: 36

سورۃ نساء (4) آیت نمبر: 83، 59

سورۃ انعام (6) آیت نمبر: 141

سورۃ انعام (7) آیت نمبر: 41

سورۃ توبہ (9) آیت نمبر: 29

3۔ پیمائش واوزان:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 100

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر: 75

سورۃ انعام (6) آیت نمبر: 152

سورۃ الاعراف (7) آیت نمبر: 85

سورۃ انفال (8) آیت نمبر: 27

سورۃ ھود (11) آیت نمبر: 85

سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر: 35

سورۃ شعرا (26) آیت نمبر: 181 تا 183

سورۃ احزاب (33) آیت نمبر: 24، 23

سورۃ شوریٰ (42) آیت نمبر: 17

سورۃ رحمن (55) آیت نمبر: 9، 8، 7

سورۃ المطففین (83) آیت نمبر: 125

سورۃ العصر (103) آیت نمبر: 126

Marfat.com

4۔ جائیداد، ملکیتیں اوران پر تصرف

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 29،107،251،258

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر: 26،189

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر: 17،18،40،120

سورۃ انعام (6) آیت نمبر: 73

سورۃ انفال (8) آیت نمبر: 1،41

سورۃ توبہ (9) آیت نمبر: 111،116

سورۃ یونس (10) آیت نمبر: 55،66

سورۃ بنی اسرائیل (17) آیت نمبر: 111

سورۃ نور (24) آیت نمبر: 29،42

سورۃ فرقان (25) آیت نمبر: ،2،26

سورۃ مؤمن (40) آیت نمبر: 14،29

سورۃ حٰم السجدۃ (41) آیت نمبر: 49

سورۃ الدخان (44) آیت نمبر: 85

سورۃ فتح (48) آیت نمبر: 14

سورۃ حدید (57) آیت نمبر: 2،5

سورۃ انشقاق (84) آیت نمبر: 9

5۔ دعوت الی الحق:

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر: 110

سورۃ مائدہ (5) آیت نمبر: 66،91

سورۃ انبیاء (21) آیت نمبر: 105

سورۃ مؤمنون (23) آیت نمبر: 96

سورۃ نور (24) آیت نمبر: 54

سورۃ احزاب (33) آیت نمبر: 71

سورۃ العصر (103) آیت نمبر: 3

6۔ نسلی، لسانی برتری کا کوئی تصور نہیں:

سورۃ بقرہ (2) آیت نمبر: 135،136،137

سورۃ آل عمران (3) آیت نمبر: 110

Marfat.com

حرفِ آخر

علامہ اقبال کے ہمعصر سید امیر علی نے اپنی کتاب ''سپرٹ آف اسلام'' کو اس قطعہ نعت سے شروع کیا۔

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله صلوا علیه وآله

He attained the height of emince by his perfection.

He dispelled the darkness(of the world) by his grace.

Excellent were all his qualities.

Pray for blessing on him and his posterity

These lines untranslatable in their beauty, do not in the least exaggerate the gentleness of disposition, the nobility of character of the man whose life, career, and teachings we propose to describe in the following pages.[1]

Syed Ameer Ali started his book with these miraculous lines and I finish my book on these lines.

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله صلوا علیه وآله

[1] Spirit of Islam (Syed Ameer Ali), Chapter No. 0!

Marfat.com

کتابیات (BIBLIO GRAPHY)

1- قرآن مجید، تنزیل من رب العالمین۔

2- قرآن حکیم اردو ترجمہ، شبیر احمد شاہ سید، قرآن آسان تحریک لاہور۔

3- ترجمہ قرآن حکیم، فتح محمد مولانا، تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور۔

4- تفہیم القرآن، مودودی ابوالاعلیٰ سید، ادارہ ترجمان القرآن لاہور۔

5- قصص القرآن، حفظ الرحمن مولانا، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور۔

6- The Holy Quran، فیض عمر سید، فیض عمر گلبرگ لاہور۔

7. Quran, The Holy Quran Precise translation & authentic explanation, Dr. A Majeed A Auolakh, Awais Company, Urdu Bazar Lahore.

8- The Noble Quran، محسن الدکتور محمد الھلالی محمد تقی الدین، دارالسلام پبلیکیشنز ریاض (سعودی عربیہ)۔

9- سیرت سرور عالم، مودودی سید ابوالاعلیٰ، ادارہ ترجمان القرآن لاہور۔

10- سیرت النبی بعد از وصال النبی، عبدالمجید صدیقی، ضیا القرآن لاہور۔

11- مکتوبات نبوی اردو، رضوی سید محبوب، ادارہ دینیہ ہمک، اسلام آباد۔

12- سیمائے محمد ﷺ، ڈاکٹر علی شریعتی، لوح و قلم لاہور۔

13- الرحیق المختوم، مبارک پوری مولانا صفی الرحمن، مکتبہ سلفیہ لاہور۔

14- فلسفہ سائنس اور قرآن، نعیم الجسر الشیخ، مترجم، کلیار خدا بخش ایڈوکیٹ، الفیصل اردو بازار لاہور۔

Marfat.com

15 Lynn Brittney، The Holy Land، لینن برٹنی، پرنٹنگ پریس بک پبلشرز فلاڈلفیا پنسیلوانیا۔

16- منہاج المسلم، ابوبکر جابر الجزائری۔ مترجم مولانا محمد رفیق الاثری، دارالسلام ریاض/لاہور۔

17- سیرت المصطفیٰ، کاندھلوی ادریس محمد مولانا، مکتبہ عثمانیہ اردو بازار لاہور۔

18- رحمت عالم ﷺ، ندوی سلیمان سید، فاروقی کتب خانہ اردو بازار لاہور۔

19- سیرت رسول ﷺ، القادری طاہر محمد علامہ، منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور۔

20- محمد رسول اللہ ﷺ (English)، حمید اللہ محمد ڈاکٹر، ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور۔

21- اٹلس سیرت نبوی، ابوخلیل شوقی، دارالسلام لاہور/ریاض۔

22. The Life of Muhammad (SAW), Muhammad Hussain Haykal, Translated by Ismail Rajial Farooqi.

23. Islam at the crossroads, Muhammad Asad, Sh. Muhammad Ashraf Publishers, Lahore.

24. Spirit of Islam, Syed Ameer Ali, Ilm-O-Irfan, Publishers, Urdu Bazar, Lahore.

25. The Reconstruction of Religious Thought in Islam, Allama Muhammad Iqbal.

26- المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، سید ابوالحسن ندوی، سید احمد شہید اکیڈمی لاہور۔

27- تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ، حکیم الامت حضرت علامہ اقبال انگریزی خطبات کا اردو ترجمہ، بزم اقبال کلب روڈ لاہور۔

28- اصول الفقہ، الاسعدی، محمد عبید اللہ مولانا، مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی۔

29- پیکر خلق عظیم ﷺ، محمد امین چوہدری، انسپکٹر جنرل پولیس (ر) گارڈن ٹاؤن لاہور۔

30. A History of God, Karen Armstrong, Vintage U.K Random House.

Marfat.com

31. Irreligion, John Allen Paulos, Hill and wang Newyork.

-32 سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی زندگی کے سنہرے واقعات، عبدالمالک مجاہد، دارالسلام۔

-33 محسن انسانیت، نعیم صدیقی، اسلامک پبلیکیشنز لاہور (اشاعت ہفتم)۔

-34 مکی مدنی ماہیؒ، قدر آفاقی، اردو پنجابی مرکز موڑ سمن آباد لاہور۔

-35 سیدنا ابوبکر صدیق شخصیت اور کارنامے، علی محمد محمد صلابی ڈاکٹر، مکتبہ الکتاب، اردو بازار لاہور۔

-37 سید البشر، قاضی محمد سلیمان منصورؒ، طارق اکیڈمی، فیصل آباد۔

-38 ارمغان حدیث، محمد اسحاق بھٹی، طارق اکیڈمی، فیصل آباد۔

-39 خطبات مدارس، علامہ سید سلمان ندویؒ، طارق اکیڈمی، فیصل آباد۔

40. Why do priests and preachers enter Islam, Yousuf Estees, Compiled by Kazim Hussain Kazmi, Dar-ul-Marifa, Lahore, Pakistan.

-41 معجزہ محمدی کا لافانی تسلسل، خلیفہ راشد ڈاکٹر (Ph.d)، ترجمہ احمد توفیق ڈاکٹر اسلامک پروڈکشن، انٹرنیشنل انکورپوریٹڈ ٹکسن (ایریزونا) امریکہ۔

Marfat.com

ہماری زیر طبع کتب

ان شاء اللہ، جلد آپ کے ہاتھوں میں ہوں گی

1-	ہجرت	قاری شاکراللہ
2-	قیامت	قاری فضل الرحمن G.C.T
3-	الکتاب وام الکتاب	محمد انور حیات
4-	تکمیل نبوت ورسالت	محمد انور حیات
5-	حرام وحلال	محمد انور حیات
6-	فضل مسلسل	محمد انور حیات
7-	تخت لاہور	محمد انور حیات
8-	قرآنی قندیلیں	شمائلہ سرور
9-	قرآن سب کے لیے	عاصمہ آصف
10-	آل محمد ﷺ	سیدہ قندیل فاطمہ
11-	وادیٔ قرآن	مریم منیر
12-	انسان انسانیت کے لیے	سیدہ قندیل فاطمہ
13-	ورشپ (The Worsip)	یاسمین بھٹی
14-	The Rope of Allah	محمد انور حیات
15-	حبل اللہ (اللہ کی رسی)	محمد انور حیات
16-	پاپولیشن بم	محمد انور حیات
17-	ہر وادی میں	محمد انور حیات
18-	مشترکات	محمد انور حیات
19-	متفرقات	محمد انور حیات
20-	Supreme Blessing (English)	محمد انور حیات
21-	مطالعہ کائنات	مہر محمد اشرف

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت عظمیٰ

Supreme Blessing

محمد انور حیات محمد

Marfat.com